ماہنامہ
لاہور
نعت
طرحی نعتیں (حصہ یازدہم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 19 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطالِ باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 19 جولائی 2006 شمارہ 7

طرحی نعتیں (حصّہ یازدہم)

مشیر خصوصی
ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ
سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر۔ اظہر محمود

مینیجر: راجا اختر محمود

پبلشرز
راجا رشید محمود
صدر
ایوان نعت
رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (در سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ / ڈیزائننگ: مدنی گرافکس فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل نزد چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

قیمت: 60 روپے

طرحی نعتیں

(حصّہ یازدہم)

جولائی' اگست' ستمبر' اکتوبر ۲۰۰۵ء

کے مشاعروں میں پڑھی گئی تازہ نعتیں

مرتبّہ:

راجا رشید محمود

....

☆☆☆☆☆☆☆

''سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل''

کے زیرِ اہتمام

چوتھے سال کا ساتواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

۷ جولائی ۲۰۰۵ء (جمعرات) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال (ناصر باغ) لاہور

صاحبِ صدارت	:	چودھری محمد عاصم اعظم
مہمانِ خصوصی	:	ڈاکٹر احسان الٰہی ظفر
مہمانِ اعزاز	:	ڈاکٹر سید سجاد حیدر
مہمان شاعر		پروفیسر فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)
قاریِ قرآن	:	محمد اسلام شاہ
ناظمِ مشاعرہ	:	راجا رشید محمود (چیئرمین ''سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل'')

....

مصرعِ طرح:

''حبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ ودود سے''

شاعر:

نعیم صدیقی

"سید ہجویرؒ نعت کونسل" کا ۴۳واں (چوتھے سال کا ساتواں)

ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

"حبِ رسول ﷺ پائی ہے ربِ ودود سے"

نعیمؔ صدیقی صفحہ ۵

"ودود، کشود، یہود" قوافی ___ "سے" ردیف

"پائی، کمائی، آشنائی" قوافی ___ "ہے ربِ ودود سے" ردیف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ ودود سے
شاداب میری رُوح سلام و درود سے

اسرا کی رات دہر نے دیکھا یہ معجزہ
رتبہ زمیں کا بڑھ گیا چرخِ کبود سے

کیا کیا قیامتیں نہ اٹھائیں قریش نے
کیا کیا نہ سازشیں ہوئیں صادرِ یہود سے

انسانیت کو تو نے مقامِ یقیں دیا
پیچیدہ عقدہ ہائے خرد کی کشود سے

تو نے مثال دی ہے خلیلؑ و مسیحؑ کی
عبرت دلائی قصۂ عاد و ثمود سے

اپنے تو خیر ہو گئے سیراب و شاد کام
غیروں نے خُم بھرے ترے دریائے جُود سے

کیا تیرے ذکر کے لیے لفظوں کے جوڑ توڑ
جاتی ہے بات آگے بیان کے حدود سے

نعیمؔ صدیقی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اظہارِ بندگی ہے خدا کو سجود سے
معراجِ زندگی ہے نبی ﷺ پر درود سے

ہر شے کی ایک حد ہے کہ جس میں وہ قید ہے
ذکرِ نبی ﷺ ورا ہے حدود و قیود سے

میلادِ پاکِ سیّدِ لولاک ﷺ کے طفیل
تخلیق، آشنا ہوئی اپنے وجود سے

دنیا کی ساری زینت و رونق ہے دوستو!
سچ پوچھیے تو سرورِ دیں ﷺ کے درود سے

اے دل! مُدام یادِ پیمبر ﷺ میں رہ مگن
بچنا ہے گر تجھے خلشِ ہست و بود سے

اُن کا کرم کہ ہم ہیں زیاں سے بچے ہوئے
ہیں جھولیاں بھری ہوئی بہبود و سود سے

حاضر ہیں دست بستہ سمندر جہان کے
لینے کو بوند آپ ﷺ کے دریائے جُود سے

ذاتِ رسول ﷺ پر ہو سراپا نثار جان
ورنہ حصول کچھ بھی نہیں ہے نمود سے

فیضانؔ یادِ حق ہے ثنائے نبی ﷺ کی دین
"حبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے"

پروفیسر فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا نکل سکی نہ زیاں سے، نہ سُود سے
دونوں سے بے نیاز ہوں فیضِ درود سے

دیکھے تو کوئی دیدۂ چرخِ کبود سے
پُر کیف ہو رہی ہیں فضائیں درود سے

فرمودۂ رسول ﷺ سے منکر ہو کس طرح
عبرت پذیر حالتِ عاد و ثمود سے

اپنا اُنھی سے نام، اُنھی ﷺ سے نمود ہے
لینا ہے اور کیا ہمیں نام و نمود سے

ہم پر یہ راز آپ ﷺ کی سیرت سے کُھل سکا
انسان سرفراز ہوا ہے سجود سے

واللہ کیا ہے پھر تری دُنیا میں اے خُدا
اٹھنے پہ عکسِ حُسنِ نبی ﷺ ہست و بود سے

اُن ﷺ کی زبان پر کبھی آیا نہیں "نہیں"
حاتم بھی آشنا نہیں اِس شانِ جود سے

اُن ﷺ کے خیال و خواب کی تاثیر دیکھیے
خوشبو اُنھی کی آتی ہے میرے وجود سے

دل آپ ﷺ پر نثار ہو، جاں آپ پر فدا
آزاد کر دیا ہے رسوم و قیود سے

سربستہ کتنے راز رہے، کتنے کُھل گئے
قوسین کے مقام پہ گُفت و شنود سے

وہ آپ ﷺ پہ نثار ہو! دل مانتا نہیں
جس کی بھی دوستی ہو یہود و ہنود سے

رزمیؔ یہ ہم پہ صاحبِ رحمت کا فیض ہے
امداد ہوتی رہتی ہے غیبی جنود سے

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور کینٹ)

بھیجے جنھیں درود خدا اور ملائکہ
باہر ہیں اُن کے وصف، خرد کی حدود سے

اس کی ہی روشنی میں بقائے دوام ہے
دل کا اگر چراغ جلائیں درود سے

وہ آئے کائنات میں، تحریک آ گئی
نکلی یہ کائنات مسلسل جمود سے

اُن کے ظہورِ حُسن سے روشن ہیں دو جہاں
جن کا کبھی نہ سایہ اُٹھا ہو وجود سے

نسبت ہماری قولِ محمد ﷺ سے ہے کلیم
معراجِ مؤمنیں ہے رکوع و سجود سے

خواجہ محمد سلطان کلیم (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو خاک مَس ہوئی ہے نبی ﷺ کے وجود سے
ارفع ہے اُس کا مرتبہ چرخِ کبود سے

اللہ رے پسینہ شہِ مُرسلین ﷺ کا
خوشبو ہے جس کی بڑھ کے ہر اک مشک و عُود سے

تاریک شب میں مشعلِ پُرنور بن گئی
مَس ہو گئی چھڑی جو نبی ﷺ کے وجود سے

بیٹھا ریاضِ جنّہ میں تو چند روز تھا
آتی ہے بُوئے خُلد ابھی تک وجود سے

روتا رہا جو اپنے گناہوں پہ طیبہ میں
ڈھلتیں رہیں کثافتیں روح و وجود سے

جس کی زباں پر رہتا ہے شام و سحر درود
پاتا ہے وہ رِہائی غموں کی قیود سے

درپیش راہِ زیست میں جو مسئلہ ہوا
حل ہو گیا وہ برکتِ وِردِ درود سے

جب بھی کہی ہے نعت تو محسوس یوں ہوا
گونجی ہوئی فضا ہے صدائے درود سے

گر مانگنا ہے زندگی میں کچھ اے دوستو!
مانگو نبی ﷺ کا پیار ہی ربِّ ودود سے

اُس کو نبی ﷺ نے منصبِ اعلیٰ عطا کیا
آیا کنارہ کر کے جو تختِ شہود سے

میں تو ہوں صرف حُرمتِ روضہ میں سرنگوں
آواز آ رہی ہے یہ چرخِ کبود سے
کم علم بھی ذکی ہوں میں اور بے ہنر بھی ہوں
پُر کیف نعت ہے تو ہے فیضِ درود سے

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

ہر لمحہ فیضِ عام ہے ہم پر درود سے
اٹھتی ہے نور بن کے مہک سی وجود سے
ایسا تھا حبس، تارِ نفس ٹوٹنے لگا
ہر سمت رحمتیں ہوئیں اُن کے شہود سے
یہ معجزہ بھی حُبِّ نبی ﷺ کی دلیل ہے
پھیلی ہے میرے جسم میں خوشبو درود سے
عزت بڑھائی دہر میں اشعارِ نعت نے
ہر چند کچھ غرض نہیں نام و نمود سے
دل میں اگر وفائے نبی ﷺ موجزن نہیں
پھر واسطہ بھی کیا ہے ہمیں ہست و بود سے
فائزؔ نبی ﷺ ہیں باعثِ تخلیقِ کائنات
موجود ہے جہان انھی کے وجود سے

منصور فائزؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زورِ کلام سے، نہ سخن کی نمود سے
کہتا ہوں نعت رحمتِ ربِّ ودود سے
ہرگز نہ مل سکے گا قیام و سجود سے
جیسا خدا کا قُرب ملے گا درود سے
تخلیقِ کائنات ہے صدقہ حضور ﷺ کا
کونین کا وجود ہے اُن کے وجود سے
کیا کام ہے ریاضِ محبّت میں خار کا
کیا واسطہ ہے شمعِ رسالت کو دُود سے
اُن کے سلام سے ہوئی حاصل سلامتی
کافور درد و غم ہوئے وِردِ درود سے
مالک نے کر کے خیرِ کثیر آپ کو عطا
محفوظ ہر گھڑی رکھا شرِّ حسود سے
رکھّے قدم جو آپ نے فرشِ زمین پر
دھرتی بلند ہو گئی چرخِ کبود سے
ہر گفتگو کی منزلِ مقصود ہے سلام
آغاز ہر سخن کا ہوں کرتا درود سے
اس نعمتِ عظیم کا کیسے ادا ہو شکر
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وُدود سے"
آبِ حیات، راحتِ جاں، گوہرِ مُراد
کیا کچھ ملا ہے آپ ﷺ کے دریائے جود سے

یہ بھی دلیلِ رفعتِ ذکرِ رسول ﷺ ہے
آفاق گونجتے ہیں صدائے درود سے

جانِ جہاں کرم! مرے روح و رواں کرم!
مغلوب میری فکر ہے دل کے جمود سے

جانوں کو اُلجھنوں سے نکالا حضور ﷺ نے
انسان کو نوازا دلوں کی کشود سے

رحمت حضور ﷺ کی ہے ہمہ گیر اِس قدر
باہر نہیں ہے کچھ بھی کرم کی حدود سے

ناعت ہوا ہوں سُنّتِ خالق سمجھ کے میں
نازشؔ غرض نہیں مجھے نام و نمود سے

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

....

کیوں عشق ہو نہ اب مجھے اپنے وجود سے
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے"

رب نے عطا کیا جو وظیفہ دُرود کا
حل مُشکلات ہو گئیں ساری دُرود سے

نعتِ نبی ﷺ سے ایسی توانائی پائی ہے
بالغ ہوا ہوں رحمتِ حق کے ورود سے

پوشیدہ ہو چکا ہوں میں ذکرِ رسول ﷺ میں
اب مجھ کو کچھ غرض نہیں نام و نمود سے

ضیاءالحسن ضیا (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

برسا ہے نور فرش پہ عرشِ وَدُود سے
ظلمت لرز اُٹھی ہے چراغِ دُرود سے

پتھر حرا کا نور کے سانچے میں ڈھل گیا
نورِ حبیبِ حق ﷺ کے قیام و قعود سے

صلِّ علیٰ کے ورد کا اعجاز مرحبا
دل کو رہائی مل گئی رنج قیود سے

انسانیت کی رُوح اُجالوں میں ڈھل گئی
دُنیا میں شاہِ دیں ﷺ کے مجسّم دُرود سے

پہلے بھی رُونمائی ہوئی تھی حضور ﷺ کی
اِس بزم کائنات کی دلکش نمود سے

دستِ دُعا اُٹھائے تمنّا نے جب کبھی
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے"

بیتاب تھی نگاہ تجسّس کی راہ میں
اللہ مل گیا ہے نبی ﷺ کے وجود سے

کشتی میں نُورِ سرورِ عالم ﷺ کی بیٹھ کر
موتی چُنے ہیں میں نے یم ہست و بُود سے

شمس و قمر ہوں، غنچہ و گل ہوں کہ لالہ زار
ہر چیز کی نمو ہے نبی ﷺ کی نمود سے

درد و الم کا سامنا جس دم ہوا مجھے
بگڑا ہوا نصیب سنوارا دُرود سے

پیہم بلندیوں کے سلام آئے ہیں مجھے
دہلیزِ مصطفیٰ ﷺ پہ مسلسل سجود سے

رحمان کا کرم ہے تری ذات پر بشیرؔ
ہر طرح مُستفیض ہے بزمِ شہود سے

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

....

توفیق گر عطا ہو کریمانہ جُود سے
اسلمؔ شغف رکھوں گا میں نعت و درود سے

صوم و صلوٰۃ سے، نہ رکوع و سجود سے
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے"

یثرب نبی ﷺ کے آنے سے دارالشّفا ہوا
رافت ملی حبیب خدا ﷺ کے ورود سے

بوسے لیے ہیں عرش نے نعلِ حضور ﷺ کے
ان کا پڑاؤ دور تھا چرخِ کبود سے

آقا ﷺ کے ہوتے ہم کو خطر کیا عذاب کا
ربطِ خدا بہت ہے نبی ﷺ کے وجود سے

ہر وقت، ہر جگہ۔ پڑھو اسلمؔ درودِ پاک
اس کو بعید رکھنا حدود و قیود سے

میجر اسلم سیالوی (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

عرفان رب ملا ہمیں اُن ﷺ کے وجود سے
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے"

سب پر خدا نے سرورِ کونین ﷺ کا مقام
ظاہر کیا ہے سلسلۂ ہست و بود سے

ایمان کی اَساس ہے حبِّ رسولِ پاک ﷺ
گر یہ نہیں تو کچھ نہیں ملتا سجود سے

گر چاہتے ہو قربِ خدا و نبی ﷺ ملے
رکھنا مُدام اپنی زباں تر درود سے

خوش نودیٔ حضور ﷺ کی خاطر کرے جو کام
کوئی غرض نہیں اسے نام و نمود سے

مل جائے جس کو تھوڑی سی خاکِ درِ رسول ﷺ
پھر اس کو کیا غرض ہے اگر اور عود سے

.... ق ....

ابلیس کا نظام ہے نافذ جہان میں
مسلم تباہ حال ہیں ترویجِ سُود سے

طاغوت کی ہیں سازشیں حدِّ عروج پر
سرکار ﷺ! ہو خلاصی یہود و ہنود سے

بُش اور اس کے سارے حواری ذلیل ہوں
پائے امان مسلمِ مضطر حُسود سے

اٹھ نعرۂ رسالت و توحید کر بلند
اے مردِ حق! ہے کام تجھے کیا جمود سے

پھیلائے ہاتھ در پہ ہے نوریؔ کھڑا ہوا
مل جائے ایک کاسہ اسے بحرِ جود سے

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوریؔ (بصیر پور)

ہیں فیض یاب اہلِ جہاں ان کے جُود سے
دنیا کو زندگی ملی جن کے ورود سے

جب سے بنا ہوں میں بھی ثناگر حضور ﷺ کا
مہکیں مُدام اٹھتی ہیں میرے وجود سے

ہیں طائران گلشنِ ہستی درود خواں
نغمے بکھر رہے ہیں درودی سرود سے

جب نورِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ ہوتا ہے ضوفشاں
اک روشنی نکلتی ہے چرخِ کبود سے

محشر کو جب اٹھیں گے سبھی خفتگانِ خاک
اے رب! ہمیں اٹھانا حرم کی حدود سے

''صلِّ علیٰ'' کے وِرد کا رتبہ کمال ہے
دل بن گیا ہے. آپ ﷺ کا مسکن درود سے

''صلِ علیٰ'' پڑھو کہ زمانے کو ہی ملی
مُرغانِ خوش نوا کو نوا اِس سرُود سے

ہے نورِ اوّلیں بھی فقط ذاتِ مصطفیٰ ﷺ
پہلے ہیں آپ ﷺ سلسلۂ ہست و بود سے

آقا ﷺ کی تعلیمات کا اعجاز ہے فقط
جو ربطِ مستقل ہے رکوع و سجود سے

یہ اک عطا ہی کم نہیں میرے لیے ریاضؔ
''حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے''

پروفیسر ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

نسبت جو دائمی ہو حبیب وَدود ﷺ سے
نازِل ہوں اب بھی رحمتیں چرخ کبود سے

اسمِ رسول ﷺ گونج اٹھا ہے اُفق اُفق
ٹوٹا سکوتِ دہر اذاں کے سرود سے

اندازہ اس کا کیا کوئی انسان کر سکے
ملتی ہیں کیا کیا رحمتیں اس کو درود سے

قرآن سے ہے درسِ مُوَدّت' ملا ہمیں
''حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے''

مدحت گرِ حضور ﷺ ہے خود ذاتِ کبریا
اسلوبِ نعت سیکھا ہے ربِّ ودود سے

مقصودِ نعت توشۂ عقبیٰ کا ہے حصول
اس سے غرض نہیں کوئی نام و نمود سے

ہر رنج و غم میں، درود و مصیبت میں بالیقیں
نیّر ملا سکون سلام و درود سے

ضیا نیّرؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

قُربت نبی ﷺ کی مل گئی پیہم درُود سے
"حبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے"

"صلِّ علیٰ" کا نغمہ سُنا ہم کو عندلیب!
تسکین دل کو ملتی ہے بس اِس سرود سے

اپنے پرائے کی نہیں تفریق شہ ﷺ نے کی
پاتے سبھی تھے فیض مروّت سے، جُود سے

تسخیرِ قلب کرتا تھا خُلقِ محمدی ﷺ
اَخلاق سے وہ ملتے تھے سارے وفود سے

لولاک اُن کی شان ہے، اس میں نہیں ہے شک
قائم ہے کائنات یہ اُن کے وجود سے

قدموں کی اُن ﷺ کے دُھول ہیں پروین و کہکشاں
تصدیق کر لو چاہو تو چرخِ کبود سے

یثرب میں پھول ہر سُو تھا فصلِ خزاں کا راج
آئی بہار طیبہ میں اُن ﷺ کے ورود سے

تنویر پھولؔ (کراچی)

باہر نکل کے ظلمتِ شب کی حدود سے
روشن کیا ہے قلب کو میں نے درُود سے

اک بار چھو کے آیا تھا روضے کی جالیاں
خوشبو سی اُٹھ رہی ہے ابھی تک وجود سے

لکھ لکھ کے نعتِ سرورِ کونین ﷺ رات دن
بیزار ہو گیا ہوں میں نام و نمود سے

فاراں کی چوٹیوں سے جو اُبھرا حرا کا چاند
تاریکیاں سمٹ گئیں اس کے وُرود سے

محبوبِ کبریا ﷺ نے کیا حق سے آشنا
واقف ہوا ہے سارا جہاں ہست و بود سے

ہر تار دل کے ساز کا صلِّ علیٰ کہے
"حبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے"

مدت کے بعد لکھی ہے حسرت نے ایک نعت
نکلا ہے لے کے نامِ نبی ﷺ اک جمود سے

محمد یُونس حسرت امرتسری (لاہور)

پوچھو مقامِ مصطفیٰ ﷺ ربِّ ودود سے
ہے ماورا جو ذات حدود و قیود سے

گنجِ حرا سے پھوٹی وہ رخشندہ تر سحر
سارے اندھیرے چھٹ گئے جس کی نمود سے

شادابیٔ حیات کا ساماں ہوا بہم
چشمے جو پھوٹے رحمتِ کُل ﷺ کے وجود سے

ایماں کی گر اَساس نہ ہو حُبِّ مصطفیٰ ﷺ
کچھ بھی نہیں ملے گا رکوع و سجود سے

تکوینِ کائنات کا باعث حضور ﷺ ہیں
ثابت ہوا یہ سلسلۂ ہست و بود سے

بازارِ مصطفیٰ ﷺ میں ہم بے دام بک گئے
ہم کو کوئی غرض تھی زیاں سے، نہ سُود سے

پیدا فضائے بدر ہو تو کچھ نہیں بعید
اتریں فرشتے آج بھی چرخِ کبود سے

شاہد ہے اس پہ مُصحفِ حق کا وَرَق ورق
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ ودُود سے"

کشمیر اور فلسطیں میں سرکار ﷺ کے غلام
ہیں بے بس و لاچار ہنود و یہود سے

جنگ آزما ہوا ہے عدو ہر محاذ پر
اسلامیوں کے بے سر و ساماں جنود سے

نیّر نہ کوئی دولتِ دنیا وہ دے سکے
ملتا ہے جو سکون سلام و درود سے

ضیا نیّر (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کے حرم میں رکوع و سجود سے
داغِ گناہ مٹ گئے قلب و وجود سے

پڑ جائے اس کا سایہ بھی جس پر تو آئے گی
خوشبو نبی ﷺ کی زلف کی اُس کے وجود سے

حاصل اُسی کو دفعتاً معراج ہو گئی
جو چیز مَس ہوئی ہے نبی ﷺ کے وجود سے

رحمت نبی ﷺ کی آ کے انھیں پونچھنے لگی
آنکھوں میں اشک آئے ہیں جب غم کے دُود سے

ہے بعثتِ حضور ﷺ کا اعجاز دیدنی
تا شام روشنی ہوئی اُن کے ورود سے

وہ دیکھتے ہی دیکھتے خوشبو میں بس گئی
جو شے بھی مس ہوئی ہے نبی ﷺ کے وجود سے

دل مطمئن ہے اور ہے آسودہ زندگی
آقائے ہر جہان ﷺ کے اَلطاف و جُود سے

پڑھتے ہیں جو درود وہی پائیں گے نجات
حُزن و ملال و درد و الم کی جُنُود سے

لکھتا ہوں نعت یوں کہ رہے مجھ پہ خوش خدا
ہرگز غرض نہیں مجھے نام و نمود سے

رکھنا مرے وطن کو بھی محفوظ اے خدا!
صدقے میں مصطفےٰ ﷺ کے، یہود و ہنود سے

صد شکر یہ سعادتِ مدحت گری ذکی!
مجھ کو بھی مرحمت ہوئی ربِّ ودود سے

رفیع الدین ذکی قریشی

وہ سانس جو لیے ہیں سلام و درود سے
آزاد ہیں زمان و مکاں کی حدود سے

محبوبِ کبریا ﷺ کا جو میں ہوں فقیرِ در
کیا واسطہ مجھے کسی نام و نمود سے

خوش خوش سُوئے نشور چلا جا رہا ہوں میں
لطفِ نبی ﷺ کی آس پہ اُمّیدِ جود سے

جس دن کے بعد رات نہیں آئے گی کوئی
اُس سے اماں ہے اس شبِ بزمِ درود سے

دونیم ہو کے جُڑتا ہے آقا ﷺ کا جو غلام
رہتا ہے محوِ دید وہ چرخِ کبود سے

اک نور اَنْتَ فِیْہِ کا اترا ہے روح میں
سیراب ہو رہا ہوں میں تسنیمِ جود سے

جی بھر کے دیکھ لوں میں اگر حُسنِ مصطفیٰ ﷺ
مطلب نہ کچھ رہے کوئی غیب و شہود سے

اک بندۂ حقیر تھا میں، معتبر ہوا
سرکارِ دو جہاں ﷺ پہ سلام و درود سے

میرا یہی تعلّقِ خاطر ہے اس کے ساتھ
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے"

طے ہو چکی نبی ﷺ سے ملاقات تو مگر

کس طرح جا سکوں گا لرزتے وجود سے

سر ہو درِ حبیب ﷺ پہ رکھا ہوا عزیزؔ
رشتہ نہ پھر رہے کوئی سر کا وجود سے

پروفیسر عبدالعزیز (لاہور)

دنیا کے رنگ و بُو سے، نہ چرخِ کبود سے
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے"

درسِ رسولِ پاک ﷺ نے حق آشنا کیا
واقف کہاں تھے لوگ یہاں ہست و بود سے

ہر ہر قدم پہ طاعتِ سرور ﷺ ضرور ہے
بخشش نہ ہو گی صرف رکوع و سجود سے

سرکار ﷺ نے جو کلمۂ طیّب پڑھا دیا
انکار کس کو ہو گا خدا کے وجود سے

یہ دینِ مصطفیٰ ﷺ ہے، اُصولوں کا دین ہے
آگے قدم بڑھائے نہ کوئی حدود سے

ظلمت کدے میں نور کا سیلاب آ گیا
روشن زمانہ ہو گیا ان ﷺ کے ورود سے

پڑھتے رہو جمیلؔ عقیدت سے رات دن
دل کو سکون ملتا ہے وردِ درود سے

جمیلؔ عظیم آبادی (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اتنا ہوا بلند میں وردِ درود سے
باہر نکل گیا ہوں جہاں کی حدود سے

دے گا دکھائی کچھ بھی نہ اُن ﷺ کے سوا کہیں
پردہ اُٹھائیے گا اگر ہست و بود سے

دیکھا جدھر حیات کو تحریک مل گئی
نکلی یہ کائنات مسلسل جمود سے

پایا رسولِ پاک ﷺ سے قُربِ خُدا کا راز
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے"

اب بھیج آسماں سے ابابیل اے خُدا
اُمت کا سامنا ہے یہود و ہنود سے

قرطاس ہوُ قلم ہوُ معیّت ﷺ میں نعت ہو
نکلے جو وقتِ نزع مری جاں وجود سے

صادق جمیلؔ نور نے خیمے لگا لیے
ظلمت کے ڈیرے اُٹھ گئے اُن کے ورود سے

صادق جمیلؔ (لاہور)

بابِ کرم کھلا جو نبی ﷺ کے ورود سے
قیدی رہا ہوئے ہیں ستم کی قیود سے

یہ راز کھل گیا ہے نبی ﷺ کے شہود سے
کونین ہیں جمیلؔ جمالِ ودود سے

جس کا علاج کر نہ سکے وقت کے طبیب
اس کو شفا ملی ہے دوائے درود سے

سانسوں کے ہر ورق پہ درخشاں ہے اس کا نام
موجود کائنات ہے جس کے وجود سے

کوہِ صفا پہ جس نے سُنی بانگِ باصفا
رفعت اُسے ملی ہے رکوع و سجود سے

اللہ رے یہ شانِ عبادت حضور ﷺ کی
ورما گئے ہیں پاؤں قیام و قعود سے

اس فرشِ بے ثبات سے عرشِ قدیم تک
تابانیاں ہیں نورِ ہُدیٰ کی نمود سے

پھیلا دیا ہے میں نے جو دامانِ آرزو
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے"

دریا کرم کا میرے نبی ﷺ نے بہا دیا
احساس جم چکا تھا ستم کے جمود سے

لاریب یہ کرم ہے رسولِ کریم ﷺ کا
رہتا ہوں بے نیاز غمِ ہست و بود سے

بے حد ہے آفتابِ رسالت کی روشنی
واقف سحرؔ ہے کون سحر کی نمود سے

اکرم سحرؔ فارانی (کاموںکے)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بچتے رہیں جہان میں نام و نمود سے
ہم کو بتایا آپ ﷺ نے اپنے وجود سے

نقش و نگارِ وقت، نہ چرخِ کبود سے
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے ربِ وُدود سے"

طاعت میں آپ کی ہو بسر زندگی سدا
اظہار برملا ہو رکوع و سجود سے

صحرائے زندگی کو گلستاں بنا دیا
سرکارِ دو جہان ﷺ نے سعیِ سعود سے

سب کے لیے رسول بنائے گئے حضور ﷺ
ثابت ہوا شجر کے، حجر کے شہود سے

نامِ نبی ﷺ و کلمۂ حق ہو زبان پر
آزاد ہوں جب آپ جہاں کے قیود سے

صدیقؔ کی طرح چلیں نقشِ رسول ﷺ پر
گر چاہتے ہیں آپ کہ نکلیں جمود سے

صدیقؔ فتحپوری (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ حضور ﷺ کرتا ہوں ہر دم درود سے
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے ربِ وُدود سے"

عرشِ بریں پہ جب شبِ اسریٰ نبی ﷺ گئے
برسا زمیں پہ نور سپہرِ کبود سے

ذکرِ رسول ﷺ کیوں نہ ہو دنیا میں ہر جگہ
فیض ان کا ماورا ہے حدود و قیود سے

کرتے تھے حاجتیں روا ہر ایک کی نبی ﷺ
لیتے تھے کام حد سے سوا لطف و جُود سے

ہجرِ نبی ﷺ میں اس قدر دل مضطرب ہوا
سینہ سیاہ پڑ گیا آہوں کے دُود سے

میرے نبی ﷺ ہیں باعثِ تخلیقِ کائنات
سب رونقیں جہاں میں ہیں ان کے وجود سے

دستور ہے مرا کہ میں لکھتا ہوں نعت تو
لکھتا ہوں شاہِ دیں ﷺ پہ سلام و درود سے

عاشق نبی ﷺ کا ہر گھڑی رہتا ہے شادماں
دروازۂ فلاح و ظفر کی کشود سے

لطف و کرم کی یا نبی ﷺ! امت پہ ہو نظر
تنگ آ گئی ہے ظلمِ یہود و ہنود سے

سود تو حرام از رُوئے حکمِ حضور ﷺ ہے
حافظ بچو جہاں میں سدا مالِ سود سے

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بزمِ جہاں سجی ہے نبی ﷺ کے وجود سے
روشن ہے ذرّہ ذرّہ انھی کی نمود سے

جس دم ظہورِ سرورِ دنیا و دیں ﷺ ہوا
برسیں خدا کی رحمتیں چرخِ کبود سے

لیتا ہوں نام آپ ﷺ کا ہر دم مِری زباں
خوشبو میں کیوں سوا نہ ہو گی چوبِ عود سے

توحیدِ رب و حُبِّ نبی ﷺ اصلِ دین ہیں
غافل نہ ہونا دین کے اِس تار و پُود سے

قاروں صفت معاشرے کو مُتّصف کیا
خیر البشر ﷺ نے فیض سے، احساں سے، جُود سے

اُسوہ کو شاہِ دیں ﷺ کے بنا لوں میں حرزِ جاں
یہ عرض ہے خدائے غیاب و شہود سے

اولیٰ قیامِ عارضی طیبہ کا ہے مجھے
باغِ بہشت کے سکوں افزا خلود سے

تسخیر کا خلا کی بشر کو ملا ہے راز
عرشِ بریں پہ سرورِ دیں ﷺ کے صُعود سے

پائی ہے جس کسی نے بھی اور جتنی جتنی بھی
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے"

مظلوم و کس مُپرس کی حافظؔ سنی گئی
دنیا میں شاہِ دیں ﷺ کے ظہور و وجود سے

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلوے ہیں کائنات کے ربِّ ودود سے
کونین کا وجود ہے اس کے وجود سے

چھائے ہوئے تھے ذہن کی وسعت پہ بُت کدے
وارد ہوا شعور نبی ﷺ کے وُرود سے

سورج ہوا طلوع جو دینِ رسول ﷺ کا
تاریکیاں روانہ ہوئیں ہست و بود سے

یہ گلشنِ حیات، یہ توحید کی بہار
ساری نمائشیں ہیں نبی ﷺ کی نمود سے

معراجِ مصطفیٰ ﷺ سے یہ عظمت ہوئی نصیب
انساں گزر گیا ہے جہاں کی حدود سے

میں نے بصد نیاز جو مانگی کرم کی بھیک
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدُود سے"

عشقِ رسولِ پاک ﷺ میں بے خود ہوا ہوں کیا
آزاد ہو گیا ہوں قیام و قعود سے

کافی ہے مجھ کو سرورِ عالم ﷺ کا التفات
مجھ کو زیاں کا خوف، نہ رغبت ہے سُود سے

نسخہ یہ دے گئے ہیں مجھے رحمتِ تمام ﷺ
کرتا ہوں زحمتوں کا مداوا دُرود سے

زخمی طلسمِ کفر کی ظلمات چھٹ گئیں
اُس نورِ لازوال کے روشن وجود سے

ایوب زخمی (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

کر ابتدا کلام کی ذکر و دُرود سے
پائے گا التفات و کرم تو ودود سے

ہم کو سبق ملا ہے یہ اہلِ شہود سے
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ ودُود سے"

محبوب ہیں خدا کے وہ، پھر کیوں نہ ہم کہیں
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ ودُود سے"

ہر عاشقِ رسول ﷺ یہ کہتا ہے برملا
"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ ودُود سے"

معراجِ مصطفٰے ﷺ سے حقیقت یہ کھل گئی
جاری نظامِ دہر ہے اُن کے وجود سے

اللہ کے حبیب ﷺ سے ہے دل سے جس کو پیار
رکھتا نہیں وہ پیار یہود و ہنود سے

اے غمزدو! درُود پڑھو اُن پہ بار بار
ٹل جائیں گی یہ مشکلیں وردِ دُرود سے

یارب! عطا ہو جلوۂ محبوب ﷺ اس گھڑی
ہو گی رہا جو روح بدن کی قیود سے

عاجزؔ سنا دو سب کو یہ فرمانِ مصطفٰے ﷺ
ملتا ہے خاص قربِ الٰہی سجود سے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

"حُبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ ودُود سے"
رب کا میں ہم نوا ہوں نبی ﷺ پر درود سے

اللہ کے وجود سے انکار جو کریں
مُنکر نہیں ہیں وہ بھی نبی ﷺ کے وجود سے

روشن خیالی مانگ سراجِ منیر سے
ملتی نہیں یہ چیز یہود و ہنود سے

خوشبوئیں کُل جہان میں بانٹیں حضور ﷺ نے
پوچھو ہر ایک پھول سے، عنبر سے، عُود سے

اک انقلاب عرب و عجم کو ہوا نصیب
کیا کچھ نہیں ہوا ہے نبی ﷺ کے ورود سے

محمد اسلام شاہ (لاہور)

ظاہر ہوا ہے سب پر دَنَا کے شہود سے
ثابت وجودِ رب ہے نبی ﷺ کے وجود سے

دیں کے مطالعے سے یہ نکتہ ملا مجھے
راضی جو ہو گا رب تو نبی ﷺ پر درود سے

سرکار ﷺ کے پسینے کی خوشبو زیادہ تھی
نافہ سے، عطر و مُشک سے، عنبر سے، عُود سے

وردِ زباں ہو جس کے، پیمبر ﷺ کا ذکرِ پاک
وہ بے نیاز کیوں نہ ہو نام و نمود سے

بہبود آدمی کی تھی منظورِ کبریا
دُنیائے آب و گِل میں نبی ﷺ کے ورود سے

خلعت ملا ہے ایسا پیمبر ﷺ کی نعت پر
رب کا کرم جھلک رہا ہے تار و پُود سے

سرکار ﷺ نے کہا کہ حقوق العباد کا
ہے اہتمام اچھا قیام و قعود سے

رحمت ہیں کائناتوں کی خاطر رسولِ پاک ﷺ
سب فیض یاب ہیں انھی کے بذل و جُود سے

نعتِ رسولِ حق ﷺ سے نکھرتا ہے میرا دل
اور نعت کو سنوارتا ہوں میں درود سے

آقا ﷺ کے اُمتی ہیں مگر بدنصیب ہیں
رکھیں جو بھائی چارہ ہنُود و یہود سے

سرکار ﷺ! اہلِ دیں کی سُنے گا نہ کوئی بات
"او آئی سی" جو اب بھی نہ نکلی جمود سے

تقلیدِ کبریا میں کیوں مُفتخر نہ ہوں
"حبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدود سے"

محمودؔ پیار ہے جو خدا کو نبی ﷺ کے ساتھ
وہ پیار ہے مبرّا حدود و قیود سے

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب دل نے لو لگائی ہے ربِّ وَدود سے
"حبِّ رسول ﷺ پائی ہے ربِّ وَدود سے"

یادِ حبیبِ رب ﷺ سے نہ غافل ہو ایک پل
اے دل! یہ بے وفائی ہے ربِّ وَدود سے

یہ بھی خدا کے پیارے نبی ﷺ کا کمال ہے
گر آشنا خدائی ہے ربِّ وَدود سے

آ جائے جو رسولِ خدا ﷺ کی نگاہ میں
سمجھے، نظر ملائی ہے ربِّ ودود سے

پروانہ وار کیوں نہ فدا ہوں سبھی غلام
آقا ﷺ کی دل رُبائی ہے ربِّ ودود سے

لاریب مصطفیٰ ﷺ کے وسیلے کا فیض ہے
جس کی بھی آشنائی ہے ربِّ ودود سے

محبوبِ کبریا ﷺ کی ثنا کر کے راہ و رسم
عُشّاق نے بڑھائی ہے ربِّ ودود سے

فیضانؔ ہم بھی اور ہے وہ بھی درود خواں
یوں اپنی ہم نوائی ہے ربِّ وَدود سے

فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

بس نعت ہی کمائی ہے ربِ ودود سے
یوں میری آشنائی ہے ربِ ودود سے

ہم پر خدائے پاک کا احسان ہے بہت
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے ربِ وُدود سے"

ہم کو ثنائے سرورِ عالم ﷺ کے ضمن میں
ساری ہی رہنمائی ہے ربِ ودود سے

یہ معجزہ عشقِ رسولِ کریم ﷺ ہے
دل نے جو لو لگائی ہے ربِ ودود سے

مانگی ہے جس نے الفتِ سرور ﷺ نماز میں
خیراتِ عشق پائی ہے ربِ ودود سے

دونوں جہاں میں محفلِ صَلِّ علیٰ سجی
یہ انجمن آرائی ہے ربِ ودود سے

آیاتِ کردگار ہیں نعتوں کے باب میں
مدحت دلوں میں آئی ہے ربِ ودود سے

عشقِ نبی ﷺ کے فیض سے بخشا گیا تجھے
میں نے نوید پائی ہے ربِ ودود سے

اس رحمتِ جہان کے صدقے میں ہی ریاضؔ
رحمت ہر ایک آئی ہے ربِ ودود سے

ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

بُرہان و حُجت آئی ہے ربِ ودود سے
"حبِ رسول ﷺ پائی ہے ربِ وُدود سے"

خود اُن سے پوچھ کر جو بنایا گیا اُنھیں
آقا ﷺ کی خوش لقائی ہے ربِ ودود سے

تکریم مصطفیٰ ﷺ میں نہ کرنا کمی کوئی
اِس پر وعید آئی ہے ربِ ودود سے

کثرت جو کی ہے میں درودِ رسول ﷺ کی
مجھ کو یہ رہنمائی ہے ربِ ودود سے

آقا ﷺ سا کوئی ہے، نہ ہوا ہے کہ آپ نے
پائی عجب اکائی ہے ربِ ودود سے

الفت حبیبِ ربِ جہاں ﷺ سے جسے نہیں
اُس شخص کی لڑائی ہے ربِ ودود سے

تدفین شہرِ سرورِ عالم ﷺ میں ہو مری
یہ عرض التجائی ہے ربِ ودود سے

خود آشنا حضور ﷺ کا ربِ ودود ہے
اور ان کی آشنائی ہے ربِ ودود سے

حاصل سبھی رسولوںؑ میں میرے حضور ﷺ کو
اعزازِ مصطفائی ہے ربِ ودود سے

توبہ کے واسطے درِ سرکار ﷺ کو چلیں
تجویز ہم کو آئی ہے ربِ ودود سے

توفیق مل گئی ہے، کریں مدحِ مصطفیٰ ﷺ
محمود یہ بھلائی ہے ربِ ودود سے

راجا رشید محمود

"سید ہجویرؒ نعت کونسل" کے زیرِ اہتمام

چوتھے سال کا آٹھواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

۴۔اگست ۲۰۰۵ء (جمعرات) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال' ناصر باغ' لاہور

صاحبِ صدارت : حافظ محمود الحسن ذوقی مظفر نگری

مہمانِ خصوصی : محمد علی چراغ

مہمان شاعر : پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

قاریٔ قرآن : قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

ناظمِ مشاعرہ : راجا رشید محمود

صدر "ایوانِ نعت" رجسٹرڈ

مصرعِ طرح:

"آنکھوں کا نور آپ ہیں' دل کا سرور آپ ﷺ"

شاعر:

خواجہ عبدالمنان رازؔ کاشمیری

"سید ہجویرؒ نعت کونسل" کا ۴۴واں

(چوتھے سال کا آٹھواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ)

"آنکھوں کا نور آپ ہیں' دل کا سرور آپ ﷺ"

رازؔ کاشمیری صفحہ ۳۸

"سرور' شعور' حضور" قوافی ___ "آپ" ردیف

صادق جمیل کی نعت غیر مردّف ہے۔ ص ۴۴

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سُرور آپ ﷺ
وجہِ سکونِ قلب و نظر ہیں حضور ﷺ آپ

ہیں منزلِ حیات میں ہر گام راہ بر
عاصی ہوں میں تو شافعِ یومِ نُشُور آپ ﷺ

ماں باپ، اہل و آل، زر و مال و خانماں
سب سے مجھے عزیز ہیں میرے حضور ﷺ آپ

میں اُمّتی ہوں آپ کا اے سیّدُ الانام ﷺ
وجدان میرا آپ ہیں، میرا شعور آپ

اس وقت ہو گا رازؔ کو دیدار آپ کا
کوثر کا جب پلائیں گے جامِ طہور آپ

خواجہ عبدالمنان رازؔ کاشمیری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تکمیلِ آگہی ہیں، کمالِ شعور آپ ﷺ
رہبر ہیں تا بہ منزلِ امکاں حضور ﷺ آپ

تاباں ہوں فرش پر کہ سرِ عرش نور آپ ﷺ
اک نیّرِ نشاط ہیں نزدیک و دور آپ ﷺ

رنجور کی مراد ہیں، مجبور کی دُعا
اَلطاف کا صحیفۂ کرم کی سُطور آپ ﷺ

گلزارِ کائنات میں اے صدرِ مُرسلیں ﷺ
ایماں کی ہیں بہار، یقیں کا سُرور آپ ﷺ

صدقِ نظر سے دیکھیے جلوے حضور ﷺ کے
فرما رہے ہیں جلوہ بہ جلوہ ظہور آپ

اللہ کے بیاں میں سراجاً مُنیر ہیں
بزمِ شعوریات میں قندیلِ نور آپ ﷺ

خود ساختہ خداؤں کے بندے تھے بے شعور
لاریب اُن کو دے گئے رب کا شعور آپ ﷺ

سُلطانِ حُسن بھی ہیں، شہنشاہِ عشق بھی
ہر بزمِ آگہی میں ہیں صدرُ الصّدور آپ ﷺ

شمس و قمر ہوں، طُور ہو یا جلوۂ حیات
ہر قریۂ جمال میں ہر سُو ہیں نور آپ ﷺ

آنکھوں کو دے گئے ہیں اُخوّت کی روشنی
دل سے مٹا گئے ہیں نشانِ غرور آپ ﷺ

کونین میں جمال درخشاں ہے آپ کا
اک تابشِ جلال تھے بالائے طور آپ ﷺ
یہ بیکراں کرم ہے رسولِ کریم ﷺ کا
دیتے ہیں تشنہ رُوح کو جامِ طہور آپ
ہر ابتلا کے دن میں ہے ردِ بلا درُود
بے دم کی تلخ رات میں ہمدم حضور ﷺ آپ
لوح و قلم کے شاہ بھی، عادِل بھی، عدل بھی
محشر میں ہوں گے شافعِ یوم النُّشور آپ ﷺ
یہ اور بات، مہر و مروّت ہیں سر بہ سر
غیرت کا آئنہ ہیں، شبیہ غیور آپ ﷺ
تکمیلِ دین کی خالقِ اکبر نے دی سند
طے کر گئے ہیں خلق کے سارے اُمور آپ ﷺ
ذوقی کو یہ یقین ہے اے رحمتِ تمام ﷺ
شفقت کریں گے راہِ ضرر میں ضرور آپ

ذوقی مظفر نگری (لاہور)

"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"
اہلِ ولا کا مرکزِ فکر و شعور آپ ﷺ
ہر وقت میرے پاس ہیں، ہر وقت میرے ساتھ
ظاہر میں میرے شہر سے بستے ہیں دور آپ ﷺ
کیوں مصطفیٰ کمال کی ہم پیروی کریں
ماڈل ہیں اہلِ دین کا واحد حضور ﷺ آپ

محمد اسلام شاہ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیتے ہیں دو جہان کو حق کا شعور آپ ﷺ
کرتے ہیں معرفت سے شناسا حضور ﷺ آپ
دستِ رسا سے توڑ کر کعبہ کے بت تمام
کرتے ہیں ختم کفر کا سارا غرور آپ ﷺ
ہیں آپ ہی تو شافعِ محشر مرے حضور ﷺ
بخشائیں گے خدا سے ہمارے قصور آپ
بطحا کو عرش آشنا ہے آپ ﷺ نے کیا
کرتے ہیں اپنے جلووں سے طیبہ کو طور آپ ﷺ
سوتا ہوں دل میں لے کے تمنا جمال کی
تشریف لے کے خواب میں آئیں ضرور آپ ﷺ
پڑھتا ہے روز و شب جو درود آپ پر حضور ﷺ
آتے ہیں اس کے خواب میں اک دن ضرور آپ
روشن حضور ﷺ آپ سے ہے کائناتِ جاں
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"
بھرپور جس کی نعت ہو سوز و گداز سے
بخشیں گے اس کی نعت کو کیف و سرور آپ ﷺ
آقا ﷺ ریاضؔ آپ کا مدحت شعار ہے
عشق و خلوص کا اُسے بخشیں وفور آپ

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

ہر چند زخم کھا کے ہوئے چُور چُور آپ ﷺ
طائف کے حق میں پھر بھی ہوئے ابرِ نُور آپ ﷺ

قدموں میں کتنے مالِ غنیمت کے ڈھیر تھے
پھر بھی گزارا کرتے تھے کھا کر کھجور آپ ﷺ

اللہ کی پسند میں ہے آپ ﷺ کی پسند
جس سے خدا نفُور ہے اس سے نفُور آپ ﷺ

آوازِ سازِ دل ہے فقط "یَا حَبِیْبَنَا"
دل کے قریب ہیں تو نہیں ہم سے دُور آپ ﷺ

ہم آپ ﷺ کے نقوشِ قدم پر ہیں گامزن
جنّت کو لے چلیں گے بروزِ نشور آپ ﷺ

اُمت کا سَر بلند قیامت میں کیوں نہ ہو
رکھتے ہیں اختیارِ شفاعت حضور آپ ﷺ

واللہ! جس کسی نے پکارا حضور ﷺ کو
پہنچے مدد کو چشم زدن میں ضرور آپ ﷺ

بچپن، لڑکپن اور جوانی ہے آئنہ
ہر دور میں خطا سے رہے دُور دُور آپ ﷺ

دن ہو کہ رات، آپ ﷺ سا ممکن کہاں کہ ہیں
مہر آپ، ماہ تاب آپ، ضیا آپ، نور آپ ﷺ

رزمی جمال آپ کا، مظہر ہے آپ کا
ڈھانپے ہوئے ہے آپ ﷺ کو اپنا ہی نُور آپ

محمد بشیر رزمی (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"
بعد از خدا عزیز تریں ہیں حضور ﷺ آپ

ہر صاحبِ محبّت و ایمان کے لیے
احسانِ حق ہیں، منّتِ ربِّ غفور آپ ﷺ

یہ بزمِ آب و خاک نہیں آپ کا جہاں
ملبوس میں بشر کے، خدا کا ہیں نور آپ ﷺ

کی جائے بات آپ کے کس کس کمال کی
رحمت مآب، جانِ کرم، جانِ نور آپ ﷺ

شاہِ جہانِ حکمت و تعلیم و فکر و فہم
آفاق گیر خسروِ مُلکِ شعور آپ ﷺ

سب سے زیادہ حوصلہ مند و بلند عزم
سب سے بڑے شُجاع و جسُور و غیور آپ ﷺ

ممنونِ التفات عرب بھی، عجم بھی ہے
جوّاد ہیں، کریم ہیں نزدیک و دُور آپ ﷺ

ایسا جہاں نواز سخی کوئی بھی نہیں
رحمت کی انتہا ہیں، کرم کو وفور آپ ﷺ

منصب ملا شفاعتِ کُبریٰ کا آپ کو
سب کے لیے ہیں شافعِ یومِ نُشور آپ ﷺ

"الطّٰلِحُوْنَ لِیْ" سے یہ بات آشکارا ہے
اُمّت کے عاصیوں سے نہیں ہیں نفُور آپ ﷺ

ہم پر نوازشات میں کرتے نہیں کمی
سب جانتے ہوئے بھی ہمارے قصور آپ ﷺ
لیں گے خبر وہ اپنے ثناگر کی بالیقیں
روشن کریں گے تُربتِ طارقؔ ضرور آپ ﷺ

محمد عبدالقیوم طارقؔ سلطانپوری (حسن ابدال)

سانسوں میں نغمگی ہو تو دھڑکن ہو دل کی تھاپ
اس طرح راگ نعتِ رسالت کا تُو الاپ
لب پر تھا ہر گھڑی جو اُسی نام کے طفیل
میں امتحانِ حشر میں بھی کر گیا ہوں ٹاپ
اُن کا ظہور جب ہوا، مکر و فریب کے
شو جتنے چل رہے تھے، سبھی ہو گئے فلاپ
کیونکر نہ میرا ظاہر و باطن ہو ایک سا
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"
ذکرِ نبی ﷺ ہو اور ہو ابلیس بھی وہاں؟
ممکن نہیں ہے خیر اور شر کا کبھی ملاپ
ہو کس طرح وجود گرفتارِ معصیت
پڑھتا ہوں میں درود تو دُھلتے ہیں میرے پاپ
جو بھی دکھائی دیتا ہے سبزہ جہان میں
صادقؔ جمیلؔ گنبدِ خضریٰ کی ہے یہ چھاپ

صادقؔ جمیلؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب نعت گو ہے آپ کا ربِّ غفور آپ
ممدوح میرے یوں بھی ہیں آقا حضور ﷺ! آپ
بے شک ہے رب کی ذات رگِ جاں سے بھی قریب
اے جانِ کائنات! ہیں کب دل سے دُور آپ
آنکھوں کا نور کون ہے، دل کا سرور کون
میرے حضور ﷺ آپ ہیں میرے حضور! آپ
کیسے نہ قلب و چشم ہوں پُر کیف و پُر ضیا
"دل کا سُرور آپ ہیں، آنکھوں کا نور آپ ﷺ"
یہ بھی ہے ایک عظمت و تکریم کا سبب
یا مصطفےٰ ﷺ! خلیلِ خدا کا ہیں پُور آپ
بھٹکے ہوؤں کو راہ پہ ڈالا حضور ﷺ نے
احساں یہ اُن کا مانیے، گر ہیں غیور آپ
بے کیف میرے دل کو نوازیں سرور سے
اے رحمتِ تمام ﷺ! ہیں وجہِ سرور آپ
جس کے طفیل دیکھ رہا ہوں میں راہِ راست
میرے حضور ﷺ! ہیں وہی آنکھوں کا نور آپ
اُس پر خدائے پاک بھی ہے مہرباں ذکیؔ!
جس پر بھی مہربان ہوئے ہیں حضور ﷺ آپ

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

آنکھوں میں، دل میں، رُوح میں تاباں حضور ﷺ آپ
کثرت کی جلوہ گاہ میں وحدت کا نور آپ

عرفان کا صحیفہ، یقیں کی سُطور آپ ﷺ
قرآن عقل آپ، حدیثِ شعور آپ ﷺ

جُویائے حق کو آپ کی قُربت رہی نصیب
بُوجہل کی نگاہ سے لیکن ہیں دور آپ ﷺ

زحمت زدوں کے واسطے رحمت کا ہیں پیام
باطل کے جبر و قہر میں حق کا ظہور آپ ﷺ

کیونکر کہوں نہ آپ کو صہبائے زندگی
"آنکھوں کا نورّ آپ ہیں، دل کا سُرور آپ ﷺ"

اہلِ نظر کے واسطے ہر سُو ہیں جلوہ زا
کعبے کی صبح آپ، تجلّائے طور آپ ﷺ

فائز ہوئے ہیں عرش کے اعلیٰ مقام پر
کر کے تعیّنات کی سرحد عبور آپ ﷺ

کوثر کے ساحلوں پہ حکومت ہے آپ کی
تسنیم کا سُرور ہیں، جامِ طہور آپ ﷺ

عامل حمید کیوں نہ ہو سُنّت کا آپ کی
غیرت کی آن آپ ہیں، شانِ غیور آپ ﷺ

پیرزادہ حمید صابری (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سُرور آپ"
میری تو کائنات ہیں میرے حضور ﷺ آپ

ہیں آپ مومنین کی جانوں سے بھی قریب
کہتا ہے کون، رہتے ہیں سرکار ﷺ دُور آپ

جنّت کی ہے سَنَد ہمیں نسبت حضور ﷺ کی
رحمت لقب ہیں، شافعِ یومِ نشُور آپ

اے جانِ دلفگار! غموں سے نہ خوف کھا
رکھتے ہیں لاج اُمّتیوں کی ضرور آپ ﷺ

کر کے نہال جان و جگر کو یقین سے
بھرتے ہیں چشمِ دل میں بصیرت کا نور آپ

جانِ حزیں کو امن و سکوں سے نواز کر
کرتے ہیں دل سے رنج و الم سارے دور آپ ﷺ

رہتا ہے درد و غم سے ہمیشہ وہ بے نیاز
دیتے ہیں جس کو دولتِ کیف و سُرور آپ ﷺ

جو بھی لقب ہے آپ کا، وہ دلنواز ہے
ختمِ رُسُل ہیں، رحمتِ ربِّ غفور آپ ﷺ

اُس کو کوئی کمی نہیں رہتی، خدا گواہ
کرتے ہیں جس پہ چشمِ عنایت حضور ﷺ آپ

دیتا خدا ہے اور دلاتے حضور ﷺ ہیں
ہر لمحہ بانٹتے ہیں عطاؤں کے پُور آپ

پیش خدا بروزِ جزا ہو کے سجدہ ریز
اُمّت کے بخشوائیں گے جرم و قصور آپ ﷺ

نازشؔ تمام زحمتیں غائب ہوں دفعتاً
فرمائیں خواب میں جو بہ رحمت ظہور آپ ﷺ

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

دارین میں ہمارا سہارا حضور ﷺ آپ
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سُرور آپ ﷺ"

خالق ہے کائنات کا رشہ رگ سے بھی قریں
دل میں بسے ہیں آپ، نہیں ہم سے دُور آپ ﷺ

ہیں آپ ﷺ شاہِ انبیاء بستر تھا بوریا
کرتے تھے نوش نانِ جویں اور کھجور آپ

رحمت بنایا آپ کو سب عالمین کی
رحماں کی رحمتوں کا یہاں ہیں ظہور آپ ﷺ

وحشی سے اور ہندہ سے بھی درگزر کیا
کرتے معاف آقا ﷺ تھے سب کے قصور آپ

تنویر سے ہوئے ہیں یہاں مستفید سب
قرآن بھی ہے نُور، مجسّم ہیں نور آپ

ہستی کے گلستاں میں ہے یہ پھول کی صدا
واللہ بھولیے گا نہ یومِ نشور آپ ﷺ

تنویر پھولؔ (کراچی)

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

ہم عاصیوں کو رکھتے ہیں مستِ سُرور آپ ﷺ
بخشش بہ جام شافعِ یوم النُّشور آپ ﷺ

پھوٹا جو لامکاں سے، ہیں وہ سیلِ نُور آپ
قرآں کے حرف حرف میں ہیں مثلِ طُور آپ ﷺ

مانگے بغیر آپ کی چوکھٹ سے مل گیا
آگاہِ غیب، محرمِ مَا فِی الصُّدُور آپ ﷺ

نُورِ خدا ہے نُطقِ محمد ﷺ میں جلوہ گر
حق آپ کا ظہور ہے، حق کا ظہور آپ

ہیں کتنا شرمسار گنہ گار اُمّتی
لیکن مرے رحیم و رؤف اور غفور آپ ﷺ

میں وہ کہ تیرگی کی تہوں میں دبا ہوا
اور آپ وہ کہ نُور علیٰ نُور، نُور آپ ﷺ

میں وہ کہ ہر قدم پہ ہے لغزش لکھی ہوئی
لیکن معاف کرتے ہیں میرے قصور آپ ﷺ

برباد کر گیا تھا جو طوفانِ رنگ و بُو
آباد پھر سے کر گئے مجھ کو حضور ﷺ آپ

در پہ بُلا کے میری طرح کے پلید کو
کرتے رہے عطا و کرم کا وفور آپ ﷺ

نگہِ کرم سے آپ کی زندہ ہوا ہوں میں
اب اپنے در پہ موت بھی دے دیں حضور ﷺ آپ

رکھتا ہوں پاک دل کو بُتانِ ہُوا سے میں
رہنے لگیں گے اس میں یقیناً ضرور آپ ﷺ

جس دل میں ان ﷺ کا نورِ مُحبّت ہو جلوہ گر
دیتے ہیں اس کو نورِ خدا کا شعور آپ

اک کیفِ سرمدی میں چلا جا رہا ہوں میں
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سُرور آپ ﷺ"

غم ہے مجھے کوئی تو رضائے نبی ﷺ کا ہے
رکھتے ہیں سب غموں کو مگر مجھ سے دُور آپ ﷺ

پروفیسر عبدالعزیز (لاہور)

کرتے ہیں کفر و شرک سے، بدعت سے دور آپ ﷺ
اُمّت کو اپنی، رکھتے ہیں یوں بے قصور آپ ﷺ

کیونکر نہ پھر میں نعتِ شہِ دو جہاں ﷺ لکھوں
پروازِ فکر آپ ﷺ ہیں، میرا شعور آپ

نعتِ نبی ﷺ کے دم سے ہوں دنیا میں سرفراز
رکھیں گے لاج حشر میں میری ضرور آپ

عرشِ عظیم پر ہوئے جو رب سے ہمکلام
میرے حضور ﷺ آپ ہیں، میرے حضور آپ

مجھ سے گناہ گار کی رکھیں گے آبرو
حامی بنیں گے حشر کو میرے ضرور آپ ﷺ

مدحت سرا ہے آپ کا، اتنا یقین ہے
حسرت کو بخشوائیں گے یومِ نشور آپ ﷺ

محمد یونس حسرت امرتسری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُس نے کہا کہ خالقِ اکبر ہے نور آپ
میں نے کہا کہ نورِ خدا کا ظہور آپ ﷺ

اُس نے کہا، شعور کی بنیاد کون ہے؟
میں نے کہا کہ دہر میں اصلِ شعور آپ ﷺ

اُس نے کہا کہ آپ ﷺ سے قربت ہو کس طرح
میں نے کہا، نہیں دلِ مومن سے دُور آپ ﷺ

اُس نے کہا کہ نعتِ نبی ﷺ کا صلہ بتا؟
میں نے کہا، کریں گے شفاعت حضور ﷺ آپ

اُس نے کہا کہ قبر سے محشر تلک، رضا
میں نے کہا کہ آئیں گے ہر جا ضرور آپ ﷺ

رضا عباس رضا (لاہور)

تریاقِ خود سری ہیں، علاجِ غرور آپ ﷺ
جینے کا دے گئے ہیں جہاں کو شعور آپ ﷺ

انسانیت پہ آپ کا احسان مرحبا
سُلجھا گئے ہیں اُلجھے ہوئے سب اُمور آپ ﷺ

یہ معجزہ ہے آپ کے فیضِ جمیل کا
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سُرور آپ ﷺ"

عرفانِ ذات، وصفِ خودی، شانِ التفات
غیرت کی انجمن میں چراغِ غیور آپ ﷺ

جب سوچتا ہوں، نور اُترتا ہے ذہن میں
کتنے قریب آپ ہیں، کس درجہ دُور آپ ﷺ

اللہ رے یہ آپ کی انساں نوازیاں
بھٹکے ہوؤں کو دے گئے راہِ شعور آپ ﷺ

آ جائے تیرگی کی حویلی میں روشنی
سُن لیں جو میری عرضِ تمنّا حضور ﷺ آپ

دیکھوں نگاہِ عشق سے شہرِ جمالیات
نقش و نگارِ حسن میں ہیں رنگ و نور آپ ﷺ

مختار ہیں حضور ﷺ طلوع و غروب کے
اس عالمِ شہود میں ''کُن'' کا ظہور آپ

جب ''العطش'' کا شور بپا ہو گا حشر میں
دیں گے ہجومِ تشنہ کو جامِ طہور آپ ﷺ

ظلمت کدوں کو رحمتِ پیہم کی روشنی
انساں کے درد و غم کا مداوا حضور ﷺ آپ

تابِ نبی ﷺ کا فیض ہے تابندہ آفتاب
دُنیا کے شب کدے میں سحر کا ہیں نور آپ

اکرم سحر فارانی (کامونکی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُنیا و دیں کی ساری تمنا حضور ﷺ آپ
میخانۂ وجود میں تنہا سُرور آپ ﷺ

ہر سمت ہے رچی ہوئی خوشبو حضور ﷺ کی
کہہ دوں یہ کس طرح سے کہ ہیں مجھ سے دُور آپ ﷺ

ہیں مُستعارِ چشمِ کرم میرے جسم و رُوح
''آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ''

حُسن و جمال آپ ﷺ ہیں، جس شے کو دیکھیے
ہر سمت جلوہ ریز ہیں میرے حضور ﷺ آپ

سرشار ہوں کہ آپ ﷺ کا اِک اُمتی ہوں میں
ایماں ہے، بخشوائیں گے میرے قصور آپ ﷺ

اللہ کی کتاب تو صامت ہے اے ضیاؔ
ناطق کتابِ حق ہیں فقط یا حضور ﷺ آپ

ضیاء الحسن ضیاؔ (کراچی)

....

محشر میں عاصیوں کے ہیں شافع حضور ﷺ آپ
''آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ''

خالق کا ہے رضائے محمد ﷺ پہ انحصار
لیکن رضائے حق کے ہیں تابع حضور ﷺ آپ

ہر آن میرے قلب و جگر میں ہیں جلوہ گر
لیکن حضور ﷺ رہتے ہیں نظروں سے دُور آپ

عاصی ہوں میں حضور ﷺ مگر اُمّتی تو ہوں
محشر میں بخشوائیں گے مجھ کو ضرور آپ

دوزخ ہے پُل صراط ہے اور ہے عذاب قبر
اس کشمکش سے جان بچائیں ضرور آپ ﷺ

عابد سے تشنہ کام کو ہنگام حشر میں
کوثر کے جام بھر کے پلائیں حضور ﷺ آپ

محمد اسمٰعیل عابد اجمیری (لاہور)

"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"
اس عالم حیات میں حق کا ظہور آپ ﷺ

وہ رحمتِ تمام، سراپا خطا ہوں میں
میرا خیال رکھیں گے یومُ النشور آپ ﷺ

دل میں اگر ہو عشق محمد ﷺ تو بالیقیں
جلوہ فروز سینے میں ہوں گے ضرور آپ

لب پر درودِ پاک کے نغمے سجایئے
پھر رحمتِ جمال سے ہوں گے نہ دُور آپ

آنکھیں مِری کفن سے نہ ڈھانپو بوقتِ دفن
بخشیں گے اپنی دید مجھے بھی ضرور آپ ﷺ

دونوں جہان میرے سنور جائیں پھر کلیم
میرا خیال آپ ہوں، میرا شعور آپ ﷺ

خواجہ محمد سلطان کلیم (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

باطل کدوں کے صحن میں حق کا ظہور آپ ﷺ
تثلیث کی مُنڈیر پہ وحدت کا نور آپ ﷺ

عشّاق کی نگاہ میں ہر سمت جلوہ گر
نُورِ حرا میں جلوۂ تابانِ طور آپ ﷺ

توحید کا سفینہ بھنور سے نکال کر
فرما گئے غموں کا سمندر عبور آپ ﷺ

آنکھوں میں جلوہ ریز ہیں، دل کے قریب تر
رہتے نہیں کبھی بھی نگاہوں سے دُور آپ ﷺ

دُنیا میں بھی ہیں بادۂ "لاتقنطوا" حضور
جنت میں بھی ہیں ساقیِ کوثر حضور ﷺ آپ

دونوں جہاں ہیں آپ کے جلووں میں فیضیاب
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"

تکذیب کے اندھیر میں دیکھا جو اضطراب
رُوحوں میں بھر گئے ہیں، صداقت کا نور آپ ﷺ

نظروں سے لاشعور کے پردے اُٹھا دیے
دُنیائے بے خرد کے لیے ہیں شعور آپ ﷺ

بخشش کا غم ہو کس لیے عصیاں بدوش کو
جب حشر میں ہیں شافع یوم النشور آپ ﷺ

جب خامۂ نشاط چلایا ہے آپ نے
دل سے مٹا گئے ہیں غموں کی سطور آپ ﷺ

دُنیا کے میکدے کا بھکاری ہو کس لیے
دیتے ہیں جب بشیرؔ کو جامِ طہور آپ ﷺ
بشیرؔ رحمانی (لاہور)

.....

میرا شعور آپ ﷺ مرا لاشعور آپ ﷺ
قلب و نظر میں ہیں مرے، دائم حضور آپ ﷺ

پھر کیوں نہ بھیجیں مومنیں سرکار ﷺ پر درود
جب خود درود خواں ہوا ربِّ غفور آپ

میری خطائیں، مجھ کو یقیں ہے، بروزِ حشر
مولا سے بخشوائیں گے آقا حضور ﷺ آپ

سنتے ہیں امتی کے درود و سلام کو
دنیا کے گوشے گوشے سے نزدیک و دور آپ ﷺ

ہیں نورِ سرمدی کا ہی پیکر مرے حضور ﷺ
سُوئے اَبَد رواں ہے جوُ وہ موجِ نور آپ ﷺ

فطرت کے ہے قریب بہت دینِ مصطفیٰ ﷺ
اس کی طرف ہیں رہ نما ذہن و شعور آپ

رحمت ہے دو جہاں کے لیے آپ ﷺ کا وجود
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"

نیّرؔ مرا وظیفہ درود و سلام ہے
میرے لیے ہیں باعثِ رحمت حضور ﷺ آپ
ضیا نیّرؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"
میرا تو دین آپ ہیں، ایماں حضور ﷺ آپ

تخلیقِ کائنات کی غایت حضور ﷺ ہیں
وجہِ سکونِ روح و رواں ہیں ضرور آپ

تاریکیاں نہ جاتیں کبھی اِس جہان کی
اے نورِ حق ﷺ نہ کرتے یہاں گر ظہور آپ

روشن ہے آپ ہی سے شبستانِ کائنات
وجہِ قیامِ روزِ جزا و نشور آپ ﷺ

کس کی مجال، پا سکے عرفان آپ کا
ہیں ماورائے قیدِ حدودِ شعور آپ

سارے جہانوں کے لیے رحمت حضور ﷺ ہیں
شاہد ہیں اس پہ جملہ عصور و دہور آپ

کوثر کنارے ہو گا وہ منظر حسین تر
تقسیم جب کریں گے شرابِ طہور آپ ﷺ

توحید کیا ہے، وحی کیا ہے اور کتاب کیا؟
کچھ بھی خبر نہ تھی، جو نہ دیتے شعور آپ ﷺ

راضی ہوں جس پہ آپ، وہی رب کے ہے قریب
اللہ اُس سے دور ہے، ہوں جس سے دور آپ

مجرم خلاصی پائیں گے، رب ہو گا مہرباں
جب ہوں گے سجدہ ریز بروزِ نشور آپ ﷺ

حسنِ عمل نہیں ہے ولیکن یقین ہے
بخشے گا مصطفیٰ ﷺ کے محبّ کو غفور آپ

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیرپور)

"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"
اپنا تو بالیقین ہیں سب کچھ حضور آپ ﷺ

آئے ہیں بن کے رحمتِ عالم حضور آپ ﷺ
رنج و بلا کو دہر سے کرتے ہیں دور آپ ﷺ

اپنے غبارِ راہ سے اے سیّد الامم ﷺ
ماہ و نجوم و مہر کو دیتے ہیں نور آپ

جلنا تھا ہم کو بالیقیں دوزخ کی آگ میں
کرتے نہ دستگیری جو یوم النشور آپ ﷺ

اعجاز بخشا آپ ﷺ کو ربِّ کریم نے
کر دیں نگاہِ فیض سے ذرّے کو طور آپ ﷺ

اوزان پر ہمارے ہی نعتِ نبی ﷺ کہو
کہتی ہیں ہاتھ جوڑ کر ساری بحور آپ

اعزازِ نعت گوئی ملے گا فقط اُسے
توفیق دے خدا جسے، بخشیں شعور آپ ﷺ

ہم نے پکارا حیدری مشکل میں جس گھڑی
پہنچے ضرور آپ ﷺ ہیں، پہنچے ضرور آپ ﷺ

حیدر چشتی (سمندری)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کرتے ہیں عاصیوں پہ عنایت ضرور آپ ﷺ
کروائیے معاف مرے بھی قصور آپ

اللہ کا ہے فضلِ عظیم آنحضور ﷺ پر
رکھتے ہیں سب علوم پہ کامل عبور آپ

عُشّاق کے لہو میں رواں قرب آپ کا
رہتے ہیں منکروں سے سدا دور دور آپ ﷺ

کونین کی بھی اُس گھڑی معراج ہو گئی
حاضر ہوئے جو ذاتِ خُدا کے حضور آپ ﷺ

صلِ علیٰ یہ شوقِ عبادت کہ رات بھر
ہو جاتے تھے تھکن سے کئی بار چور آپ ﷺ

ہو کر مقیم گنبدِ خضریٰ کے سایے میں
ٹھہرے ہیں رُوکشِ نظرِ کوہِ طور آپ

شمس و قمر بھی رشک کریں میرے بخت پر
بخشیں جو میری تیرہ نصیبی کو نور آپ ﷺ

خالق نے ہے جناب کو مالک بنا دیا
نمٹا رہے ہیں دونوں جہاں کے امور آپ ﷺ

میری بصارت اور بصیرت ہے آپ سے
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"

بن جائے گی بہشت کا ٹکڑا مری لحد
فیضان اس ادا سے کریں گے ظہور آپ ﷺ

پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہر ایک اہلِ دل کے ہیں دل کا سرور آپ ﷺ
ہر ایک دیدہ ور کی ہیں آنکھوں کا نور آپ ﷺ

بزمِ دنا میں جا کے ہوئے رب سے ہم کلام
کرتے ہوئے رسولوں کی سرحد عبور آپ ﷺ

قرآں میں غور و خوض سے ثابت ہوا ہے یہ
مدحت سرا نبی ﷺ کا ہے ربِّ غفور آپ

ایماں بھی ہے یہی، مرا مسلک بھی ہے یہی
بعد از خدا بزرگ تریں ہیں حضور ﷺ! آپ

کس طرح چشم و دل نہ ہوں پُر نُور و پُر سکوں
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"

دشمن بھی کہہ رہے ہیں، حقیقت بھی ہے یہی
یا مصطفےٰ ﷺ! ہیں خاتمِ فسق و فجور آپ

بے چین چشم و دل کو عطا کیجیے سکوں
وجہِ سکونِ قلب و نظر ہیں حضور ﷺ آپ

جب کوئی بھی نہ ہوگا مددگار یا نبی ﷺ!
شافع ذکی کے ہوں گے بہ یومِ نشور آپ

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

آرام روح و جان ہیں آقا حضور ﷺ آپ
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ"

کیوں فخر کا سبب نہ ہوں اُمت کے واسطے
سارے پیمبروں کے ہیں صدر الصُّدور آپ ﷺ

خوشبو سے عطر بیز ہیں ارض و سما سبھی
باغِ جہاں کا ہیں گلِ چیدہ حضور ﷺ آپ

رب کے حبیب سائرِ عرشِ عظیم ہیں
خیر الوریٰ ہیں، شافعِ یوم النشور آپ ﷺ

کھاتا ہے غم جو اپنے پرایے کا، کون ہے
میرے حضور ﷺ آپ ہیں، میرے حضور آپ

سب سے سلوک پیار محبت کا تھا سدا
کرتے نہ امتیازِ اناث و ذکور آپ ﷺ

ہوتے نہ سر بخم کبھی باطل کے سامنے
حد سے سوا جری تھے، شجاع و غیور آپ

کردار میں رچا ہوا تھا عجز و انکسار
کرتے نہ ذرہ بھر کبھی فخر و غرور آپ ﷺ

کیوں آپ ﷺ پر فدا نہ کروں مال و جان و آل
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"

حافظ بنے وہ آسرا ہر کس مپرس کا
ہیں رحمتِ عظیم خدائے شکور آپ ﷺ

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

رشکِ قمر ہیں، غیرتِ گل ہیں حضور ﷺ آپ
ہر حسن، ہر جمال کا کامل ظہور آپ ﷺ
پاکیزگی شعار بنانا تھا خلق کو
کیوں روکتے نہ دہر سے فسق و فجور آپ ﷺ
آئے وہ راہِ راست پہ خُلقِ رسول ﷺ سے
کرتے تھے مرحمت جنھیں عقل و شعور آپ ﷺ
بارش میں پتھّروں کی بھی حق پر ڈٹے رہے
تھے مستقل مزاج و دلیر و صبور آپ ﷺ
کفّار کو تو زعم ہے مال و منال کا
سب کچھ ہمارا آپ ہیں، آقا حضور ﷺ! آپ
تھی حق کے غلبے کے لیے بعثت حضور ﷺ کی
کرتے تھے محو دہر سے ہر مکر و زُور آپ
لیتے رسولِ پاک ﷺ عدو سے نہ انتقام
کرتے معاف سب کے تھے جرم و قصور آپ
سی لیتے کپڑے بھی پھٹے، جوتے بھی گانٹھتے
نمٹاتے اپنے ہاتھ سے اپنے اُمور آپ ﷺ
کرتے تھے پیار اپنے پرایے سے ٹوٹ کر
ہوتے نہ دشمنوں سے بھی ہرگز نفور آپ ﷺ
آپ ﷺ آئے تو مقدّرِ انساں چمک اٹھا
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

حسن و جمال و تابشِ کہسارِ طور آپ ﷺ
تزئینِ عرش و لامکاں آقا حضور ﷺ آپ
ٹھنڈک ہیں میری آنکھ کی بے شک حضور ﷺ آپ
آرام روح و جان ہیں، دل کا سرور آپ
پیشِ خدا جھکا دیا گردن فراز کو
آئے مٹانے دہر سے کبر و غرور آپ ﷺ
ہو جاتی کیوں گناہوں سے دنیا نہ پاک صاف
کرنے جہاں سے آئے تھے دفعِ شرور آپ ﷺ
حاضر ہوں در پہ آپ ﷺ کے، پختہ یقین سے
کر دیں گے دور مشکلیں میری ضرور آپ ﷺ
فسق و فجور میں پڑا تھا سب معاشرہ
ہر اک گناہ سے مگر رہتے تھے دور آپ ﷺ
روزہ کھجور سے کروں افطار کیوں نہ میں
افطار میں جو کھاتے تھے آقا ﷺ کھجور آپ
بھیجا بنا کے رحمتِ کُل رب نے آپ ﷺ کو
کرنے کو آئے محو فساد و فتور آپ ﷺ
جنت میں قرب پائیں گے جو آپ کا، انھیں
بھر بھر کے دیں گے جامِ شرابِ طہور آپ ﷺ

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"
وجہِ قرار آپ ہیں، میرے حضور ﷺ آپ

رحمت شعار آپ ہیں، فضلِ غفور آپ ﷺ
دنیائے ہست و بود میں رحمت ظہور آپ

بوچھار سے ہیں سنگ کی، زخموں سے چور آپ
پھر بھی دعا و درگذر۔ ایسے صبور آپ ﷺ

صلِّ علیٰ کی چھٹکی ہے ہر سمت چاندنی
غارِ حرا کے چاند! مجسّم ہیں نور آپ

ممکن نہیں کہ دیکھ لے میری نگاہِ شوق
دل میں ہیں جاں گزیں، مگر آنکھوں سے دور آپ ﷺ

محشر میں چشمِ تر مری ڈھونڈے گی آپ ﷺ کو
ہیں دستگیر و شافعِ محشر حضور ﷺ آپ

جلوہ سے کبریا کے ہے نسبت جناب ﷺ کو
غارِ حرا کی روشنی ہیں، شمعِ طور آپ ﷺ

فہم و ذکا کی روشنی کیجیے عطا ہمیں
دنیائے رنگ و بو میں ہیں وجہِ شعور آپ ﷺ

ادنیٰ غلام آپ ﷺ کا ہے یہ جمیلِ زار
اس کو طلب ہے روشنی کی، اور نور آپ ﷺ

جمیلؔ عظیم آبادی (کراچی)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

آئینہ دارِ ذات و صفاتِ غفور آپ ﷺ
بعدِ خدا جہاں میں ہیں سب کچھ حضور ﷺ آپ

انوارِ ذوالجلال کا ہیں عکسِ نور آپ
تخلیقِ کائنات کی وجہِ ظہور آپ ﷺ

کیونکر نہ ذکرِ سیدِ کونین ﷺ ہم کریں
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ"

اُسوہ پہ کیوں چلیں گے نہ پیرو سب آپ کے
وجہِ حیات و حکمت و فکر و شعور آپ

نامِ نبی ﷺ نہ کیوں مرے وردِ زباں رہے
ردِّ بلا ہیں، دافعِ فسق و فجور آپ

دیکھا ہے پڑھ کے ہم نے بھی اُمّ الکتاب کو
ہم کو دکھائی دیتے ہیں بین السطور آپ ﷺ

شاہِ اُمَم ہیں، خیرِ بشر، فخرِ انبیاء
افضل ترین سب میں ہیں تنہا حضور ﷺ آپ

رحمت لقب کے صبر کا معیار دیکھیے
لب پر دعا ہے، گرچہ ہیں زخموں سے چور آپ ﷺ

صدّیقؔ یہ عقیدہ و ایمان ہے مرا
امّت کو بخشوائیں گے یوم النشور آپ ﷺ

صدّیقؔ فتحپوری (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی جس نے آسمان کی سرحد عبور، آپ ﷺ!
شرما گیا تھا جس کی بلندی سے طور۔ آپ ﷺ!

میرے تخیلات کا محور حضور ﷺ!
میرے تصورات کا فکر و شعور آپ ﷺ

ہیں سربلند خاک نشیں آپ کے سبب
نازاں ہیں ہم غلامی پہ جس کی، حضور ﷺ آپ

دوزخ میں جاتے دیکھے نہ جائیں گے امتی
اللہ سے کریں گے شفاعت ضرور آپ ﷺ

ہر ذرہ اِس زمین کا روشن ہے آپ سے
ہے آسمان جس سے منور، وہ نور آپ

میرے نبی ﷺ کا نام ہے ہر اک زبان پر
کرتے ہیں ذکر جن کا چمن میں طیور آپ

کرتے رہے دعائیں جو رو رو کے عمر بھر
امت کو کیسے بھولیں گے یومِ نشور آپ ﷺ

ہے تازگیِ دیدہ و دل آپ کے سبب
"آنکھوں کا نور آپ ﷺ ہیں، دل کا سرور آپ"

انسان باوقار ہے عالم میں آپ سے
انسانیت کی شوکت و عظمت حضور ﷺ آپ

جنت میں اپنے ہاتھ سے سب کو پلائیں گے
قیصر تمھیں بھی دیں گے شرابِ طہور آپ ﷺ

عبدالحمید قیصر (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قریہ بہ قریہ سر بہ سر کیف و سرور آپ ﷺ
تسکینِ جاں، قرارِ دلِ ناصبور آپ ﷺ

عشق و جنوں کو آپ ﷺ ہی کی جستجو رہی
عقل و خرد کا حاصلِ فکر و شعور آپ ﷺ

ہر بے نوا کا ماویٰ و ملجا حضور ﷺ ہیں
محشر میں بھی ہیں شافعِ یومِ نشور آپ

محشر کی تشنگی کو بجھانے کے واسطے
بھر بھر کے دیں گے حوض سے جامِ طہور آپ ﷺ

خیر الوریٰ ہیں، خیرِ بشر ہیں مرے حضور ﷺ
ملبوسِ آدمی میں خدا کا ہیں نور آپ ﷺ

قرآن سارا نعتِ رسولِ کریم ﷺ ہے
ہیں اس کے حرف حرف میں بین السطور آپ ﷺ

مشعل فروزاں آپ سے ایمان کی ہوئی
دل کی ضیا ہیں، لمعۂ مَا فِی الصُّدُور آپ ﷺ

کرتا ہے اِتّباع جو اس کے حبیب ﷺ کی
ہوتا ہے اس پہ مہرباں ربِّ غفور آپ

نیّر ثبات آپ ﷺ ہی کو شش جہت میں ہے
روحِ عصور آپ ﷺ ہیں، جانِ دہور آپ ﷺ

ضیا نیّر (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عبدالرؤف آپ ہیں، عبد الصبور آپ ﷺ
توحید کا صحیفہ، رسالت کا نور آپ ﷺ

گلزارِ زندگی کی بہاریں ہیں آپ سے
''آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ''

پیاسا ہوں میں بھی ساقیٔ کوثر کے لطف کا
مجھ کو بھی بخش دیجیے جامِ طہور آپ ﷺ

ہوتا ہے شہرِ جبر میں باطل شکن وہی
دیتے ہیں جس کو پیار سے حق کا شعور آپ ﷺ

تہذیبِ انکسار سے، آدابِ عجز سے
مغرور کا مٹاتے رہے ہیں غرور آپ ﷺ

کیوں کر نہ روشنی ہو دو عالم میں آپ سے
تابانیاں ازل کی، ابد کا ہیں نور آپ ﷺ

مہکا ہوا ہے آپ سے گلزارِ زندگی
طائف کے پتھروں میں ہیں زخموں سے چور آپ ﷺ

میری نگاہِ شوق میں کیسے جچے کوئی
میری لگن بھی آپ ہیں، میرا شعور آپ ﷺ

گمراہ جنگلوں میں پریشاں ہوں آج کل
اے کاش! مجھ کو دیجیے منزل کا نور آپ ﷺ

زخمی ہے میرا دل بھی، جگر بھی، نگاہ بھی
ایسے میں کیجیے گا کرم کچھ حضور ﷺ آپ

ایوب زخمی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جانِ جہان و جانِ تمنا حضور ﷺ آپ
دل کا قرار آپ ہیں، چین اور سرور آپ ﷺ

دامن مراد کا مرا بھر دیں حضور ﷺ آپ
میری تمام مشکلیں فرمائیں دُور آپ

اک نور بار دل پہ نظر کیجیے حضور ﷺ
نورِ جہان آپ ہیں، رب کے ہیں نور آپ

قربان جاؤں عظمت و شانِ رسول ﷺ پر
بھیجے درود جن پہ خدائے شکور آپ

ہوں منتظر میں موت کا، جب سے ہے یہ سنا
چمکائیں گے لحد مری آ کر حضور ﷺ آپ

ٹھنڈک جگر کی آپ ہیں، تسکینِ روح و جاں
''آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ''

عرش و زمیں میں ان کی تجلی کا نور ہے
اعلان کر رہی ہے یہ بزمِ ظہور آپ

جب آپ ہی کے دم سے مٹیں ساری ظلمتیں
تاریکی میرے دل کی بھی کر دیجیے دُور آپ

پہنچا کے عاصیوں کو دیارِ حبیب ﷺ میں
بخشش لٹا رہا ہے خدائے غفور آپ

عاکف کو اس خیال سے حاصل رہا سکوں
محشر کے دن مٹائیں گے جرم و قصور آپ ﷺ

انجینئر غلام یٰسین عاکف قادری (چواسیدن شاہ ضلع چکوال)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محبوبِ کبریا ہے فقط آپ ہی کی ذات
مقصودِ کائنات ہیں بے شک حضور ﷺ آپ

دیکھا ہے جس نے آپ کو، کہتا ہے برملا
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سُرور آپ ﷺ"

سیرت پڑھی جو آپ کی، دل نے کہا یہی
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"

قرآنِ پاک سے ہمیں ملتا ہے درس یہ
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ"

ہم نے تو دین کے لیے کچھ بھی نہیں کیا
پر راہِ دین میں ہوئے زخموں سے چور آپ ﷺ

اِسرا کی رات خلق پہ عُقدہ یہ کھُل گیا
ہیں جانِ کائنات ہی میرے حضور ﷺ آپ

سُنتے ہیں آپ طیبہ میں جب دل کی دھڑکنیں
پھر کیسے مان لوں کہ ہیں احقر سے دور آپ

ڈھارس بندھے گی حشر میں سب عاصیوں کی تب
فرمائیں گے شفیعِ اُمَم ﷺ! جب ظہور آپ

صد حیف کچھ نہ خدمتِ اسلام کر سکا
للہ بخش دیجیے میرا قصور آپ ﷺ

حسنینؓ کے طفیل ہو عاجز پہ یہ کرم
اس کو پڑوس خلد میں بخشیں حضور ﷺ آپ

محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ایماں کی روشنی ہیں، یقیں کا ہیں نور آپ ﷺ
بزمِ دل و نظر میں چراغِ شعور آپ ﷺ

شہرِ تجلیات ہے دل میں بسا ہوا
کیسے کہوں کہ میری نظر سے ہیں دُور آپ ﷺ

فردوس میں ہے کوثر و تسنیم کا سُرور
پیاسے لبوں کے واسطے جامِ طہور آپ ﷺ

اسلام کی بہار ہیں صحرائے کفر میں
باطل شکن بھی آپ ہیں، حق کا ظہور آپ ﷺ

لاریب آپ سے ہے دبستاں کی روشنی
تہذیب کا جمال، ادب کا ہیں نور آپ ﷺ

بے چینیوں کا وقت ہو یا رُت ہو درد کی
ہر حال میں قرارِ دلِ ناصبور آپ ﷺ

قرآن کے حروف ہیں تقدیرِ آگہی
تفسیر "لَا اِلٰہ" کی روشن سطور آپ ﷺ

نجم و قمر کے راستے روشن ہیں آپ سے
ظلمت میں آفتابِ ہدایت، حضور ﷺ آپ

کاملؔ یہ التفات ہے کس درجہ آپ ﷺ کا
"آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سُرور آپ ﷺ"

کاملؔ صدیقی (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

راز شہود آپ ہیں، سرّ قبور آپ — ہمراز ہست و بود ہیں میرے حضور ﷺ آپ
پرچم جو لے کر آئے ہیں دین الٰہ کا — انساں سے دور کر گئے فسق و فجور آپ ﷺ
پھرتا ہوں میں حضور ﷺ کو دل میں لیے ہوئے — کیسے ہوں میری چشم تمنا سے دور آپ
تابانیاں ہیں روح میں جلووں سے آپ کے — ''آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ''
مہر طلب بھی آپ ہیں، صبح جمال بھی — فانوس کعبہ آپ، تجلائے طور آپ ﷺ
نظروں میں جچ کیوں نہ ہو باطل کی ہر ادا — ہر اُمتی کو دے گئے حق کا شعور آپ ﷺ
لطف و کرم کے پھول عطا اُس کو بھی کیے — جس کے ستم سے ہوگئے زخموں سے چور آپ ﷺ
راہِ سفر میں آئے ہیں کہسار بھی مگر — اسریٰ کی شب میں کر گئے سدرہ عبور آپ ﷺ
مجھ کو ہو خوف کس لیے فردِ گناہ کا — محشر میں جب ہیں شافع یوم النشور آپ ﷺ

کیونکر نہ شوقؔ نعت کہے، اُن کی شوق سے
شرحِ ثنا بھی آپ ہیں، حرفِ سطور آپ ﷺ

فرزند علی شوقؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

رُوحِ نشاط ہر دو جہاں ہیں حضور ﷺ آپ — ''آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ''
دُھوپوں میں زحمتوں کی ہیں رحمت کا سائبان — آقا ﷺ غلام سے نہیں رہتے ہیں دُور آپ
بے عقل کے لیے ہیں فراست کی روشنی — بے علم کائنات کو علم و شعور آپ ﷺ
لمحاتِ جبر و قہر میں شفقت ہیں سر بہ سر — آفت زدوں کو امن و اماں ہیں حضور ﷺ آپ

زحمت زدوں کو رحمتِ بے پایاں آپ ہیں — تاریکیوں میں روشنیوں کا ظہور آپ ﷺ
شوریدہ سر کو آپ نے ساجد بنا دیا — ہیں عجز کا کمال، زوالِ غرور آپ ﷺ
ساقی بھی ہیں حضور ﷺ تو یہ بات ہے الگ — کوثر کی موج آپ ﷺ ہیں، جامِ طہور آپ
کاسہ بدست آپ کے در پر کھڑا ہوں میں — دستِ کرم بھی آپ، عنایت کا نور آپ ﷺ
مجھ تشنہ لب پہ ساقیِ کوثر ﷺ کا ہے کرم — دیتے ہیں مجھ کو ساغرِ موجِ سرور آپ

کہتا ہے نعت عشق میں عمراؔن صابری
کیوں کر نہ مہربان ہوں اس پر حضور ﷺ آپ

عمراؔن صابری (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

دل آپ، چین آپ ہیں، آنکھ آپ، نور آپ ﷺ — جو کچھ بھی ہے مراد وہ ہیں میرے حضور ﷺ آپ
بے شک حضور ﷺ مظہرِ ربِ غفور ہیں — کہتی ہے کائنات کہ فضلِ صبور آپ
صدقے میں آپ ہی کے بنی ہے ہر ایک شے — احساس و دَرک آپ ہیں، عقل و شعور آپ ﷺ
یہ عرض کرنا آپ کے شایانِ شان ہے — ''آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ''
آنکھیں جو بند کیں تو مدینے پہنچ گیا — جو دور آپ ﷺ سے ہیں، نہیں اُن سے دور آپ
لگتا ہے، آپ پوری کریں گے یہ آرزو — مجھ کو بُلا کے پاس رکھیں گے ضرور آپ ﷺ

خاکیؔ یقیں ہے ہم کو کہ میدانِ حشر میں
ہوں گے شفیعِ اُمتِ عاصی حضور ﷺ آپ

عزیز الدین خاکیؔ (کراچی)

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

سرکار ﷺ! جب ہیں شافعِ یومُ النشور آپ — فرما ہی دیں معاف ہمارے قصور آپ
ہر قولِ کبریا کا تعلّق ہے آپ سے — موجود آیتوں میں ہیں بین السُّطُور آپ ﷺ
سرکار ﷺ ظلِّ خالقِ عالم ہیں بے گماں — آئینۂ صفاتِ خدائے غفور آپ
ہیں عالمین کے لیے رحمت، تو کیوں نہ ہوں — ممدوحِ انس و جان و وحوش و طیور آپ
حاصل ہوئی ہیں قادرِ مطلق سے قدرتیں — امدادگاریوں ہیں جہاں میں حضور ﷺ آپ
سرکار ﷺ! آپ ہی سے ہیں سب ضوفشانیاں — لاریب ہیں حقیقت و حکمت کا نور آپ
ظاہر ''کَمَا تَشَاءُ'' سے ہوا ہے کہ آپ نے — فرمایا اپنی مرضی سے اپنا ظہور آپ
اِسرا کی رفعتوں کی تصوُّر محال ہے — جانے یہ میزبان، گے کتنی دور آپ
رب جانے اک ہی سیر تھی، یا اُس کے بعد بھی — کرتے رہے ہیں عرشِ خدا کو عبور آپ
واقف ہے صرف رب ہی حقیقت سے آپ کی — یوں ہیں ورائے دانش و فکر و شعور آپ
ضرب المثل ہیں قلب و نظر کی طہارتیں — ''آنکھوں کا نور آپ ہیں، دل کا سرور آپ ﷺ''

محمودؔ جب پڑھے گا بہ حشر نعتِ پاک
دیکھا تو مسکرائیں گے آقا ﷺ ضرور آپ

راجا رشید محمودؔ

''سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل'' کا ۴۵واں
(چوتھے سال کا نواں) ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ
یکم ستمبر ۲۰۰۵ء (جمعرات) نمازِ مغرب کے بعد
چوپال، ناصر باغ، لاہور

....

صاحبِ صدارت	:	ملک امیر نواز امیرؔ (فقیر مصطفیٰؐ امیرؔ) صدر انجمن فقیرانِ مصطفیٰؐ، فیصل آباد
مہمانِ خصوصی	:	ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ
مہمان شاعر	:	حکیم محمد رمضان اطہرؔ (فیصل آباد)
نعت خواں	:	علی شیر اخترؔ مرزا (فیصل آباد)
قاری قرآن	:	سید شاہد حسین (فیصل آباد)
ناظمِ مشاعرہ	:	راجا رشید محمودؔ چیئرمین ''سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل'' (محکمہ اوقاف پنجاب)

....

مصرعِ طرح:
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوّت کا''
شاعر:
اصغر حسین خان نظیرؔ لودھیانوی

''سیّد ہجویر نعت کونسل'' کے زیرِ اہتمام

چوتھے سال کا نواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ

''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

دوبالا ہو گیا جاہ و حشَم ختمِ نبوّت کا
محمد ﷺ نے اٹھایا ہے عَلَم ختمِ نبوّت کا

محمد مصطفیٰ ﷺ نے تاجِ ختم المرسلیں ﷺ پہنا
قصیدہ کر رہے ہیں ہم رقم ختمِ نبوت کا

کتابِ حق میں اَکْمَلْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ آیا
ترانہ گائیں مرغانِ حرم ختمِ نبوت کا

مسلماں کو نہیں بھولی حدیثِ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ
زمانے میں بھرے کیونکر نہ دم ختمِ نبوت کا

کرے انکار جو ختمِ نبوت کا' وہ کافر ہے
عقیدہ اس لیے رکھتے ہم ختمِ نبوت کا

خدا نے دو جہاں میں خائب و خاسر کیا اُس کو
کسی کاذب نے چاہا تھا عدم ختمِ نبوت کا

اسی میں ہے نظیر اسلام کا رازِ توانائی
کبھی نیچا نہ ہونے دو عَلَم ختمِ نبوّت کا

اصغر حسین خاں نظیر لودھیانوی

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

چلو ہم ذکر کرتے ہیں بہم ختمِ نبوّت کا
بہر سُو نغمہ گونجے دمبدم ختمِ نبوت کا

محمد ﷺ آخری پیغامبر ہیں، لکھتے رہنا ہے
خدا نے ہم کو بخشا ہے قلم ختمِ نبوت کا

سحر ہو، شام ہو، اللہ کا فرمان جاری ہے
نہیں ہوتا جہاں میں ذکر کم ختمِ نبوت کا

ہمارا دل اسی سے آگہی کا نور پاتا ہے
فضا میں جگمگاتا ہے عَلَم ختمِ نبوت کا

ہماری روح کو اس سے سدا تسکین ملتی ہے
عدو کو کھائے جاتا ہے اَلَم ختمِ نبوت کا

شہید اپنے لہو کی جگمگاتی روشنائی سے
قصیدہ کرتے رہتے ہیں رقم ختمِ نبوت کا

ہماری زندگی کے دشت کو سیراب کرتا ہے
سمندر ہاتھ میں رکھتا ہے نم ختمِ نبوت کا

ہزاروں گرد بادِ کفر ٹکراتے ہوئے بکھرے
کبھی ہوتا نہیں مینارہ خم ختمِ نبوت کا

رسول اللہ ﷺ پہ قربان ہو جانا سعادت ہے
کوئی عاشق کہاں کرتا ہے رم ختمِ نبوت کا

حواسِ خمسہ کے دروازے کر کے بند بیٹھا ہوں
سنائی دے رہا ہے زیر و بم ختمِ نبوت کا

اسی پر سر بسر ایمان کی بنیاد ہے رزمی
عقیدہ بے گماں رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا

محمد بشیر رزمی (لاہور کینٹ)

اٹھا کے لائے ہیں پرچم جو ہم ختمِ نبوّت کا
خدا کا شکر ہے، بھرتے ہیں دم ختمِ نبوت کا

حدیثِ پاک آقا ﷺ کی سَنَد کافی ہے امت کو
عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا

قیامت تک خدا ہرگز نبی کوئی نہ بھیجے گا
خدا ہی آپ رکھے گا بھرم ختمِ نبوت کا

محافظ ہیں وہی ختمِ نبوت کے عقیدہ کے
لگاتے ہیں جو نعرہ دم بدم ختمِ نبوت کا

ہمیں پیدا کیا ہے امتِ مرحوم میں رب نے
دیا ہے فیض یوں کر کے کرم ختمِ نبوت کا

ہر اک جھوٹے نبی سے رزم میں کر کے جہادِ حق
کیا صدّیق ؓ نے عنواں رقم ختمِ نبوت کا

ریاضؔ عُشّاق کو ختمِ نبوت نے خوشی بخشی
منافق کو فقط ہوتا ہے غم ختمِ نبوت کا

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رقم یوں مرتبہ کر اے قلم ختمِ نبوّت کا
ہے جاری تا ابد فیضِ اَتم ختمِ نبوت کا

خدا نے اِس طرح رکھا بھرم ختمِ نبوت کا
کوئی بھی کر سکا رُتبہ نہ کم ختمِ نبوت کا

دو عالم چہچہا اٹھے کہ ختم الانبیاء ﷺ آئے
پڑا دھرتی پہ جب نورِیں قدم ختمِ نبوت کا

رسائی اس تلک جھوٹے نبی کی ہو نہیں سکتی
کیا حق نے بلند اتنا عَلَم ختمِ نبوت کا

مُنافق کو تذبذب ہے تو ہے تشکیک مُرتد کو
مُسلماں تو ہے ممنون کرم ختمِ نبوت کا

خدا نے کی ہے تکمیلِ رسالت سرورِ دیں ﷺ پر
ہے زیبا آپ کو جاہ و حشم ختمِ نبوت کا

کہا اللہ نے نبیوں کا خاتم اُن ﷺ کو قرآں میں
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''

ہوا خیر البشر ﷺ کا فیض، ہم خیرُ الاُمم ٹھہرے
نہیں یہ بھی کرم واللہ کم ختمِ نبوت کا

درودوں میں، سلاموں میں، اَذانوں میں، نمازوں میں
ہے ذکرِ خیر جاری دم بہ دم ختمِ نبوت کا

میں خاتم ہوں، ہے فرمایا بذاتِ خود پیمبر ﷺ نے
بہت پختہ یقیں رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا

اُسی لمحے خدا نے کر دیا ایمان سے خارج
جونہی سوچا کسی نے بھی عدم ختمِ نبوت کا

سُنا دو عہد حاضر کے ہر اِک کذّاب کو نازشؔ
رہے گا تا ابد اونچا عَلَم ختمِ نبوت کا

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

مُبلّغ ہوں میں خالق کی قسم ختمِ نبوّت کا
اٹھا رکھا ہے ہاتھوں میں عَلَم ختمِ نبوت کا

ہوئی تکمیلِ دینِ کبریا محبوبِ خالق ﷺ سے
جو سمجھیں تو ہے یہ نکتہ اہم ختمِ نبوت کا

حصارِ رحمتِ ربِّ جہاں اُس کو میسّر ہے
کرے جو ذکر یارو، دم بہ دم ختمِ نبوت کا

وگرنہ بابی، مرزائی، بہائی ہو چکا ہوتا
میں مومن ہوں کہ ہے مجھ پر کرم ختمِ نبوت کا

نبی کوئی نہ پہلا پا سکا اِس اوج و عظمت کو
سرِ اِسرا رہا جاہ و حشم ختمِ نبوت کا

فرشتوں نے تھما دی مجھ کو جو فردِ عمل میری
لکھے گا اُس پہ بھی نعرہ قلم ختمِ نبوت کا

اَساسی ہے، مُبادی ہے یہی اسلام کا مقصد
عدم دینِ متیں کا ہے عدم ختمِ نبوت کا

عرب میں بھی اصولِ دینِ حق اس کو سمجھتے ہیں
عقیدہ رکھتے ہیں اہلِ عجم ختمِ نبوت کا

اہم ہے لوحِ محفوظ اس لیے یارو کہ خالق نے
کیا ہے فیصلہ اُس پر رقم ختمِ نبوت کا
ذلیل و خوار و رُسوا کر دیئے اس کے جو دشمن تھے
ستمبر میں رکھا رب نے بھرم ختمِ نبوت کا
مسلمانوں کے دل خوش ہیں تو مرزائی پریشاں ہیں
خوشی ختمِ نبوت کی ہے، غم ختمِ نبوت کا
میں کیوں اِس ذکرِ خوشتر سے کبھی محمود باز آؤں
مجھے حاصل ہے اِکمالِ نِعَم ختمِ نبوت کا

راجا رشید محمود

....

رہے گا حشر تک چرچا شہِ دیں ﷺ کی شریعت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
ملا ہے حکمِ رب مخلوق کو ان ﷺ کی اطاعت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
صحیفہ آخری، قرآن بھی اُن پر ہوا نازل
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
وہ محبوبِ خدا بھی ہیں، امامُ المرسلیں بھی ہیں
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
خدا نے عرشِ اعظم پر انھی کی میزبانی کی
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
شفیعِ روزِ محشر بھی انھی کی ذات ہے صابر
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''

صابر براری (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مسلمانوں میں یہ واحد وسیلہ ہے اُخوّت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نُبوّت کا''
بکھر سکتا نہیں دنیا میں یوں شیرازہ ملّت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
ہمیں کرنا ہے رد بھرپور مرزائی خباثت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
ہمیں احساس اور ادراک ہے ایماں کی دولت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
ہمیں آقا و مولائے جہاں ﷺ کا حکم پہنچا ہے
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
وہ قومی نظریے کو زندۂ جاوید رکھتا ہے
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
پیمبر ﷺ پر ہوا اِتمامِ دینِ خالق و مالک
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''
ہمیں اسلام سے الفت ہے، آقا ﷺ سے محبت ہے
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''

محمد اسلام شاہ (لاہور)

....

خدا قرآن میں بھرتا ہے دم سرور ﷺ سے اُلفت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نُبوّت کا''

کسی صورت بدل ممکن نہیں ہے ان کی صورت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

کشادہ تر ہے پیمانہ انھی کے علم و حکمت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

مداوا کر دیا انسان کی ہر ایک حسرت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

سبھی پیغمبروں نے اقتدا سرور ﷺ کی جب کی ہے
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

ہمیں ان سے میسّر ہے ہدایت ہر زمانے میں
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

ہر اک مشکل میں جب ان کی ہدایت رہ دکھاتی ہے
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

خدا سے آشنائی بھی ہوئی ان کے توسّل سے
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

درِ ایقان ہم پر وَا ہوا ہے آپ ﷺ کے باعث
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

نہ مانے، پھر بھی پیرو ہے زمانہ اُن کی سنّت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

کہاں عمران پورے وصف کوئی گن سکا ان کے
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

عمران ہاشمی (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

کہ یہ اعلان ہے محبوب خالق ﷺ کی فضیلت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

کہ اکملت لکم کا حرف ہے برہان و حجت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

کہ یہ دیں کا کنایہ ہے اشارہ ہے یہ فطرت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

کہ جو اس کے سوا رستہ ہے رستہ ہے ضلالت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

کہ یہ اظہار ہے ہر اک مسلماں کی حمیّت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

کہ یہ نکتہ ہے اپنے امتی ہونے کی نسبت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

کہ اک اعزاز ہے یہ آدمیّت موفیّت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

کہ واضح ہے یہی مفہوم قرآں کی عبارت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

کہ ہے یہ امتحان اپنی بصیرت اپنی غیرت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

کہ یہ ہے درس سب سے آخری رب کی ہدایت کا

”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“
کہ یہ واحد خریطہ ہے دخولِ باغِ جنّت کا
”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“
کہ میزاں پر یہی نکتہ ہے ایماں کی شہادت کا
”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“
کہ یہ ہے ماحصل اسلام کے حُسنِ صداقت کا
”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“
کہ محشر میں ہمیں سمجھے گا رب حق دار خلعت کا
”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“
کہ اک انداز یہ واضح ہے تسلیمِ حقیقت کا
”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“
کہ قرآں میں اشارہ ہے نبی ﷺ کی افضلیت کا
”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“
کہ یہ ہے منتہا اپنے تفکّر کی لطافت کا
”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“
کہ ہم کو مان لیں اہلِ جہاں دشمن جہالت کا
”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“
کہ ہے محمود اک یہ راستہ آقا ﷺ سے قربت کا

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اشارہ ہو گیا جب آپ ﷺ کی چشمِ عنایت کا
سنور جائے گا سب کچھ رخ بدل جائے گا قسمت کا
ابد تک دور ہے اب صرف آقا ﷺ کی رسالت کا
”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“
میں ہوتا خاکِ ارضِ پاکِ طیبہ کا کوئی ذرہ
عجب لیتا سرور اُن ﷺ کے حسیں تلووں کی قربت کا
جو یثرب تھا، مدینہ بن گیا آقا ﷺ کی آمد سے
کوئی یہ معجزہ دیکھے مرے مولا ﷺ کی ہجرت کا
درِ آقا ﷺ پہ جاتے ہیں جنھیں آقا ﷺ بلاتے ہیں
مقدّر کا کرشمہ ہے، نہ احساں کوئی قسمت کا
لقب مجھ کو فقیرِ مصطفےٰ ﷺ کا مل گیا لوگو
ملا اعزاز یہ کیسا رسولِ حق ﷺ کی نسبت کا
حضوری دے کے، ہر نعمت عطا کی مجھ کو آقا ﷺ نے
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس انمول دولت کا
کھڑا تھا میں درِ سرور ﷺ پہ اور آنکھوں میں آنسو تھے
عجب اشکوں میں منظر موجزن تھا عشق و الفت کا
مدینہ آپ ﷺ کے نقشِ کفِ پا کے تصدّق میں
نظر آتا ہے کیسا اِک حسین گل زار جنت کا
شہنشہ جھک کے کرتے ہیں سلام اُن ﷺ کے غلاموں کو
مری آنکھوں نے دیکھا ہے یہ منظر جاہ و حشمت کا

غمِ دیدارِ احمد ﷺ میں برستی ہیں مری آنکھیں
چھپا ہے ان کے اندر اک سمندر ان ﷺ کی فرقت کا

ہے قرآں سیرتِ خیر الوریٰ ﷺ کا نقش تابندہ
خدا نے اس کو اپنے ذمّہ لیا ہے خود حفاظت کا

سجاؤ خاکِ پائے سیّد مومنین ﷺ کو سر پر
تقاضا ہے یہ عظمت کا، عقیدت کا، محبت کا

وہ جب بھی نعت کہتا ہے، خوشی سے جھوم جاتا ہے
امیرؔ بے نوا پر ہے کرم ان ﷺ کی عنایت کا

امیر نواز امیر (فیصل آباد)

ثبوت اس سے بڑا کیا ہو پیمبر ﷺ کی صداقت کا
کہ ہر انسان دعوے دار ہے ان کی محبت کا

تقاضا ہو گیا پورا زمانے کی ہدایت کا
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

تحفظ مل گیا انسانیت کو ان کے آنے سے
کرم گستر عجب فیضان ہے یہ ان کی بعثت کا

محافظ آدمیت کے بنے وحشی قبائل تک
یہ زندہ معجزہ ہے آپ کے حسنِ فراست کا

وہی ہیں ساکنانِ عالمِ اجسام کا محسن ﷺ
زمانہ منتظر ہے آج بھی ان کی قیادت کا

ہے ارشادِ گرامی تا قیامت "لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ"
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

چمن زارِ بدن مہکا ہوا ہے ذکرِ احمد ﷺ سے
اثر یہ کتنا دل کش ہے گلِ مدحت کی نکہت کا

ہے الطافِ کریمانہ سے تنزیلِ ثنا ورنہ
قرینہ کس کو آتا ہے جہاں میں ان کی مدحت کا

خودی کی تابشیں فکرِ بشر کو بخشنے والے
خرد افروز رنگِ تربیت ہے ان کی حکمت کا

نبوت کی عمارت کے وہی ﷺ تو خشتِ آخر ہیں
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

مکمل دین کی نعمت ہوئی، قرآن کہتا ہے
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

مٹا کر سب تعصب رنگتوں کے اور نسلوں کے
شعورِ انسان کو بخشا مساوات و اخوت کا

اس اُمّی ﷺ نے قیامت سے بھی آگے کی خبر دی ہے
ہے ایسا باخبر وہ، جانتا ہے راز فطرت کا

مؤدب سرنگوں کرتے ہو کس کا تذکرہ یارو
بیاں ہے کس کی طلعت کا، نزاکت کا، لطافت کا

خدا کی سلطنت میں ہو گئی بے آبرو آقا ﷺ
تری امت کو بس ایک آسرا ہے تیری رحمت کا

رخِ اطہر کو اطہرؔ دیکھنا چشمِ عقیدت سے
مقدر اجر ہو جاتا ہے قرآں کی تلاوت کا

حکیم محمد رمضان اطہرؔ (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

مقامِ خاص ظاہر اس سے ہے شاہِ رسالت ﷺ کا
خبر دی ہر نبیؑ نے اُن کی آمد کی زمانے کو
کیا دُنیا میں ہر مُرسَلؑ نے چرچا اُن کی عظمت کا
خدا نے کی ہے شامل ہر فضیلت ان کی خلقت میں
تخصّص ہے انھی کا، نام لیں ہم جس فضیلت کا
کیا جب اہتمامِ انتخاب اصحابِ دانش نے
ہوا مختص انھی کے نام اعزاز اوّلیّت کا
کیا ہے اعتراف ہر دور کے تاریخ دانوں نے
محمد مصطفیٰ ﷺ کی عبقریّت، اکملیت کا
سبق آموز کردارِ محمد ﷺ کا ہے ہر پہلو
حیات افروز ہر رُخ ہے مرے آقا ﷺ کی سیرت کا
وقار حاصل ہوا انسانیت کو ذاتِ احمد ﷺ سے
وجودِ مصطفیٰ ﷺ اَوج و شرف ہے آدمیت کا
خیال اُن کے ادب کا اہلِ ایماں کو رہے ہر دم
شریعت کی یہی منشا، یہی مقصد طریقت کا
سہولت مجھ کو دار و گیرِ محشر میں دلائے گا
جو میرے پاس ہے اندوختہ اُن کی محبت کا
ازل سے ہم ثنا خواں ہیں شفیعِ روزِ محشر ﷺ کے
ڈرائے گا ہمیں کیا دغدغہ روزِ قیامت کا

ازل میں جب خدا نے نعمتیں تقسیم فرمائیں
عطا فرمایا طارِق کو خزانہ نعتِ حضرت ﷺ کا

محمد عبدالقیوم طارقؔ سلطانپوری (حسن ابدال)

....

جسے اعزاز حاصل ہے مرے آقا ﷺ کی مدحت کا
وہی تو مستحق کہلائے گا ایوانِ جنت کا
تمامی انبیاء و مرسلینؑ یہ مُژدہ لائے ہیں
اُجالا ہی رہے گا تا ابد ماہِ رسالت کا
شہنشاہوں، گداؤں، بے نواؤں، بے سہاروں نے
درِ آقا ﷺ سے سب نے درس پایا ہے محبت کا
لِواءُ الحمد کے سایے میں ہم بھی مطمئن ہوں گے
سرِ محشر ہمیں مل جائے گا مُژدہ شفاعت کا
زمیں سے تا فلک انوار کی برسات ہوتی ہے
مہینا جب بھی آتا ہے پیمبر ﷺ کی ولادت کا
قیامت تک رہیں گے سرورِ کونین ﷺ دنیا میں
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"
کراچی میں بھی بارش خوب ہوتی ہے مگر خاکی
مدینے میں مزا ہی اور ہے بارانِ رحمت کا

عزیزالدین خاکی (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدا نے اختتام اُن پر جو فرمایا رسالت کا
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

ہوئے ہیں ہم کلام اللہ سے بزمِ دنا میں جو
کوئی اندازہ کر سکتا نہیں ہے اُن کی عظمت کا

خدا نے جابجا قرآن میں توصیف کی جن کی
کوئی انسان کرے گا حق ادا کیا اُن کی مدحت کا

عطا فرمائے تھے اللہ نے فرزند ہی سب کو
جب آیا صبح دم وقتِ سعید اُن کی ولادت کا

حبیبِ حق تعالیٰ ﷺ سے نہیں ہے دشمنی اچھی
کہ ہے نارِ جہنم ہی صلہ اُن سے عداوت کا

یہ در وہ در ہے جس در سے کوئی خالی نہیں جاتا
ہے شہرہ اس لیے ہر سمت اس در کی سخاوت کا

یہ ارشادِ پیمبر ﷺ ہے کہ اُس نے مجھ کو ہی دیکھا
شرف حاصل ہوا جس کو بھی رویا میں زیارت کا

جبیں ہو، روضہ جنت ہو اور سجدوں پہ سجدے ہوں
بھرم اس طرح رکھ یارب! دلِ مضطر کی حسرت کا

مرے آقا ﷺ! نگاہ لُطف مجھ پر پھر سے فرمائیں
کہ میں پھر منتظر ہوں باریابی کی اجازت کا

ہو آغوشِ بقیعِ پاک میں میری آخری منزل
الٰہی! کھول دے اِس التجا پر در اجابت کا

ذکی! "مَن زارَ قبری" سے یہ واضح ہو گیا ہم پر
کہ روضے کی زیارت بھی ذریعہ ہے شفاعت کا

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

وہ سلطانِ جہاں وہ مطلعِ اوّل سیادت کا
اسی پر آ کے ٹھہرا سلسلہ آخر رسالت کا

شمائل میں وہ بے ہمتا، مکارم میں وہ لاثانی
وہ بحرِ بیکراں ہے علم و عرفان و بصیرت کا

جمالِ شاہِ بحر و بر ﷺ سے گل نکہت بداماں ہیں
اسی کے دم سے ہے سرسبز یہ بُستان وحدت کا

اسی کی یاد سے تابانیاں ہیں قریۂ جاں میں
اسی کے ذکر سے در باز ہے دل میں سکینت کا

حدیثِ شافعِ محشر ﷺ "اَنَا خَاتَم" یہ کہتی ہے
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

ہمارے دین کے اقرار پر اِتمامِ حُجت ہو
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

یہی فرمانِ یزداں ہے، یہی مقصود ایماں ہے
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

سہارا بن گئی مسعود آقا ﷺ کی ثنا گوئی
کٹھن تھا راستہ ورنہ یہ لمحوں کی مسافت کا

بشیر احمد مسعود (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو کیسے حق ادا پھر ہم سے ان کی نعت و مدحت کا
اَلَمْ نَشْرَحْ ہے سر آغاز جن کی شانِ رفعت کا

نہیں کوئی کنارا رحمتِ آقا ﷺ کی وسعت کا
پھریرا عرش پر لہرا رہا ہے ان کی عظمت کا

اِدھر بھی سرورِ دیں ﷺ کوئی چھینٹا ابرِ رحمت کا
کہ ابتر ہو رہا ہے حال اب تو ساری اُمت کا

کھلا توحید کا روشن دریچہ شرک خانے میں
یہ اک اعجاز ہی تھا سرورِ عالم ﷺ کی دعوت کا

رسولِ ہاشمی ﷺ کے اُمتی انمول ہوتے ہیں
کسی کو کیا پتا ان موتیوں کی قدر و قیمت کا

سوائے کوچۂ سرکار ﷺ کے بک جائیں ناممکن
اگر اندازہ ہو جائے ہمیں خود اپنی قیمت کا

کہا اللہ نے قرآں میں ختم المرسلیں ان ﷺ کو
”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“

شہِ کونین ﷺ نے فرما دیا ہے ”لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ“
”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“

کسی کذّاب کو جرأت نہ ہو پھر ایسے دعوے کی
”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“

کسی کاذب سے کوئی معجزہ مانگے تو کافر ہے
یہ فتویٰ ہے بہت مشہور سلطانِ فقاہت کا

نیا کوئی نبی شہزاد ہو اب، غیر ممکن ہے
رسولِ آخریں ﷺ پر ختم ہے منصب رسالت کا

شہزاد مجدّدی (لاہور)

....

ہمیں کیا غم، نہیں رکھتے جو توشہ مال و دولت کا
خزانہ ہم تو رکھتے ہیں محمد ﷺ سے محبت کا

اُنھی کا نام کافی ہے دعاؤں کی اجابت کو
ملے انعام بخشش کا وسیلہ جانِ رحمت کا

نبی ﷺ کا ذکر ہے میرے لیے اک نقد جاں بے شک
کوئی اندازہ کر سکتا ہے میری ایسی ثروت کا

ہے یہ فرمانِ حق، ہیں مصطفےٰ ﷺ خاتم رسالت کے
”عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا“

جہاں بھر میں ملے عزت ترے فرمان پر چل کر
کلامِ پاک ہے اک ترجماں حرفِ صداقت کا

ترے در سے فراغت مانگتا ہوں سب جھمیلوں سے
ہے واقف تو ہی میرے دل کے سب احوالِ صورت کا

ملے شاہد کو شربت وصل کا دو بوند ہی آقا ﷺ
ترا دیدار ہی دارُو ہے اس بیمارِ فرقت کا

سید شاہد حسین (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

اگر دل میں نہیں عشق و ادب شہکارِ قدرت ﷺ کا
نہیں کچھ فائدہ وَاللہ پھر زُہد و عبادت کا
فقط توحید سے حاصل نہیں ہو پائے گا کچھ بھی
ضروری ساتھ ہے اقرار بھی ہمدم رسالت کا
کلی کا مسکرانا، لہلہانا، پھول بن جانا
لطیف و دلنشیں انداز ہے آقا ﷺ کی مدحت کا
حدیثیں اِس پہ شاہد ہیں، یہ قرآں سے بھی ثابت ہے
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''
کہاں ہے فاتحِ مکّہ سے بڑھ کر دوسرا کوئی
کہ جو اتنا بڑا نبّاض ہو انساں کی فطرت کا
زمیں پر لالہ و گل، آسماں پر چاند اور تارے
جسے دیکھو، ہے ممنونِ کرم آقا ﷺ کی رحمت کا
حضور ﷺ آئے، تڑپتی آدمیّت کو قرار آیا
انھی نے خوں کے پیاسوں کو دیا تحفہ اخوت کا
نکوکاروں کو فخر و ناز ہے پرہیز گاری پر
بھروسا ہے گنہگاروں کو بس ان کی شفاعت کا
ثنا خواں پر وہ جب خوش ہوں تو اس کو دان کرتے ہیں
کبھی انعام عزت کا، کبھی اعزاز شہرت کا
اگر درکار ہے فیضان تجھ کو نعت کی برکت
مٹا دے قلب سے نام و نشاں بُغض و کدورت کا
پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

فضیلت کا، قیادت کا، محمد ﷺ کی امانت کا
قصیدہ ربِّ کعبہ نے لکھا ختمِ نُبُوّت کا
شرف پائے نہ کیوں انسان تہذیب و شرافت کا
مِرے آقا ﷺ صحیفہ لائے ہیں رُشد و ہدایت کا
لرز اُٹھے صنم، غارت ہوا بازار ظُلمت کا
جہانِ ''کُن'' میں جب خورشید چمکا ہے رسالت کا
گواہی حشر تک دیتا رہے گا عدلِ فاروقیؓ
فریضہ عادلِ اعظم نے بخشا ہے عدالت کا
ملک، جنّ و بشر ہیں آپ کی محفل کے دیوانے
رسولوںؑ کو ہے ارماں آپ کے حسنِ رفاقت کا
ملاقاتیں ہوئی ہیں عابد و معبود میں جس دم
حرا میں ہو گیا روشن دِیا حق کی عبادت کا
یہ ایسا وِرد ہے جو ہے رواں اُمّید کے دل میں
مِری آنکھوں میں نقشہ ہے شہِ دیں ﷺ کی زیاست کا
درخشاں اُس کی نظروں میں ہوا ہے نورِ سُبحانی
ملا اعزاز جس کو بھی محمد ﷺ کی تلاوت کا
درِ جنت پہ رضواں آئے گا اُس کی سلامی کو
پہن کر جائے گا ملبوس جو قرآن و سُنت کا
خلوصِ دل سے جو حاضر ہوا اُن کی غلامی میں
نبی ﷺ نے اُس کو مژدہ دے دیا اپنی شفاعت کا

گنہگارو! چلو آؤ چلیں دامانِ دل بھر لیں
کُھلا ہے گنبدِ خضرا میں دروازہ سخاوت کا

اُسی پر سایہ گستر رحمتِ ربِّ دو عالم ہے
لبوں پر جس کے کتبہ ہے حبیبِ حق ﷺ کی مدحت کا

بہاریں خلد کی قرباں ہوئی ہیں جن کے قدموں پر
بسا ہے میری سانسوں میں چمن اُن کی اطاعت کا

دُعاؤں کو عطا دولت ہوئی ہے باریابی کی
طلبگاروں پہ دروازہ کُھلا قصرِ اجابت کا

خدا شاہد وہ مدّاحِ شہنشاہِ شفاعت ﷺ ہے
حمیدِ صابری کو ڈر ہو کیوں روزِ قیامت کا

پیرزادہ حمید صابری (لاہور)

اثر جس دل پہ ہوتا ہے محمد ﷺ کی محبّت کا
عطا اللہ کرتا ہے اُسے منصب فضیلت کا

پیامِ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ کا آ گیا جس دم
نبی ﷺ کو مل گیا ہے مرتبہ ختمِ نبوت کا

گواہی دے رہی ہیں مسجدِ اقصیٰ کی دیواریں
محمد ﷺ کو شرف حاصل ہے نبیوں کی امامت کا

اندھیرا زحمتوں کا بڑھ گیا جب راہِ انساں میں
نکل آیا ہے سورج رحمتِ حق کی رسالت کا

درُودوں کے نجوم و ماہ و گُل سے گوندھ کر سہرا
مرے آقا ﷺ کو بھیجا عرش والے نے قیادت کا

اُجالے کیوں نہ میرے آستانے کے بھکاری ہوں
مرے سینے میں ہے سورج محمد ﷺ کی صداقت کا

اُسی کو سربلندی حق تعالیٰ نے عطا کی ہے
ملا ہے جس کو موقع سرورِ دیں ﷺ کی اطاعت کا

مرا کیا واسطہ عُریانیِ تجدیدِ مغرب سے
صحیفہ ہے مرے سینے میں آقا ﷺ کی روایت کا

مرے سائے سے گھبرائے نہ کیوں کفّار کا لشکر
مرے سر پر عمامہ ہے محمد ﷺ کی شجاعت کا

تجسّس ہے اُسی کا چاند سورج کے اُجالوں کو
ورق جو پڑھ رہا ہے سرورِ دیں ﷺ کی ہدایت کا

ملے اذنِ حضوری مجھ کو بھی مخدومِ دوراں سے
کوئی لمحہ جو مل جائے حبیبِ حق ﷺ کی خدمت کا

تجلّی آپ ﷺ کی بکھری ہے جس دم روزِ اوّل میں
خدا خود ہو گیا عاشق محمد ﷺ کی شباہت کا

ترقی اس کی قسمت ہے، اُخوت اِس کی فطرت ہے
نفاذ اِس مُلک میں ہونا ہے قانونِ شریعت کا

جو نعتِ مصطفیٰ ﷺ کہتا ہے شب بیدار لمحوں میں
بشیر اُس کو پیام آتا ہے جنت کی بشارت کا

بشیر رحمانی (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہو قول و فعل سے اظہار بھی حسنِ عقیدت کا
ہمارا ہر عمل غماز ہو آقا ﷺ سے الفت کا

خدا کے بعد ذکرِ سرورِ کونین ﷺ کرتے ہیں
کوئی لمحہ نہیں ہے زندگی میں اپنی فرصت کا

مسرّت کی گھڑی میں بھی کرم ان کا ہی ہوتا ہے
غموں کی دھوپ میں رہتا ہے سایہ جن کی رحمت کا

اصولِ مصطفٰے ﷺ پر زندگی جو بھی گزارے گا
یقیناً روزِ محشر ہو گا وہ حقدار جنت کا

بدل کر رکھ دیا فہم و فراست سے زمانے کو
کوئی دنیا میں پیدا کب ہوا ان کی بصیرت کا

انھی سے سیکھیے اَخلاق، یہ قرآن کہتا ہے
وہ تنہا ہیں زمانے میں نمونہ حسنِ سیرت کا

نبی ﷺ کے ماننے والے تو اس جذبے کے ہوتے ہیں
جدھر جاتے ہیں، پرچم گاڑ آتے ہیں وہ وحدت کا

سرِ فہرست ہیں آقا ﷺ مرے اقوامِ عالم میں
کیا ہے اعترافِ اغیار نے بھی اِس حقیقت کا

یونہی کرتے رہو صدیقؔ مدحِ سرورِ عالم ﷺ
صلہ پاؤ گے تم بھی ایک دن آقا ﷺ کی مدحت کا

صدیقؔ فتحپوری (کراچی)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہمارا سلسلہ قائم ہے اس در سے عقیدت کا
ہے جبرائیلؑ کا رشتہ بھی جس در سے مودت کا

سرِ محشر نہ ہو رسوا یہ امت پیارے آقا ﷺ کی
خدا نے ہم کو بخشا تحفہ آقا ﷺ کی شفاعت کا

بتایا ہے یہ اقصیٰ نے شبِ معراج لوگوں کو
ملا خالق سے انؐ کو تاج نبیوںؑ کی امامت کا

خدا کا شکر ہے اس نے ہی توفیقِ ثنا بخشی
نبی ﷺ کے در سے پایا ہے یہ صدقہ حرفِ مدحت کا

خدا نے مرتبے ان کو دیے ہیں افضل و اکمل
چلے گا تا ابد دو جگ میں سکہ ان کی عظمت کا

یہ ہے فرمان آقا ﷺ کا، نبوت کا میں خاتم ہوں
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

رسولُ اللہ ﷺ کو اللہ نے خود یہ شرف بخشا
کہ ان کے بعد ہے اب بند دروازہ رسالت کا

وہ بخشا جائے گا جس نے رسولِ پاک ﷺ کو دیکھا
خدایا! دے شرف ہم کو بھی آقا ﷺ کی زیارت کا

قسم کھاتا ہے خالق اس زمانے کی، یہ سب دیکھو
زمانہ سب سے افضل ہے رسولِ حق ﷺ کی بعثت کا

ہوا گریہ کناں حنانہ، جب فرقت ملی اس کو
شرف پہلے تو پایا تھا رسولِ حق ﷺ کی قربت کا

دعا سے پہلے اور آخر درود پاک پڑھ لینا
وسیلہ ہے یہی کافی دعاؤں کی اِجابت کا

اُسے دل میں بسائیں گے اور آنکھوں پر لگائیں گے
ورق کوئی اگر مل جائے گا آقا ﷺ کی سیرت کا

ہوا ہے چاند دو ٹکڑے جب انگلی کے اشارے سے
کوئی اندازہ کر سکتا ہے پھر بازو کی قوت کا

یہ کوئی کیا بتا پائے حرا کے مرتبے کیا ہیں؟
ملا موقع ریاضؔ اس غار کو آقا ﷺ سے خلوت کا

پروفیسر ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

....

خدایا دے ہمیں تحفہ رسولِ رب ﷺ کی الفت کا
ملے آقا ﷺ کے در سے سب کو ہی صدقہ شفاعت کا

وہ ''صادق'' اور ''امیں'' ٹھہرے تھے مکہ اور مدینہ میں
انھی سے درس پاؤ تم صداقت کا، امانت کا

رسولِ پاک ﷺ ختمِ مُرسلاں ہیں سب جہانوں میں
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''

نبی ﷺ پیارے ہی ٹھہرے دہر میں خاتم رسالت کے
ہوا ہے بند دروازہ محمد ﷺ پر رسالت کا

نبی ﷺ کی دید ہی دید خدائے پاک ہے یارو
کھلا ہے ہم پہ یوں قمرؔ الزماں عُقدہ حقیقت کا

پروفیسر قمر الزماں قمرؔ قادری (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سخاوت کا، عنایت کا، کریمانہ محبت کا
مرے آقا ﷺ ہیں مرکز دین و دنیا کی سعادت کا

نہ آئے گا، نہ آیا کوئی ان کے قدّ و قامت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

صدائے درد سن کر آپ ﷺ جب تشریف لے آئے
سکوں دُنیا کے دوزخ میں اُتر آیا ہے جنت کا

یہ راہوں کی درخشانی، یہ منزل کی ضیا پوشی
اُجالا تا بہ امکاں، عکس ہے مہرِ ہدایت کا

گواہی دے رہی ہیں سربسر آیاتِ قرآنی
شہِ دوراں ﷺ کے سر پر تاج ہے ختمِ نبوت کا

اذاں توحید کی، تثلیث کے ایوان میں گونجی
چراغِ مردہ جی اُٹھا ہے روحوں میں قیادت کا

خرد کی روشنی ہو کیوں نہ سوچوں کی مُنڈیروں پر
درخشاں ذہن کے آنگن میں ہے سورج فراست کا

پکارا جب انھیں، بابِ حضوری کُھل گیا مجھ پر
تمنائی تھا مدت سے محمد ﷺ کی رفاقت کا

خداوندِ دو عالم نے خودی کی تمکنت بخشی
یہ اعجازِ حسیں ہے سرورِ دیں ﷺ کی اطاعت کا

کرم پیاسوں پہ جس دم ساقیٔ کوثر ﷺ نے فرمایا
سمندر آ گیا دہلیزِ ایمانی پہ رحمت کا

قدم ہیں فرش پر، چہرہ ہے ان کا عرشِ اعظم پر
کرے اندازہ کیسے کوئی ان کے قدّ و قامت کا

جو بے سایہ نظر آیا ہے سب کو شہرِ ہستی میں
دو عالم کو دیا ہے اُس نے سایہ اپنی رحمت کا

مواخاتِ مدینہ کا جہاں کو ضابطہ دے کر
شعورِ انساں کو بخشا ہے محمد ﷺ نے اخوت کا

حریمِ سیدِ عالم ﷺ کی عظمت کا ہے کیا کہنا
وہ مصدر ہے شریعت کا، نبوت کا، امامت کا

سحرؔ نعتِ نبی ﷺ سورج کے ماتھے پر لکھے کیونکر
سلیقہ چاہیے محبوبِ سبحانی ﷺ کی مدحت کا

اکرم سحرؔ فارانی (کامونکے)

ملا دم بھر جسے سایہ ترے دامانِ رحمت کا
ہے پایا اس نے جیتے جی ہی کیف و لطفِ جنت کا

جہاں پھرتے ہیں روز و شب ملائک مثلِ پروانہ
ہے کیا کہنا مرے سرکار ﷺ کے روضے کی عظمت کا

لحد میں اس کی، روزِ حشر تک انوار چمکیں گے
جو روشن دل میں کرتا ہے دِیا ان ﷺ کی محبت کا

محال اب ہے نبی کوئی، کلامِ رب بتاتا ہے
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

خدا کے انبیاء ؑ پیچھے کھڑے ہیں دست بستہ سب
سماں کیا خوبصورت ہے شبِ اسرا امامت کا

پکارا جس گھڑی میں نے مدد کے واسطے ان کو
اسی لمحے ملی راحت، پھرا ہے رُخ مصیبت کا

ذرا سوچو تو منظر کس قدر پُرسوز وہ ہو گا
عُکاشہ ؓ نے لیا تھا بوسہ جب مہرِ نبوت کا

درودِ پاک پڑھتے رہنا جس کی ہو گئی عادت
وثیقہ مل گیا اس کو مصائب سے حفاظت کا

مِرے دشمن کا اب ہر وار ہی ناکام جائے گا
مِرے سر پر ہے سایہ آپ ﷺ کے دستِ حمایت کا

ترے دیدار کی حسرت مجھے رکھتی ہے رنجیدہ
مجھے آنسو رُلاتا ہے تصوّر تیری فرقت کا

بوقتِ موت گر جانِ جہاں تشریف لے آئیں
تو دے گا مجھ کو بے حد لطف ہر اک سانس رخصت کا

مِری آنکھیں ترا رستہ شہا ﷺ! دن رات تکتی ہیں
کبھی آؤ اِدھر، دیکھوں میں جلوہ تیری صورت کا

خیالِ مصطفےٰ ﷺ سے میں نے جب سے دل سجایا ہے
سماں اس وقت سے رہتا ہے خلوت میں بھی جلوت کا

طلب دنیا کے منصب کی، نہ خواہش ہے اسے زر کی
یہ عاکفؔ ملتجی ہے بس تری نظرِ عنایت کا

غلام یاسین عاکفؔ قادری (چواسیدن شاہ، چکوال)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مجھے محسوس ہوتا ہے وجود اُن کی رفاقت کا
میں جب بھی کھینچتا ہوں کوئی نقشہ اُن کی سیرت کا
انھی کی ذات سے پھوٹا ہے ہر چشمہ اخوت کا
صداقت کا، عدالت کا، سخاوت کا، شجاعت کا
اُنھی کی سیرتِ اطہر میں ہے حاضر جواب اس کا
طریقہ گر کوئی پوچھے تجارت کا، سیاست کا
تدبُر سے پرویا اُن کو لڑیوں میں مؤدّت کی
جو آپس میں جھگڑتے تھے، جو پرکالہ تھے آفت کا
کھنچے آتے تھے چل کر غیر، تھا حسنِ سلوک ایسا
پیامی اُن سے بڑھ کر کون ہے رسمِ محبت کا
طبیعت کی بھی کیسی خوبیاں تھیں ذاتِ اکمل میں
مذاقِ خوش دلی بھی تھا، وتیرہ بھی متانت کا
جو چاہت ہو تو ملتا ہے اُسی در کی غلامی سے
ہو زینہ کوئی رفعت کا، قرینہ کوئی عظمت کا
انھی کی فکر کے گلشن کی کلیاں کام آئیں گی
اگر درکار ہے نسخہ تجھے حُسنِ امامت کا
تقاضے جسم و جاں کے پورے ہوتے ہیں وہیں ثاقبؔ
طلب والوں کو ملتا ہے سبھی ساماں ضرورت کا

منظور ثاقبؔ (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدا نے کر دیا جو بند دروازہ رسالت کا
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"
زمانہ معترف ہے آپ ﷺ کے حسنِ خطابت کا
کہ ہر خطبہ نمونہ ہے، فصاحت کا، بلاغت کا
اگر ہے ذوق دل میں موجزن سیر و سیاحت کا
تو کر لیں قصد دل میں شہرِ طیبہ کی زیارت کا
بنا سرکار ﷺ نے ڈالی ہے اسلامی ریاست کی
اسی کی پیروی میں دَور گذرا ہے خلافت کا
زمانے کی نگاہوں میں نہ کیوں وہ معتبر ٹھہریں
اَساسِ زندگی جن کی ہے، آئینہ صداقت کا
جو مر کر بھی رہے سرکار ﷺ کے پہلو میں آسودہ
نمونہ ہے کہاں تاریخ میں ایسی رفاقت کا
خدا نے رحمتِ عالم بنا کر آپ ﷺ کو بھیجا
اُجالا ہی اُجالا ہے جہاں میں شمعِ رحمت کا
مماثل ہے کہاں سرکارِ ہر عالم ﷺ کا دنیا میں
نہ کوئی ان کی سیرت کا، نہ کوئی ان کی صورت کا
جمیلؔ بے نوا، تُو لکھتا رہ مدح و ثنا دل سے
کہ یہ حسنِ عمل بھی جزو ہے تیری عبادت کا

جمیلؔ عظیم آبادی (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدا کے فضل سے سایہ ملا آقا ﷺ کی رحمت کا
غریبوں، بے کسوں کو ہے سہارا اُن کی رافت کا

نبیوں ؑ نے کیا اقرار آقا ﷺ کی رسالت کا
قیامت تک رواں سکّہ ہے ان کی جاہ و حشمت کا

حضور ﷺ آئے تو سارے انبیاء ؑ کے بعد، پر پھر بھی
ملا منصب انھیں سب کی قیادت کا، امامت کا

مرے آقا ﷺ کی آمد ہے دلیل اِتمام نعمت کی
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''

ہو ظاہر سب پر مفہوم ''اَنا الحَاشِر'، اَنا العَاقِبْ''
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''

صفی اللہ آدم ؑ سے مسیح اللہ عیسیٰ ؑ تک
نبی ؑ ہر ایک مژدہ دیتا آیا ان کی طلعت کا

شبِ میثاق ہو یا لیلۃ الاسرا کا منظر ہو
ہے لمحہ لمحہ مُظہر ان کی شانِ عز و شوکت کا

رءوف آقا، رحیم آقا ﷺ کہ جن کی ذاتِ والا ہے
نشان امن و اماں کا، لطف کا، شفقت کا، راحت کا

نبیٔ پاک ﷺ کے الطاف کی بارش، تعالیٰ اللہ
نہیں ہے فرق نیک و بد پہ کچھ اس کی سماحت کا

گنہ بے حد سہی لیکن ہے رحمت ان کی افزوں تر
سیہ کارو! مبارک ہو تمھیں مژدہ شفاعت کا

نہ بجھنے پائے شمعِ حُبِّ دینِ مصطفیٰ ﷺ مولیٰ!
ملے صدقہ بلالِ محترم ؓ کی استقامت کا

رسولُ اللہ ﷺ کی حُبّ و وِلا دے مجھ کو یا مولیٰ!
وسیلہ پیش کرتا ہوں صحابہ ؓ کی محبت کا

الٰہی! حرمتِ سرور ﷺ پہ کٹ مرنے کا دے جذبہ
تصدّق غازی علم الدین ؒ کی دینی حمیّت کا

مدینہ طیّبہ کی حاضری کو دل مچلتا ہے
وضو مقبول ہو جائے نگاہوں کی طراوت کا

مدینے جاؤں، پھر جاؤں، مدینے نوری پھر جاؤں
رہے شغلِ حَسَن یہ عمر بھی قائم زیارت کا

صاحب زادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)

دکھایا ظالموں کو راستہ مہر و محبت کا
سبق اس ﷺ نے پڑھایا اہل ایماں کو صداقت کا

علاقہ ہے ازل سے تا ابد اُن کی رسالت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''

چراغِ علم و حکمت ہیں دلیلِ سرِّ فطرت ہیں
احاطہ کیا کرے کوئی جمال آگیں حقیقت کا

وہی قبلہ، وہی کعبہ، وہی قبلہ نما سب کا
وہی مرکز عقیدت کا، وہی مقصد عبادت کا

وہی ہادی، وہی مُرشد، وہی برتر، وہی بہتر
وہی رستہ ہدایت کا، وہی گوشہ عبادت کا

قرار قلب و جاں میرے لیے ہے آپ ﷺ کی مدحت
سبب حمد و ثنا ہے اب مرے دل کی بشاشت کا

تصوّف اور ریاضت ہیں کنیزیں آپ ﷺ کے در کی
وہی مرکز طریقت کا، وہی محور شریعت کا

نبی ﷺ کی یاد میں مصروف رہنا سرخوشی اپنی
تقاضا ہم نہیں کرتے لہٰذا مال و دولت کا

یہ قرآں آپ کی سیرت کا ہر پہلو ہے، کیا شک ہے
شغف میرا ہے ہر دم اس لیے اس کی تلاوت کا

مجھے اب اور کوئی ذائقہ اچھا نہیں لگتا
مزا بے مثل ہے ذکرِ پیمبر ﷺ کی حلاوت کا

نبیؐ اوّل و آخر ﷺ فرشتوں سے بھی بہتر ہیں
لبادہ اوڑھ رکھا ہے بظاہر آدمیت کا

نہیں ہے دسترس میں تیری قیصر وصفِ پیغمبر ﷺ
پرے تیرے تخیل سے علاقہ ان ﷺ کی عظمت کا

عبدالحمید قیصرؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مماثل دیں نہیں کوئی شہِ دیں ﷺ کی شریعت کا
کرو تم پیروی اُن کی، اگر دعویٰ ہے الفت کا

گواہی دے رہی ہے آج بھی یہ مسجدِ اقصیٰ
ملا ہے مصطفےٰ ﷺ کو تاج نبیوں کی امامت کا

لیا میثاق سب نبیوں سے رب نے روزِ اوّل ہی
کیا وعدہ رسولوں نے حمایت اور اطاعت کا

رسالت سب رسولوں کی ہے تابع آپ کے بے شک
نہیں ہے کوئی ہم پایہ شہنشاہِ رسالت ﷺ کا

خدا ﷺ نے دین کامل کر دیا ہے ذات پر اُن ﷺ کی
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا"

درِ خیر الوریٰ ﷺ پر ہم ہیں اشکوں سے وضو کرتے
ہمیں بس آسرا ہے رحمتِ عالم ﷺ کی رحمت کا

منور دل ہوا اپنا ہے تنویرِ محمد ﷺ سے
ملا ہے پھولؔ طیبہ میں خزانہ نور و نکہت کا

تنویر پھولؔ (کراچی)

....

نہ دولت سے محبت ہے، نہ ارماں جاہ و حشمت کا
کہ میں ہوں ایک ادنیٰ سا گدا کوئے رسالت کا

نہیں ہے اس سے بڑھ کر کوئی خوش قسمت زمانے میں
قرینہ جس کو آ جائے محمد ﷺ سے محبت کا

میں جتنا ورد کرتا ہوں نبی ﷺ کے نام نامی کا
بلند اتنا ہی ہوتا ہے ستارہ میری قسمت کا

مُدلّل، جامع و مانع شہ دیں ﷺ گفتگو کرتے
نہیں ملتا جواب ان کی فصاحت اور بلاغت کا

ولادت کا نبی ﷺ کی، دن منائیں کیوں نہ ہم دل سے
یہی تو دن دنوں میں سب سے بڑھ کر ہے مسرّت کا

نہیں ممکن، فلاح و فوز دنیا میں بشر پائے
کہ جب تک وہ نہ پروانہ بنے شمعِ رسالت کا

فدا ان پر مری جاں، بیوی بچے، مال و زر سب کچھ
جو باعث ہیں سکونِ دل کا اور آنکھوں کی قُرّت کا

رُخِ ماہِ دو ہفتہ بھی اسے ہیٹا نظر آیا
کیا دیدار جس نے سرورِ دوراں ﷺ کی طلعت کا

جہانِ کفر کر سکتا ہے جو کر لے مگر سن لے
نہ چھوڑیں گے کبھی دامن محمدؐ کی اطاعت کا

بفرمانِ نبی ﷺ اب آ نہیں سکتا نبی کوئی
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''

غبارِ راہوارِ شاہِ دیں ﷺ ہے کہکشاں حافظ
نشانِ پائے اقدس آپ ﷺ کا ہے پھول جنت کا

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمانے میں جو پھیلا نور خورشید نبوّت کا
نشاں تک بھی نہ باقی رہ سکا عصیاں کی ظلمت کا

شہِ کونین ﷺ تھے لیکن غذا نانِ جویں کی تھی
یہ کیسی سادگی تھی، کیسا درجہ تھا قناعت کا

یقیناً منزلِ مقصود اس کے پاؤں چومے گی
تتبع جو کرے گا سرورِ دوراں ﷺ کی سیرت کا

اگر ہو دین خطرے میں، وطن سے کُوچ کر جاؤ
یہی مقصد تھا مکّہ سے شہ دوراں ﷺ کی ہجرت کا

بشر کو آپ ﷺ نے ڈالا رہِ حق و صداقت پر
نکھارا مصطفیٰ ﷺ نے چہرہ تہذیب و ثقافت کا

امانت جو بھی رکھتا تھا، نبی ﷺ کے پاس رکھتا تھا
کہ دشمن بھی سمجھتے تھے انھیں پیکر دیانت کا

بھلائی مانگتے اُمت کی خالق سے بچشمِ نم
کہ فکر ان کو سدا رہتا تھا دامن گیر اُمت کا

خدا کے نور سے ہرگز منور ہو نہیں سکتا
نہ ہو جس قلب میں شعلہ محمد ﷺ کی محبت کا

گواہی کیوں نہ دیں دشمن صداقت کی، امانت کی
کہ پیکر ہیں شہِ دیں ﷺ پاک اور بے داغ سیرت کا

کسی کو تاکہ جرأت ہو نہ دعوائے نبوت کی
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''

درخت و سنگ جن سے گفتگو کرتے سر راہے
کوئی اندازہ کر سکتا ہے حافظ ان کی عظمت کا

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اگر ہو مشرق و مغرب میں احیا ان ﷺ کی سُنّت کا
تو گھر گھر میں سکوں ہو، دور ہو آرام و راحت کا

حیاتِ ابنِ آدم پاک ہو جائے گناہوں سے
یہی تھا اوّلیں مقصد حبیب رب ﷺ کی بعثت کا

چُھڑایا آدمی کو آدمی کی چیرہ دستی سے
غلاموں کو دیا ہے آپ ﷺ نے درجہ اُخوت کا

مٹا کر بُغض، کینہ، دشمنی پیغمبرِ رحمت ﷺ
سبق انسان کو دیتے تھے ایثار و محبت کا

تمنا ہے نبی ﷺ کے شہر میں مَیں دفن ہو جاؤں
نہ ٹوٹے تا کہ بعد از مرگ رشتہ ان سے قربت کا

زمانے کے مصائب کی نہیں پروا سرِمُو بھی
سہارا ہم کو مل جائے جو شاہِ دیں ﷺ کی رحمت کا

تمیزِ بندہ و آقا روا جس میں نہ تھی یکسر
نظام ایسا کیا قائم شہِ دیں ﷺ نے عدالت کا

رسولِ آخری ﷺ افضل ہیں بے شک سب رسولوںؑ سے
تو درجہ ان کی امت کا اُمَم میں ہے فضیلت کا

بتایا ہے جنھوں نے امتیازِ نیک و بد ہم کو
قصیدہ کیوں نہ لکھوں روز و شب میں ان کی مدحت کا

درِ جنت پہ گر روکا فرشتوں نے مجھے حافظ
تو کہہ دوں گا کہ پروانہ ہوں میں شمعِ نبوّت کا

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ثبوت اس سے بڑا کیا ہو محمد ﷺ کی صداقت کا
کہ ہر انسان لکھتا ہے قصیدہ ان کی مدحت کا

کریں برتاؤ انساں سے نہ کیوں مہر و محبت کا
کہ پیکر ان کو خالق نے بنایا ہے مروّت کا

گناہوں کے اندھیروں میں بھٹکتے پھرنے والوں کو
دکھایا سرورِ کونین ﷺ نے رستہ ہدایت کا

جبینِ بزمِ امکاں ہو گئی سجدہ کناں فوراً
ہُوا جب جشن برپا سرورِ دیں ﷺ کی ولادت کا

معافی دشمنِ جاں، خون کے پیاسوں کو دیتے ہیں
سمندر ہیں مرے سرکار ﷺ لطف و خیر و رحمت کا

شعور و فہمِ انساں سے ورا ہے مرتبہ ان کا
نہیں ہے حسبِ حال ادراک اس کو ان ﷺ کی عظمت کا

ہر اک محتاج کو دیتے تھے حاجت سے کہیں بڑھ کر
نہیں ملتا زمانے میں جواب ان کی سخاوت کا

محمد ﷺ کے وسیلے سے خدا کو ہم نے پہچانا
انھی سے علم پایا ہے ہر اک بندے نے وحدت کا

بہ حکمِ شاہِ دیں ﷺ بابِ نبوت بند ہے یکسر
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

وہ سب سے پیش آتے ہیں کمالِ مہربانی سے
لبِ اعدا پہ بھی حافظ ہے ذکر ان کی شرافت کا

حافظ محمد صادق

پسینہ میری پیشانی پہ جب آیا ندامت کا
نبی ﷺ نے لطف سے در کھول ڈالا اپنی رحمت کا
دیا حق نے ہمیں انعام قرآنی بصیرت کا
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"
نبی ﷺ جیسا نہ کوئی تھا، نہ آئے گا زمانے میں
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"
مرے آقا ﷺ نے جب سے روضۂ اطہر دکھایا ہے
مٹا ہے خوف دوزخ کا، گیا ہے ڈر قیامت کا
لبوں سے چومتا ہوں میں تصوّر میں درِ اقدس
یہی میری عقیدت ہے یہ عالم ہے محبت کا
وہاں کے کوچہ و بازار میں رقصاں بہاریں ہیں
مدینہ پیش کرتا ہے نمونہ باغِ جنت کا
جسے سنتے ہی کافر آپ ﷺ پر ایمان لے آئے
ازل سے تا ابد شہرہ رہے گا اُس خطابت کا
جو لوٹا آستانِ پاک سے، وہ کامراں لوٹا
رواں رہتا ہے بحرِ بیکراں ان کی سخاوت کا
نبی ﷺ کا شہر ہو میں ہوں، مرے ہادی ﷺ کا روضہ ہو
یہی ہے آرزو میری، یہی منشا ہے حسرتؔ کا

محمد یونس حسرتؔ امرتسری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سجا ہے اُن کے سر سہرا زمانے کی سیادت کا
جنھیں رب نے دیا رُتبہ نبیوںؑ کی امامت کا
زمیں کیا، آسماں کیا، خلد کیا، عرشِ معلّٰی کیا
ہر اک جا نام نامی نقش ہے محبوبِ قدرت ﷺ کا
محمد ﷺ ہیں صفاتِ کبریا کے مظہرِ کامل
وہی مرکز ہیں رحمت کا، وہی منبع ہدایت کا
بجز رب کے کوئی واقف نہیں ان کی حقیقت سے
بیاں کیسے کرے کوئی پھر ان کی شان و عظمت کا
شہنشاہِ دو عالم ﷺ کی محبت اصلِ ایماں ہے
بغیر اس کے، صلہ کچھ بھی نہیں ملتا عبادت کا
"انا خاتم انا آخر" جو فرمانِ رسالت ہے
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"
شرافت ہو، صداقت ہو، امارت ہو، عدالت ہو
زباں پر نام پہلے آئے گا مہرِ رسالت ﷺ کا
رسولُ اللہ ﷺ کے دینِ مبارک پر عمل کر کے
فراہم کر ثبوت اس طرح تو اُن سے محبت کا
جہاں آٹھوں پہر سرکارِ والا ﷺ کی زیارت ہو
خدائے پاک سے عاجزؔ ہے طالب ایسی جنت کا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نبوّت ختم ہے، اب ہے یہی قانون قدرت کا
''عقیدہ اِس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا''

یہی قرآں میں آیا ہے کہ ختم الانبیاء یہ ہیں
یہی آئے ہیں کر کے بند دروازہ نبوت کا

نبیؐ کا نور جب پیشانیِ آدمؑ میں رکھّا تھا
اُسی دن کر لیا تھا فیصلہ رب نے خلافت کا

اسے درجہ بدرجہ منتقل کرتا رہا مولا
پھر عبدُ اللہؓ کو بخشا یہ رتبہ جاہ و حشمت کا

ولادت پر جنابِ آمنہؓ نے خود یہ فرمایا
کہ دیکھا معجزے پر معجزہ ان کی ولادت کا

نظر آنے لگے مجھ کو یکایک قیصر و کسریٰ
کرشمہ ہے یہ سب اُس واحد و برتر کی قدرت کا

حلیمہؓ گود میں لے کر نبی ﷺ کو خوش ہوئیں بے حد
نبی ﷺ نے بھی دکھایا معجزہ اپنی نبوت کا

سرِ محشر ہماری لاج رکھیے یا رسول اللہ ﷺ
سہارا آپ ہی کا ہے قیامت میں شفاعت کا

کرم کر دے خدایا عابدِ بیمار و محزوں پر
طفیلِ پنجتنؑ دیدار اسے ہو جائے حضرت ﷺ کا

محمد اسماعیل عابدؔ اجمیری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شرف اللہ نے بخشا ہے جب سے اُن ﷺ کی مدحت کا
ہمیں بھی مل رہا ہے ایک حصہ ان کی رحمت کا

ہُوا بعد پیمبر ﷺ بند دروازہ رسالت کا
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''

وہ ٹھہرے آخری مُرسَل بحکمِ خالق و مالک
''عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا''

اے زردارو! نہ اتراؤ مرے آگے تفاخُر سے
میں جن کا ہوں گدا، معلوم بھی ہے ان کی دولت کا

تمنا ہے، وہی جلوہ سما جائے ان آنکھوں میں
ہے ارماں ایک مدت سے ہمیں جس کی زیارت کا

شہا ﷺ اپنے لیے بھی خیر کے کھل جائیں دروازے
ہمارے واسطے بھی راستہ آساں ہو جنت کا

نبی آتے رہے ہیں حضرتِ آدمؑ سے عیسیٰؑ تک
حضور ﷺ آئے تو پورا ہو گیا منصب ہدایت کا

جلیل القدر یوں تو سب رسولانِ خدا ٹھہرے
نہ آیا ہے، نہ آئے گا کوئی ان ﷺ کی جلالت کا

سنو جو غور سے فیضیؔ تو ہاتِف کی صدا یہ ہے
جو آقا ﷺ کے ہُوا تابع، اسے مُژدہ ہو نُصرت کا

مبشّر حسین فیضیؔ (فیصل آباد)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اندھیرا چھٹ گیا آفاق سے کذب و جہالت کا
ہوا جو دور دورہ آپ ﷺ کے نورِ صداقت کا

عرب ہو یا عجم، روشن ہُوا معمورۂ عالم
اجالا سرمدی پھیلا جو ہر جانب رسالت کا

دریچے دل میں اس سے نور کے وا ہونے لگتے ہیں
اٹھا کر باب کوئی دیکھ لیں ہم اُن ﷺ کی سیرت کا

جو پھوٹا تھا کبھی سرچشمۂ خُلقِ پیمبر ﷺ سے
رواں ہے آج بھی وہ زمزمہ مہر و محبت کا

خدا کے بعد جن کا پایہ ہے ہر ایک سے بڑھ کر
لگا سکتا ہے کیا اندازہ کوئی ان ﷺ کی عظمت کا

مٹے سب تفرقے، رنگ و نسب، نسل و قبائل کے
دیا درس ایسا سرکارِ دو عالم ﷺ نے اخوت کا

ہُوئے شِیر و شکر اک دوسرے سے اَحمر و اَسْوَد
دکھایا مصطفیٰ ﷺ نے معجزہ وہ دینِ فطرت کا

بنا کر رحمۃٌ للعالمین بھیجا گیا ان ﷺ کو
جہانوں کے لیے ہے عام مژدہ اُن کی رحمت کا

دیا اقبال نے جو حسبِ فرمانِ نبی ﷺ ہم کو
سبق کرنا ہے ازبر وہ شجاعت کا، عدالت کا

کرم کی اک نظر مجھ پر اگر سرکار ﷺ ہو جائے
تو پھر کیونکر نہ چمکے گا ستارہ میری قسمت کا

اَساسِ دیں ہے یہ نیّر، یہی ایماں ہمارا ہے
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

ضیا نیّر (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے مظہر حسنِ خُلقِ مصطفیٰ ﷺ خُوئے مُوَدّت کا
یہی شیوہ رہا ہر دور میں اہلِ محبّت کا

فروغِ اسمِ احمد ﷺ سے اُجالا ہو گیا ہر سُو
شبستانِ حرا میں نور چمکا جب رسالت کا

خزانے غیب کے جن کو خدا کے ہوں عطا کردہ
کہاں ہو گا کوئی اُن سا مُعلّمِ علم و حکمت کا

مجسم نورِ ذاتِ حق ہوا ہے آپ ﷺ کی صورت
ہوا بے صورتی سے جلوہ پیدا حسنِ صورت کا

گنہگاروں کو مژدہ ہو، ملا وہ شافعِ محشر
لیا ہے جس نے ذمّہ اپنی امت کی شفاعت کا

نہیں داد و دہش میں کوئی ان کا آج تک ہمسر
زبانوں پر ہے اب تک تذکرہ ان ﷺ کی سخاوت کا

ہے ضامن امنِ عالم کا یہ منہاجِ پیمبر ﷺ ہی
نجاتِ دین و دنیا ہے یہی رستہ شریعت کا

وہ جو ہے خالقِ ارض و سما کے نور کا پرتو
وہی عکّاس ہے جلوہ گرِ سرِّ حقیقت کا

تحفّظ اِس عقیدے کا ہے لازم اہلِ ایماں پر
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"

"بغیر اس کے کوئی ہرگز مسلماں ہو نہیں سکتا"
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوّت کا"

ضیا نیّر

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

غلاموں نے ہے گر سیکھا ترے در سے امامت کا
ترے نقشِ قدم کا ایک صدقہ ہے خلافت کا
بلالؓ و زیدؓ، سلمانؓ و اُسامہؓ سے غلاموں کو
ملا ہے آپ ﷺ کے دربار سے تحفہ حکومت کا
سب اندازِ جہاں بانی ہیں صدقہ آپ کے در کا
سکھایا آپ ﷺ ہی نے ہے طریقہ سب قیادت کا
خدا کا حکم ہے قرآن میں، اب دیں مکمل ہے
"عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختمِ نبوت کا"
فلک پر آفتاب و ماہ و اختر یوں فروزاں ہیں
نبی ﷺ کے نور سے ان کو ملا حصہ لطافت کا

علی شیر اختر مرزا (فیصل آباد)

مرا رشتہ ہے خاکِ شہرِ سرور ﷺ سے عقیدت کا
یہ شفقت ہے پیمبر ﷺ کی، کرم مجھ پر ہے قدرت کا
رسالت اور وحدت کا یہی باہم تعلّق ہے
جہاں میں نور پھیلایا نبی ﷺ نے مہرِ وحدت کا
پسندِ خاطرِ خالق نظامِ مصطفی ﷺ یوں ہے
قیامِ حشر تک سکہ چلے گا دینِ فطرت کا
دیا اس کو خدائے لم یزل نے دوست کا درجہ
اثر جس شخص پر دیکھا ہے اُس نے ان ﷺ کی سیرت کا

ہے دوزخ دشمنانِ سرورِ کونین ﷺ کی خاطر
غلامانِ پیمبر ﷺ کے لیے ہے باغ جنت کا
جو بندہ صاحبِ ایماں ہے، وہ ممنونِ احساں ہے
ربیعُ الاوّلِ سرکار ﷺ کی صبحِ سعادت کا
جسے طیبہ سے الفت ہے، جسے ہے پیار آقا ﷺ سے
تعلق ہی نہیں اُس شخص سے آزار و کُلفت کا
اسی سے دین پھیلایا ہے خالق نے جہاں بھر میں
جو اصحابِؓ پیمبر ﷺ پر چڑھا تھا رنگ صحبت کا
لگایا بدر میں زخم ایسا اُس کی ناک پر رب نے
نمونہ تھا ولید ابنِ مغیرہ ایک عبرت کا
مجھے مصروفیت نعتِ رسولِ پاک ﷺ کی ہو گی
ملے گا ایک لمحہ بھی کہاں محشر میں فرصت کا
کرم فرمائیں گے آقا ﷺ، مگر کچھ ہم بھی تو سدھریں
نہیں پوشیدہ سرور ﷺ کی نظر سے حال ملّت کا
کیا آقا ﷺ نے ٹکڑے چاند کو محمودؔ پھر جوڑا
یہ تھا اک معجزہ صرف ان کی انگشتِ شہادت کا

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

مرے سرکار ﷺ کا بندوں پہ یوں ابرِ کرم برسا
رذائل کے تسلّط سے رہائی پا گئی دنیا

خطا کارانِ امّت سے مرے سرکارِ والا ﷺ کا
عنایت کا، کرم کا، لطف کا، رحمت کا ہے ناتا

پیمبر ﷺ کی محبّت کا تھا جس جس ہاتھ میں جھنڈا
اُسی کا دم زدن میں پٹ گیا رضوان سے سودا

ہوا ہے سرورِ عالم ﷺ کی طاعت کے سبب ایسا
کہ تھا دیروز تابندہ، ہیں روشن حال اور فردا

بد اخلاقی کی ساری قوّتیں ہوتی گئیں پسپا
نظامِ خُلق ایسا مصطفیٰ ﷺ نے کر دیا برپا

احادیثِ رسولِ محترم ﷺ کا جو نہیں شیدا
وہ گونگا ہے، وہ بہرا ہے، وہ ہے معذور، ہے اندھا

کوئی کونا، کوئی گوشہ نہیں محروم رہ سکتا
برستی ہے تو ایسے رحمتِ سرکار ﷺ کی برکھا

مرے اسفارِ جسم و روح کا ہے ٹارگٹ اچّھا
سوا حرمین کے، جاتا نہیں ہوں میں کہیں حاشا

سوا اس کے کہ ہو کوئی نبی ﷺ کے شہر کے شیدا
کوئی جاتا نہیں ہے جنّتِ الفردوس کو رستہ

تمنائے دیارِ مصطفیٰ ﷺ میں میرا دل دھڑکا
زباں پر طیبہ ہے، دل میں ہے طیبہ، آنکھ میں طیبہ

درِ سرور ﷺ پہ جس دورانیے میں جا نہیں پایا
لگا مہجوریٔ طیبہ کا گھاؤ قلب پر گہرا

کیا مالک نے جتنا تذکرہ قرآں میں اِسرا کا
جہاں افشا کا افشا ہے، وہاں اِخفا کا ہے اِخفا

کوئی جو دوسرا ہوتا وہاں تو کچھ بتا سکتا
فرازِ لامکاں پر تھے نبی ﷺ تنہا، خدا تنہا

انھوں نے گرچہ آتے جاتے ہی سرکار ﷺ کو دیکھا
فرشتوں کی زباں پر آج بھی اِسرا کا ہے چرچا

خدا چاہے تو ہو سکتا ہے سچّا میرا یہ سپنا
رسولِ صادق و اُصدق ﷺ کا ہو ہر امتی سچا

مسلمانانِ ہندوستان پر تھا لطف آقا ﷺ کا
کہ بخشا قائدِ اعظمؒ سا رب نے راہبر اچھا

رسولِ رب ﷺ سے قائدؒ کا تھا رشتہ اُنس و الفت کا
تبھی معلوم تھی منزل، تبھی معلوم تھا رستہ

خداوندا! بنا ہم کو مُقلّد اپنے قائدؒ کا
طفیلِ مصطفیٰ ﷺ ہم کو دکھا دے راستہ سیدھا

یہ حسنِ عاقبت کے واسطے شیدا ہے نعتوں کا
حقیقت ہے یہی، محمودؔ نکلا گانٹھ کا پُورا

راجا رشید محمودؔ

(۸۸)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جہاں الفت پیمبر ﷺ کی کسی دل میں ہوئی پیدا
میسّر ہو گیا اس کو خدا کے لطف کا سایہ

نبی ﷺ کی نعت نے جو نخلِ الفت دل میں بویا تھا
تناور بڑ کی صورت بڑھتا جاتا ہے وہی پودا

سرِ میزاں نبی ﷺ کی چشمِ رحمت نے بدل ڈالا
فرشتوں کا تھا میرے ساتھ لہجہ پہلے تو تیکھا

یہی ارشادِ خالق ہے، یہی ہے حکم حضرت ﷺ کا
کرو وعدہ تو پھر اس کا کرو تم لازماً ایفا

یہی میرے رسولِ محترم ﷺ کے دل کی خواہش ہے
کسی مومن کے بارے میں نہ کرنا دل کو تم میلا

عظیم اخلاقِ سرور ﷺ کو کہا خلّاقِ عالم نے
بداخلاقی کے دوزخ کا کیے جاتے ہیں ہم سودا

گھٹائے شان جو کوئی مرے ہوتے پیمبر ﷺ کی
نہیں کچھ اور ممکن تو خدا کر دے مجھے بہرا

عطش اس کی سوائے آبِ کوثر بجھ نہیں سکتی
جو ہو آبِ دیارِ سرورِ کونین ﷺ کا پیاسا

اترتی ہے تھکاوٹ سب زمانے کے علائق کی
سکوں پاتے ہیں شہرِ مصطفیٰ ﷺ میں میرے سب اعضا

زیارت قبر میں سرکار ﷺ کی، طیبہ میں روضے کی
مشابہ ہے کفن سے اس لیے احرام کا کپڑا

نبی اپنے کو کہلائے جو بعد سرورِ عالم ﷺ
نہیں لوگو، کوئی اُس بے حیا ایسا کوئی جھوٹا

راجارشید محمود

''سیّدِ ہجویر'' نعت کونسل'' کے زیرِ اہتمام
چوتھے سال کا دسواں ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ
۶۔اکتوبر ۲۰۰۵ء/ یکم رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ (جمعرات)
افطار و نمازِ مغرب کے بعد
چوپال، ناصر باغ، لاہور

....

صاحبِ صدارت : محمد شہزاد مجدّدی
قاریٔ قرآن : محمد ابراہیم عاجزؔ قادری
ثناخواں : محمد ثناء اللہ بٹ مرحوم کی ویڈیو کیسٹ
سجّاد حسین (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ) نے دکھائی
ناظمِ مشاعرہ : راجا رشید محمود
(چیئرمین ''سیّدِ ہجویر'' نعت کونسل'')
میزبان : کرنل (ر) مقبول الٰہی (افطار اور کھانے کا اہتمام کیا)

....

مصرعِ طرح:
''طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب''

شاعر:
اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی

''سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل'' کا ۴۶واں

(چوتھے سال کا دسواں) ماہانہ نعتیہ طرحی مشاعرہ

''طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب''

احمد رضا خاں بریلوی صفحہ ۱۲۹

''سلیمان' چراغان' سلطان'' قوافی ___ ''عرب'' ردیف

غیر مردّف نعتیں

شانِ جبریلِ امین علیہ السلام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاب مرآتِ سحر گردِ بیابانِ عرب
غازۂ رُوئے قمر دُودِ چراغانِ عرب

اللہ اللہ! بہارِ چمنستانِ عرب
پاک ہیں لوثِ خزاں سے گُل و ریحانِ عرب

عرش سے مُژدۂ بلقیسِ شفاعت لایا
طائرِ سدرہ نشیں مُرغِ سلیمانِ عرب

کوچے کوچے میں مہکتی ہے یہاں بُوئے قمیص
یُوسفستاں ہے ہر ایک گوشۂ کنعانِ عرب

پائے جبریلؑ نے سرکار ﷺ سے کیا کیا القاب
خسروِ خَیلِ ملک، خادمِ سلطانِ عرب ﷺ

حسنِ یُوسفؑ پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

کرمِ نعت کے نزدیک تو کچھ دور نہیں
کہ رضائے عجمی ہو سگِ حسّانؓ عرب

اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

سرورِ کون و مکاں سیدِ ذیشانِ عرب ﷺ
باعثِ ارض و سما، روحِ عجم، جانِ عرب

رونقِ بزمِ جہاں، شمعِ شبستانِ عرب
ثانیِ باغِ جناں حُسنِ گلستانِ عرب

گلشنِ روح پہ چھا جاتی ہے شادابی سی
یاد آ جاتے ہیں جس دم گل و ریحانِ عرب

تابعِ حکمِ شہِ دیں ﷺ ہیں عجم کے دفتر
دستِ محبوبِ خدا ﷺ میں ہے قلمدانِ عرب

ذرّے ذرّے میں چمکتے ہیں یہاں ماہ و نجوم
جادۂ عرشِ معلّٰی ہے خیابانِ عرب

جب کُھلا بابِ عنایاتِ نبوت اس میں
آسماں گیر ہوئی وسعتِ دامانِ عرب

سُنّتِ سرورِ دیں ﷺ صاحبِ ایماں کا وقار
یعنی دستار کہ ہے زینتِ مردانِ عرب

حاملِ وحیِ خداوند فرشتوں کا امام
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

بست و دو سال زیارت کو مسلسل آیا
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

مجھ کو شہزاد کمک روحِ رضاؒ سے پہنچی
ورنہ ہوتی نہ رقم مدحتِ سلطانِ عرب ﷺ

محمد شہزاد مجددی (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ذاتِ والائے نبی ﷺ آنِ عجم شانِ عرب
متفقہ یہ سمجھتے ہیں محبانِ عرب

حُسن بخشِ چمنِ دہر، بیابانِ عرب
برسا ہر بادیے پر ابرِ گل افشانِ عرب

آج جس اوج پہ ہے فکر و شعورِ انساں
یہ ہے طیبہ کا عطیہ یہ ہے احسانِ عرب

کیا کہا جائے وَرَفَعنا لَکَ ذِکرَک کے بعد
اُس کی توصیف سے معمور ہے قرآنِ عرب

اُس ﷺ نے نرمی سے لیے موہ قلوبِ اعدا
حلم سے اُس نے مسخر کیے اذہانِ عرب

اُس کے آگے نہ زباں کھول سکیں اہلِ زباں
سامنے اُس کے نہ دم ماریں فصیحانِ عرب

سفرِ نعت میں ہے میرا مُعین و رہبر
اک رضائے عجمیؒ، دوسرا حسّانؓ عرب

صَعب ہے کارِ ثنا، میری بھی تائید کرے
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

دیکھنے دیتا نہیں اور کوئی میخانہ
ایسا جاں پرورِ رنداں ہے خمستانِ عرب

اُن کے دربارِ کرم کا ہوں قدیمی سائل
ملتا رہتا ہے مجھے حصہ فیضانِ عرب

آج کی بات نہیں نعتِ محمد ﷺ طارق
روزِ میثاق سے ہوں واصفِ سُلطانِ عرب

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

قندِ پارس ....

معجزہ ایست زِ فرمودہ سلطانِ عرب ﷺ
ہر کَسی گشت شہنشہ زِ گدایانِ عرب

مثلِ اُو ہیچ کریمی بہ جہان پیدا نیست
بہ کریمانِ عجم ہم بہ کریمانِ عرب

کافری را ہمہ صحرا بہ نظر می آید
مومنی را ہمہ جاہیست گلستانِ عرب

آنکہ ایمان بہ رسولِ عربی ﷺ می دارد
در نگاہش بدمد سروِ خرامانِ عرب

دیدہ و دل بکشاییدہ نگر، می گنجد
وسعتِ ارض و سمٰوٰت بہ میدانِ عرب

ما ب ترا آنچہ بگوییم ازان بیش تری
جانِ ما، جانِ جہان، جانِ عجم، جانِ عرب

از پے علم و ادب آمد و آموخت و رفت
طالبی راست ادب گاہ، دبستانِ عرب

"والقلم" وآنچہ نویسند بہ اوراقِ نمو
ہمہ این است زخوشنودیٔ سلطانِ عرب ﷺ

"قابَ قوسَین" بیاد آر و فزوں تر بنگر
بصد آیینہ ز ہر شانِ عجم شانِ عرب

نکہتِ رُشد و ہدایت، گل و گلزارِ حیات
عالمی یافت نمو از سروسامانِ عرب

گاہ مکّہ بروم، گاہ مدینہ رزمی
ہر دو شہر است بہ عالم سببِ شانِ عرب

محمد بشیر رزمی (لاہور کینٹ)

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

کوئی دیکھے تو سہی جشنِ بہارانِ عرب
سر بہ سر غیرتِ جنت ہے بیابانِ عرب

سُن کے فرمانِ رسولِ عربی ﷺ پھیل گئے
راہ دکھلاتے رہے راہنمایانِ عرب

لوگ آتے ہیں، چلے جاتے ہیں آنے کے لیے
میزبانی کے مزے لیتے ہیں مہمانِ عرب

ساری دنیا نے وہیں سیس نوائی اپنی
"قُلْ ہُوَ اللّٰہ" سے گونجا جونہی میدانِ عرب

لے کے دامن میں احادیث کے سچے موتی
بانٹنے نکلے ہر سمت نیاگانِ عرب

انگلیاں شکر میں کاٹیں تو تعجب کیسا
سربکف ہوش میں دیکھے ہیں جوانانِ عرب

لمحہ لمحہ سرِ افلاک نظر آتی ہے
"وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" سے بلند آنِ عرب

راہ بے خوف و خطر چلتے ہیں چلنے والے
روشنی چھوڑ گئے ماہ جبینانِ عرب

سیرِ تاریخِ اُمم چھوڑ گئی نقش اپنے
یاد آتے ہیں مجھے شاہ سوارانِ عرب

"لَا" و "اِلَّا" کی صدا حشر اٹھا سکتی ہے
کھو گیا ہے عجمی لے میں حُدی خوانِ عرب

سرفروشانِ محمد ﷺ ہیں ازل سے رزمی
دل نوازانِ عجم، شعلہ زبانانِ عرب

محمد بشیر رزمی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ﷺ محبوب خدا جانِ عجم، جانِ عرب
آپ سلطانِ عجم، آپ ہیں سلطانِ عرب

قربتِ شاہ ﷺ میں ہیں آج بھی بوبکرؓ و عمرؓ
اور دو نوروں کے حامل ہوئے عثمانؓ عرب

مرتضیٰؓ حیدر و صفدر ہیں وہ دامادِ نبی ﷺ
جن کی جرأت کے ہیں قائل سبھی مردانِ عرب

مسجدِ طیبہ میں سرکار ﷺ بچھاتے تھے ردا
پیش جب کرتے تھے نعتیں وہاں حسانؓ عرب

جستجو میں وہ شہِ دیں ﷺ کی وطن سے نکلے
آئے فارس سے، وہاں بن گئے سلمانؓ عرب

آپ ﷺ کے زیرِ نگیں ہیں سبھی اقوام و ملل
آپ ایمانِ عجم، آپ ہیں ایقانِ عرب

آپ ﷺ سے کرتے ہیں فریاد خدا را سنیے
اک ذرا چشمِ کرم اے شہِ ذیشانِ عرب ﷺ

رفعتیں دیکھ کے حیران تھا معراج کی شب
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

جسمِ اطہر کے عرق میں تھی بسی وہ خوشبو
پھول! جس پر ہیں فدا سنبل و ریحانِ عرب

تنویر پھول (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر جہاں کا ہے شہنشہ جو ہے سلطانِ عرب ﷺ
یوں بڑھے اور بھی کچھ مرتبہ و شانِ عرب

مرتبہ خلدِ عرب کا نہ کسی غیر سے پوچھ
صرف عاشق ہی تو ہیں مرتبہ دانانِ عرب

پھول تو پھول ہی ہوتا ہے، نہیں اس میں کلام
رشکِ گل ہے ہر اک خارِ گلستانِ عرب

کس کی تعریف لکھوں، کس کے رقم وصف کروں
مجھ کو پیارے ہیں سبھی نعت نگارانِ عرب

اس کی قسمت میں بھی ہے گوہرِ یکتا بے شک
جس پہ اک بار برس جائے گا نیسانِ عرب

جو بھی آیا ہے یہاں، اس نے مرادیں پائیں
سب پہ اس طرح ہوا فیضِ فراوانِ عرب

داغ عصیاں کے مرے دل سے بھی ڈھل جائیں سبھی
آ پڑے مجھ پہ جو اک قطرۂ بارانِ عرب

مضمحل میرے قویٰ گرچہ بڑھاپے سے ہوئے
دل میں رکھتا ہوں جواں پھر بھی میں ارمانِ عرب

مجھ سا کم علم و کم ادراک کہے کیا نعتیں
نعت کہتے تھے ذکی! حضرتِ حسانؓ عرب

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

یاد جس وقت مجھے آیا گلستانِ عرب
چٹکیاں لینے لگا قلب میں ارمانِ عرب

اُن کے اُلطاف و کرم سے ہیں بہاریں ہر سُو
اُن کے ہے فیض سے زرخیز بیابانِ عرب

وہی دنیا بھی سنواریں گے، وہی عقبٰی بھی
ہیں شہنشاہِ دو عالم، جو ہیں سلطانِ عرب

ہے جو احسان فراموش، وہ مانے گا نہیں
بٹ رہا ہے جو ہمہ سمت، ہے فیضانِ عرب

جس کو ہو عُود کی حاجت، وہ بھی آ جائے یہاں
خوشبوئے عُود بھی رکھتا ہے گلستانِ عرب

کوئی صورت ہو کہ ان جاگتی آنکھوں سے میں پھر
اے خدا! دیکھ لوں ایک ایک خیابانِ عرب

حسرتِ دید نہ پیرس کی، نہ لندن کی مجھے
دل میں ارماں ہے اگر کوئی تو ارمانِ عرب

مجھ سا کم علم و ہنر کیسے نہ تعریف کرے
ہے جو ہر خواندہ و ناخواندہ ثناخوانِ عرب

گل تو گل ہی ہے ذکی! یہ بھی حقیقت ہے مگر
گل سے نازک ہے ہر اک خارِ مغیلانِ عرب

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

دل میں یارب! ہوا بیدار پھر ارمانِ عرب
ہو عطا زادِ سفر اور ہو سامانِ عرب

اُن کی آمد پہ عرب یوں ہوا بُستان صفت
ہر جہت عطر بداماں ہے ز بُستانِ عرب

اُس کی نظروں میں چمن زارِ جہاں کچھ بھی نہیں
جس نے اک بار بھی دیکھا چمنستانِ عرب

میرے بھی دل کے صدف کو دُرِ یکتا ہو نصیب
اس پہ پڑ جائے جو اک قطرۂ نیسانِ عرب

میری روتی ہوئی، بجھتی ہوئی آنکھوں کو حضور ﷺ
پھر دکھا دیجیے گا گلشنِ خندانِ عرب

ایک میں ہی نہیں، احباب نہیں، سچ ہے یہی
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

صبح دم اور سرِ شام ہی بچھ جاتا ہے
طیبہ و مکّہ میں صائم کے لیے خوانِ عرب

جب بھی گلزارِ دلِ زار خزاں دیدہ ہُوا
اس پہ برسا ہے ذکی! ابرِ بہارانِ عرب

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس گھڑی دہر میں چمکا مہ تابانِ عرب
ڈھل گیا نور کے سانچے میں گلستانِ عرب

اس کی خوشبو سے معطّر ہے فضائے عالم
مشک افشاں ہے ہر اک موجِ خیابانِ عرب

ہے سفر مکے مدینے کا برائے عمرہ
ہیں یہی شہرِ عرب مرکزِ فیضانِ عرب

خیر مقدم کو ہیں افلاک پہ حاضر قدسی
اپنے خالق کے ہیں مہماں شہِ ذیشانِ عرب ﷺ

آئے تھے نوشۂ اسریٰ کو جگانے کے لیے
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

جن کو طیبہ کی زیارت ہوئی قسمت سے نصیب
ہیں وہ سرشارِ خمارِ مئے رضوانِ عرب

جملہ امراض کی پاتے ہیں شفا وہ اس سے
زائریں لاتے ہیں جو خاکِ بیابانِ عرب

نعت گو جتنے ہوئے دہر میں اب تک صابر
ان میں کہلائے کئی بلبلِ بستانِ عرب

صابر براری (کراچی)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ دیں ﷺ کی بدولت ہے یہ فیضانِ عرب
ساری دنیا کا معلّم ہے دبستانِ عرب

مرحبا صلِّ علیٰ قسمتِ خدّامِ رسول ﷺ
سرورِ ملکِ عجم اور ہیں سلطانِ عرب

اللہ اللہ! یہ فیضانِ رسالت کی بہار
سارے عالم میں ہے خوشبوئے گلستانِ عرب

چاند سورج بھی ہیں انوارِ نبی ﷺ کے طالب
کتنے تابندہ ہیں ذرّاتِ بیابانِ عرب

جس کو حاصل ہے محمد ﷺ کی رفاقت کا شرف
وہ قلندر بھی عرب میں ہے سلیمانِ عرب

یہ زمیں وہ ہے کہ جس پر ہیں فلک کے سجدے
یہ محمد ﷺ کی عنایت ہے، یہ احسانِ عرب

طشتِ رحمت میں تمھیں آئیں بہاروں کے سلام
دل کی وادی میں جو مہکاؤ خیابانِ عرب

شام نے بال بکھیرے ہیں منڈیروں پہ مری
میرے آنگن میں نہیں صبحِ درخشانِ عرب

مل کے امت کے مصائب کا مداوا جو کریں
درد کی رت میں شفا کار ہے درمانِ عرب

بشیر رحمانی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قاسمِ رزقِ خدا ایک وہ ذی شانِ عرب ﷺ
ہر زمانہ ہے گدائے درِ سلطانِ عرب ﷺ

وہ جمال ایسا، جسے سب کی ضرورت کہیے
زینتِ عرشِ بریں، روحِ عجم، جانِ عرب

چوم کر پائے نبی ﷺ صبح کا سورج نکلے
چاند تاروں کی نظر سُوئے چراغانِ عرب

نکتہ ور جھولیاں پھیلائے کھڑے اُس کے حضور
ایک اُمّی کا کھُلا کیسا دبستانِ عرب

خلد کی ساری بہار اُس پہ نچھاور کر دوں
ہاتھ آئے تو سہی خارِ مغیلانِ عرب

ایک مجموعہ طرحداری و رعنائی کا
جلوۂ ذاتِ خدا جلوۂ جانانِ عرب

اُن کا دربان بھی اور اُن کے گھرانے کا غلام
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

اُن کو پہچان لیا غم میں مدد لی اُن سے
کیا نظر والے ہیں دیکھو تو غزالانِ عرب

یا نبی ﷺ پوچھتے ہیں اب تو مرے بچے بھی
کون وہ لوگ ہیں، بنتے ہیں جو مہمانِ عرب

بات اُس ارضِ مقدس کی جُدا ہے جاوِدؔ
رنگِ گل بوئے چمن، حسنِ بیابانِ عرب

غضنفر جاوِد چشتی (گجرات)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واہ کیا بخت ہیں تیرے اے بیابانِ عرب
زیرِ پائے شہِ لولاک ﷺ خیابانِ عرب

رشکِ سدرہ ہوں اس کو یا ہوں عرشِ بریں
حدِ ادراک سے آگے ہے بہت شانِ عرب

ان کے دل میں بھی جگا عظمتِ آثارِ رسول ﷺ
یہ جو ہیں خادمِ حرمین، یہ شاہانِ عرب

کر رہے ہیں اسے تسلیم اسی کے دشمن
سارے عالم میں پڑھا جاتا ہے قرآنِ عرب

قبضۂ غیر میں ہے شامِ غریباں اس کی
رو بھی سکتا نہیں جی بھر کے مسلمانِ عرب

شاہدِ ذبحِ عظیم اور امینِ حرمین
عظمتیں کیسی لیے رکھتا ہے دامانِ عرب

اس کی پرواز کی روداد ہے تنزیلِ کتاب
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

صاحبِ نانِ جویں قوّتِ حق کے مالک
سرورِ کون و مکاں ﷺ بے سر و سامانِ عرب

جو بھی جاتا ہے وہاں اشکِ ندامت لے کر
بخشوا کر انھیں لوٹاتے ہیں سلطانِ عرب ﷺ

لیے پھرتے ہیں ملائک انھیں جھرمٹ میں عزیزؔ
رشکِ جبریلؑ وہ حسانؓ ثناخوانِ عرب

پروفیسر عبدالعزیز (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہِ لولاکَ لَمَا ﷺ جب ہوئے مہمانِ عرب
ہفت افلاک سے بھی بڑھنے لگی شانِ عرب

ہیں سلیمان بھی غلامِ درِ سلطانِ عرب ﷺ
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

آپ کے ہونے سے ہے محفلِ ہستی کا ثبات
آپ ہیں شانِ زمن، روحِ عجم، جانِ عرب

مولد و مدفنِ محبوبِ خدا ﷺ ہے اس میں
جملہ کونین میں ہے منتخب ایوانِ عرب

عین کا مظہرِ کامل ہیں رسولِ عربی ﷺ
رب کے عرفان کی بنیاد ہے عرفانِ عرب

شاہِ دیں ﷺ اس میں ہیں خوابیدہ و آرامیدہ
نکلے ہیں صلِّ علیٰ! خوب ہی ارمانِ عرب

اس کی پیشانی کا ہے گنبدِ خضریٰ جھومر
رُو کشِ عرشِ بریں ہے رُخِ تابانِ عرب

خُلقِ مخدومِ حرا، رہبرِ انسانیت
درسِ اُمّی لقبی زیبِ دبستانِ عرب

زینتِ کون و مکاں عظمتِ شاہِ دو جہاں ﷺ
عجز و فقرِ شہِ بطحا ﷺ سروسامانِ عرب

صَوتِ پیغمبرِ اسلام ﷺ یہیں سے پھیلی
یوں بھی فیضانؔ کے ہے آفاق پہ احسانِ عرب

فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وارثِ کون و مکاں مالکِ ایوانِ عرب
حاکمِ ارض و سما، آپ ﷺ ہیں سلطانِ عرب

آپ سے شانِ عرب، آپ ہیں شایانِ عرب
آپ کے نور سے پُر نور ہے دامانِ عرب

جس پہ ہوتا ہے تجھے دل کے دھڑکنے کا گماں
میرے سینے میں صدا کار ہے ارمانِ عرب

اللہ اللہ! یہ فیضانِ رسولِ عربی ﷺ
بن گئے دہر کے سلطان فقیرانِ عرب

خار ہی خار تھے ہر سمت نبی ﷺ سے پہلے
آج پھولوں سے مہکتا ہے گلستانِ عرب

یہ ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کی اطاعت کا ثمر
کوئی والی ہے عجم کا، کوئی سلطانِ عرب

لڑکھڑانے لگے جب کُفر کی تدبیر کے پاؤں
جھک گئے آپ ﷺ کے قدموں پہ دبیرانِ عرب

تیرے ہر قصد پہ کیونکر نہ قصیدہ لکھوں
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

میں پتنگا ہوں اُسی رحمتِ حق کی لَو کا
بزمِ آقا ﷺ میں ہے جو شمعِ فروزانِ عرب

مجھ کو طیبہ کے شفا خانے میں لے جائے کوئی
کاش مل جائے مرے درد کو درمانِ عرب

اس سے روشن ہیں زمانے میں تدبُّر کے چراغ
مرکزِ دینِ رسالت ہے دبستانِ عرب
تیرے ہر شعر میں اوصافِ پیمبر ﷺ ہیں سحر
تبصرے کیوں نہ کریں تجھ پہ سخن دانِ عرب

اکرم سحر فارانی (کامونکی)

جب کھلا طیبۂ اقدس میں دبستانِ عرب
ساری دُنیا میں ہُوا شُہرۂ فیضانِ عرب
دل کے دامن میں لیے پھرتا ہوں ارمانِ عرب
کاش مجھ کو بھی بلا لیں کبھی سُلطانِ عرب ﷺ
مرحبا عظمتِ فرمانِ رسولِ عربی ﷺ
مُعتبر عالمِ امکاں میں ہے فرمانِ عرب
اب مدینے کے مسافر پہ ہے سورج کا گماں
اُس کے چہرے پہ ہے اب گردِ بیابانِ عرب
یہ ہے فیضانِ کراماتِ رسولِ عربی ﷺ
اب مہکتا ہے عجم میں بھی گلستانِ عرب
یاد کرتا ہے درِ گُنبدِ خضرا تجھ کو
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"
جو پہنتے تھے کبھی خاکِ درِ سرورِ دیں ﷺ
اب وہ کعبے کے نگہبان ہیں سُلطانِ عرب
شب جہالت کی گئی، عِلم کا سورج نکلا
لُطفِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے ہے احسانِ عرب

جس نے کعبے میں اذاں دی ہے باآوازِ بُلند
لائقِ فخر ہے وہ آپ کا انسانِ عرب
اب دواخانۂ دُنیا سے غرض مجھ کو نہیں
اب علاجِ دلِ بیمار ہے ارمانِ عرب
یوں تو گلشن ہیں زمانے میں ہزاروں لیکن
کیف ساماں ہیں مرے دل کو خیابانِ عرب
دردِ غم، یادِ نبی ﷺ اور یہ لمحاتِ فراق
اب مرے دل کا مقدر ہے یہ سامانِ عرب
جب مری سوچ میں ہوتے ہیں رسولِ عربی ﷺ
ایسے لمحوں میں ہوا کرتا ہوں مہمانِ عرب
مدحتِ سرورِ عالم ﷺ جو لکھے گا زخمی
اُس کو لاہور میں ڈھونڈیں گے سخن دانِ عرب

ایّوب زخمی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خالقِ لوح و قلم بھی ہے ثنا خوانِ عرب
کیوں نہ ہوں میرے دل و دیدہ فدایانِ عرب

گونج اُٹھا بانگِ پیمبر ﷺ سے جو میدانِ عرب
جاگ اُٹھا سویا ہوا شہرِ جوانانِ عرب

میرے مولا ﷺ ہیں وہاں، گنبدِ خضریٰ ہے وہاں
عرشِ رحمت ہے مرے واسطے ایوانِ عرب

جو مقدر سے ہوئے سرورِ عالم ﷺ کے فقیر
ایک دن ہو گئے دنیا میں سلیمانِ عرب

جب دل و جاں میں فروزاں تھے شریعت کے چراغ
چاند تاروں کی تمنا تھے غریبانِ عرب

جب کیا سرورِ اسلام ﷺ نے اعلانِ جہاد
سر بکف گھر سے نکل آئے فدایانِ عرب

ہر طرف راہِ طلب میں ہے اندھیروں کی فصیل
روشنی روح کو ہے مہرِ درخشانِ عرب

گلشنِ دل پہ مجھے اب یہ گماں ہوتا ہے
جیسے مہکا ہو بہاروں میں خیابانِ عرب

تا بکے ہجر کی راتوں میں بہاؤں آنسو
تا بکے دل میں تڑپتا رہے ارمانِ عرب

لاکھ صد رنگِ بہاراں ہے مرا پاک وطن
مجھ کو فردوس بداماں ہے گلستانِ عرب

شاعرِ والیِ کونین ﷺ کریں گے تسلیم
نعت منشا — کی سُنیں گے جو سخن دانِ عرب

محمد منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ حقیقت ہے کہ ہر گُل میں ہے خوشبو ان ﷺ کی
ان کی سانسوں سے مہکتا ہے گلستانِ عرب

آرزو اپنی یہی ہے کہ سندیسا آئے
کاش ہم بھی ہوں خدایا کبھی مہمانِ عرب

ان کے آنے سے محبت نے جِلا پائی ہے
دشمنی رکھتے تھے آپس میں مکینانِ عرب

اُس گھڑی سے ہے اجالے کی حکومت ہر سو
جب سے روشن ہے یہاں مشعلِ ایوانِ عرب

آپ ﷺ کی ذات فقط جلوۂ حق ٹھہری ہے
مظہرِ نورِ خدا باعثِ صد شانِ عرب

آپ سا کوئی زمانے میں نہیں ہے آقا ﷺ
آپ ہیں شانِ عجم، آپ ہیں ذی شانِ عرب

بھیک دیدار کی ہم کو بھی عطا ہو جائے
اِس طرف بھی ہو نظر شاہِ حسینانِ عرب

آپ ﷺ کا روضہ زمانے کی تمنا ٹھہری
پھر اجازت کا اشارہ بھی ہو سلطانِ عرب ﷺ

اعظمی جن کو ملا نور نبی ﷺ کے در سے
ان میں ہر شخص ہوا ہے مہِ تابانِ عرب

محمد طفیل اعظمی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب عالم کے ہیں محبوب جو سلطانِ عرب ﷺ
عرش سے کم ہے کہاں عرشۂ ایوانِ عرب

ہم رکاب آقا و مولا ﷺ کا ہے دربانِ عرب
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

چہچہاتا ہُوا آتا ہے نظر طیبہ میں
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

لاتا لے جاتا تھا پیغام کبوتر کی طرح
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

معرفت آقا و مولائے جہاں ﷺ کی سمجھو
فضلِ خالق سے اگر تم کو ہو عرفانِ عرب

کس نے گویائی عطا کی ہے عجم والوں کو
کون ہے جانِ عرب، شانِ عرب، آنِ عرب

میرے سرکار ﷺ کا مولد ہے وہاں، گھر ہے وہاں
یوں مرے دل میں جنم لیتا ہے ارمانِ عرب

اختیارات پیمبر ﷺ کو خدا نے بخشے
ہیں عوالم کے نگہبان، نگہبانِ عرب

جامعاتی جو نظام آج نظر آتا ہے
اصل ہے اس کی، پیمبر ﷺ کا دبستانِ عرب

عبقری پیدا ہوئے، نابغہ اس سے نکلے
ایسا دُنیا میں انوکھا تھا دبستانِ عرب

گنگ ہیں میرے پیمبر ﷺ کی حدیثیں سُن کر
ہوں عجم کے وہ سخنداں کہ سخندانِ عرب

سیّد و سرورِ عالم ﷺ کے ثنا گستر تھے
ابن رواحہؓ ہوں کہ کعبینؓ کہ حسانؓ عرب

سب غلامانِ پیمبر ﷺ ہیں ہمارے آقا
ہوں وہ شقرانؓ کہ سالمؓ ہوں کہ سلمانؓ عرب

سارے دُنیا کے مضامین مجسّم دیکھو
ان کی پیشانی پہ مرقوم ہے عنوانِ عرب

نام لیوا ہیں پیمبر ﷺ کے زمانے بھر میں
پھولتا پھلتا نظر آتا ہے بستانِ عرب

پوری ملت پہ اثر اس کا ہے میرے آقا ﷺ!
شرقِ اوسط پہ جو ادبار ہے، بُحرانِ عرب

یہ دُعا میری رہی، سب کو بُلائیں سرور ﷺ
میں جو تھا پچھلے دنوں دوستو! مہمانِ عرب

مکّہ و طیبہ کے محمود حرم ہیں اس جا
اہلِ اسلام پہ بے شک ہے یہ احسانِ عرب

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ضو فشاں غارِ حرا سے جو ہوا ماہِ عرب ﷺ
چھٹ گئی عرصۂ ہستی سے معاً ظلمتِ شب

خون ریزی کے جو رسیا تھے، وہی اہلِ عرب
ہو گئے شیر و شکر اسمِ محمد ﷺ کے سبب

چاند سورج کی زباں پر ہی نہیں برگِ درود
گردشِ شام و سحر بھی ہے ملی نعت بہ لب

شہرِ پُرنور تصوّر کے اُفق پر اُبھرا
چمنِ روح میں کھل اُٹھے ہیں گلہائے طرب

صدقۂ سرورِ کونین ﷺ جمالِ دارین
ہستیٔ کون و مکاں کا شہِ لولاک ﷺ سبب

جب بھی میری کسی زائر سے ملاقات ہوئی
بڑھ گئی اور مرے دل میں مدینے کی طلب

کُل خدائی کے وہ ہیں مالک و مختار مگر
اِس پہ بھی خود کو سمجھتے ہیں وہ اک بندۂ رب

حجلۂ جان مرا رشکِ بہاراں ٹھہرا
کھل گئے مدحتِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں جو لب

فرحتِ جانِ حزیں آپ ﷺ کا اسمِ اطہر
قلبِ مضطر کی دوا آپ ﷺ کا اک ایک لقب

شرع نازشؔ ہے حقیقت میں نبی ﷺ کی تعظیم
دین دراصل ہے سارا مرے آقا ﷺ کا ادب

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ والہ وسلم

جن کے بے مثل ہیں دُنیا میں حَسَب اور نسب
مرحمت رب نے کیا ہے انھیں رحمت کا لقب

اُن کی بعثت کا یہ اعجازِ مُبیں دیکھیے تو
بن گیا گلشنِ سرسبز بیابانِ عرب

شبِ بیدار کہ ہوتی ہے زیارت جس میں
میری قسمت میں بھی لکھ دے مرے اللہ! وہ شب

التجا تجھ سے خدایا! دلِ مہجور کی ہے
کر دے پیدا درِ سرکار ﷺ پہ جانے کا سبب

ان کی حرمت پہ تو مردانِ عجم بھی ہیں نثار
صرف سر اپنے کٹاتے نہیں مردانِ عرب

میرے ویران دل و رُوح کا گلشن مہکا
اُن کے دربارِ سکوں بخش میں پہنچا ہوں میں جب

مجھ کو سرکار ﷺ بُلا لیجیے در پر پھر سے
کیونکہ ہوں ہجرِ مدینہ کے سبب جان بہ لب

میری تقدیر میں بھی کاش ہو فردوسِ بقیع
دل میں حسرت ہے یہی اور یہی دل کی طلب

اے ذکی! حضرتِ جبریل کو کہتے ہیں رضاؔ
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

رفیع الدین ذکی قریشی

......شانِ جبریلِ امین علیہ السلام......

زینتِ خلدِ بریں مرغِ سلیمانِ عرب
سب فرشتوں سے حسیں مرغِ سلیمانِ عرب

بلبلِ باغِ دَنَا، نغمہ گرِ حمد و ثنا
"طائرِ سدرہ نشیں مرغِ سلیمانِ عرب"

مُرسَلِ ربِّ علاؑ، حاملِ وحیِ مولا
یعنی جبریلِ امیں مرغِ سلیمانِ عرب

زمزمہ خوانِ علق، محکیٔ آیاتِ فلق
طوطیٔ ماہ جبیں مرغِ سلیمانِ عرب

پرکُشا رہتا ہے لاہوت کی پہنائی میں
برجِ سدرہ کا مکیں مرغِ سلیمانِ عرب

مُستعِد رہتا ہے فرمان بجا لانے کو
عرشِ اعلیٰ کے قریں مرغِ سلیمانِ عرب

نور تھا، نورِ خدا، نور کی جانب لایا
صورتِ وحیٔ مبیں مرغِ سلیمانِ عرب

بابِ جبریلؑ جو ہے روضۂ اقدس کے قریں
ٹھہرا کرتا تھا یہیں مرغِ سلیمانِ عرب

آرزو ہے ترے دیدار کی دل میں لیکن
دید کی تاب نہیں مرغِ سلیمانِ عرب

محمد شہزاد مجددی

اشاریہ نعت گویانِ محترم

بترتیبِ حروفِ تہجی بلحاظِ تخلص

☆☆☆☆☆

شاعرِ نعت کا ۳۹واں مجموعہ ''سرودِ نعت'' پڑھ کر

سرودِ نعت

صلِ علیٰ کے دم سے سجا ہے سرودِ نعت
محمودؔ نعت گو نے لکھا ہے سرودِ نعت

محمودؔ کا قلم وہ عقیدت شعار ہے
عشق و خلوص ہی سے بھرا ہے سرودِ نعت

توفیقِ نعت خاص عطائے رحیم ہے
ذاتِ خدا کی خاص عطا ہے سرودِ نعت

کیا سوز و عشق و کیف میں نعتیں رقم ہوئیں
توصیفِ مصطفیٰ ﷺ کی ادا ہے سرودِ نعت

حق نے دیا ہے تجھ کو دلِ نعت آشنا
دل سے نکلتی رنگیں نوا ہے سرودِ نعت

''محمودؔ'' لکھ رہا ہوں سنہری حروف میں
سونے سے تو نے لکھ کے دیا ہے ''سرودِ نعت''

پیغام لے کے آیا ہے شہرِ رسول ﷺ کا
میرے لیے تو بادِ صبا ہے سرودِ نعت

اس میں بسے ہوئے ہیں ترانے درود کے
توصیف و نعتِ شاہِ ہُدیٰ ﷺ ہے سرودِ نعت

شاعر کو مصطفیٰ ﷺ نے نوازا ہے خود ریاضؔ
محمودؔ کے لیے تو ردا ہے سرودِ نعت

ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

''سرودِ نعت''کا مطالعہ

ہے نعت، اس لیے کہلائی اب درودِ نعت
مہک اٹھا جو درودوں سے ہے وجودِ نعت

ہر ایک حرف سے پہلے درود پاک لکھا
قلم نے ایسے وَرَق پر کیے سجودِ نعت

ہزار رنگ میں محمودؔ نے کہیں نعتیں
دیا ہے اہلِ محبّت کو اب ''سرودِ نعت''

ملک درود پڑھیں، نعت گو لکھیں نعتیں
گوارا کب ہے خدا کو کبھی جمودِ نعت

تمام ساعتیں ''صَلِّ علٰی'' سے ہیں معمور
ہر ایک لمحہ جہاں میں رہا ورودِ نعت

نبی ﷺ کی نعت کمالِ ادب کا پیکر ہے
عقیدتوں سے بنا سارا تار و پودِ نعت

ہر ایک میرا بنِ مُو ہے رازدانِ ثنا
نفس نفس سے ہوئی ہے مِرے نمودِ نعت

امامِ عشق ہے ہر منزلِ ثنا میں ریاضؔ
سجا ہے عشق کے دم ہی سے ہست و بودِ نعت

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

مجلّہ نام: ماہنامہ ''نعت'' لاہور
شمارہ نمبر ۵، بابت ماہ مئی ۲۰۰۶ء / ۲۷ جمادی الاول ۱۴۲۷ھ

''سرودِ نعت''
(شاہکارِ نعت کا ۲۹واں اردو مجموعۂ نعت)

''سرودِ نعت''
اعداد بحساب ابجد: ۷۹۵
بہ الفاظِ دیگر: ''خوبئ نبئ مدینہ'' (۷۹۵)

تعداد صفحات: ۱۰۴
بہ الفاظ بحساب ابجد: ''آنِ احمد''
''حُبّ و ادب رِعُبدہٗ''
''آوازِ وداد و نیاز''

قطعۂ تاریخ (سالِ طباعت)

''پاکی و عظمت رسولِ اکرم''
۲۰۰۶ء

شمارہ نیا ''نعت'' کا خوب صورت — ہے لاریب ''خوشبوئے گلزارِ طیبہ''
یہ آخر تک اوّل سے تاباں و رخشاں — جہاں ہر ورق سے ہیں انوارِ طیبہ
کیا خوب لہجے میں راجا نے طارق — بیانِ مدینہ و تذکارِ طیبہ
محبِّ محمد، وہ عالی مقدّر — بہیں بخت ہے وہ ودارِ طیبہ
پسندیدہ بازار، باغات، ٹیلے — عزیز اُس کو میدان و کہسارِ طیبہ
ادب و جد سے سائل ہے بابِ نبی کا — وہ ہے خاندانی طلب گارِ طیبہ
اگرچہ نوا سنج لاہور میں ہے — وہ ہے عندلیبِ چمن زارِ طیبہ
بلایا گیا بھی، نوازا گیا بھی — فقیرِ کریم و جبا ندارِ طیبہ
کرے پیش گلدستہائے محبت — تمام عمر پہنچے بہ دربارِ طیبہ

کہی اس شمارے کی تاریخ طارق
یہ ہے دل نشیں ''ذکرِ سرکارِ طیبہ''
۱۴۲۷ھ

''حرفِ فیضِ مصطفیٰ'' (۱۴۲۷ھ)
محمد عبد القیوم طارق سلطانپوری
حسن ابدال

شاعرِ نعت: راجا رشید محمود

پر

مجلہ ''مہرِ تاباں'' شاہدرہ لاہور (کتابی سلسلہ نمبر 6۔ مارچ 2006) میں
پروفیسر ارشد اقبال ارشد کا تبصرہ

راجا رشید محمود کا نام نعت گوئی، تحقیقِ نعت اور اشاعتِ نعت کے حوالے سے جانا پہچانا نام ہے۔ اُن کی نعتیہ شاعری کے تین درجن سے زائد مجموعے شائع ہو چکے ہیں جبکہ تحقیقِ نعت اور تدوینِ نعت کے حوالے سے کام بھی قابلِ ذکر ہے۔ گزشتہ کئی سال سے وہ ماہنامہ ''نعت'' کے مدیر کی حیثیت سے بھی کئی اہم نعتیہ کتب کی تدوین و اشاعت کا فریضہ سرانجام دے چکے ہیں۔ اُن کی نعتیہ ادب کے لیے خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے اُستاد ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ صاحب نے ایک مفصل کتاب ''شاعرِ نعت'' کے عنوان سے تحریر فرمائی ہے۔ فاضل مؤلف نے راجا رشید محمود کی نعتیہ شاعری کا موضوعاتی مطالعہ نہایت تفصیل سے کیا ہے۔ ڈاکٹر سلطان علی نے جہاں راجا رشید محمود کی شاعری کے فنی محاسن اُجاگر کیے ہیں۔ وہاں راجا رشید محمود جیسی صاحب مطالعہ شخصیت کی شاعری وفکری اُڑان کے بیشتر جہاں اِس کتاب میں اُجاگر کیے ہیں۔ وہ کہیں راجا رشید محمود کی نعت سے تعلیماتِ قرآن کا پرتو تلاش کرتے ہیں تو کہیں احادیثِ حضور ﷺ، تعلیماتِ حضور ﷺ، سیرتِ طیبہ اور تقلیدِ سیرتِ طیبہ، واقعاتِ سیرتِ طیبہ، میلادِ مصطفی ﷺ، معراج النبی ﷺ، حرمِ نبی کے مقامات اور ذکرِ حرمین پر مشتمل اشعار کا جائزہ لیتے ہیں تو کہیں طلبِ جنت اور تمنائے مدینہ، نعت سے مستقل تعلق اور یادِ حضور ﷺ کے موضوعات بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔

فاضل محقق نے تحقیقِ نعت اور فروغِ نعت کے سلسلہ میں راجا رشید محمود کی خدمات کا جائزہ بھی لیا ہے۔ مگر راجا رشید محمود کی شاعری کا زبان و بیان کے حوالے سے مطالعہ خصوصاً صنائع و بدائع کا بکثرت استعمال، عربی الفاظ و تراکیب کا حسنِ استعمال، انگریزی و ہندی کا استعمال، تراکیب، محاورات، اسماء اور سنین و اعداد کا راجا رشید محمود کی شاعری میں بے تکلف استعمال کا مطالعہ قابلِ ذکر ہے۔ ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ نے جدید تنقید و تحقیق کے تقاضے بھی احسن انداز میں پورے کیے ہیں۔

بلاشبہ ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ خود بھی اعتراف کرتے ہیں کہ وہ راجا رشید محمود کی تمام کتب سے استفادہ حاصل نہیں کر سکے لیکن اُن کے پیشِ نظر جو کتب اور رسائل رہے اُن سے استفادہ کرتے ہوئے ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ نے ایک حوالہ جاتی دستاویز مرتب کر دی ہے جو راجا رشید محمود کے فن کو سمجھنے اور اُن کی نعت گوئی کا ادراک کرنے کے لیے خشتِ اول کی حیثیت ضرور رکھتی ہے۔ الجلیل پبلشرز لاہور نے اِس تحقیقی مقالے کو بہت خوبصورتی سے شائع کیا ہے۔ ۵۳۴ صفحات پہ مشتمل اِس تحقیقی و تنقیدی کارنامے کی قیمت صرف دو سو روپے ہے۔

مناقبِ سیّدِ ہُجویر داتا گنج بخشؒ

پر

تبصرہ

کتاب: مناقبِ سیدِ ہُجویر داتا گنج بخشؒ
مرتّب: راجا رشید محمود۔ ہدیہ: عقیدتِ اولیاءِ کرامؒ
ملنے کا پتا: شانِ میراں ویلفیئر ٹرسٹ، 177 شادمان ون، لاہور۔

جن کے دلوں میں ایمان اور یقین ہو اور جن کا ظاہر و باطن تقویٰ اور پرہیزگاری میں ڈوبا ہو وہ اللہ کے ولی کہلاتے ہیں۔ جتنا تقویٰ ہوگا اتنا ہی درجۂ ولایت بلند ہوگا۔ سید ہجویر علی بن عثمان المعروف داتا گنج بخشؒ اولیاءِ عظام میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ 962 سال گزرنے کے باوجود ان کا مزار مرجعِ خلائق ہے اور ان کی مشہور تصنیف ''کشف المحجوب''، گمراہی اور بدعملی کے سدِّباب کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ راجا رشید محمود ہر ماہ نعتیہ مشاعرہ کرواتے ہیں اور کسی خاص موقع پر محفلِ منقبت بھی منعقد کرتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب میں انھوں نے مختلف شاعروں کی حضرت سید علی ہجویریؒ کی عقیدت و محبت میں کہی گئی مناقب شامل کی ہیں۔ کتاب کے آغاز میں حضرت علی ہجویریؒ کے مختصر حالاتِ زندگی بھی درج ہیں۔ حضرت علی ہجویریؒ کے عقیدت مندوں کے لیے یہ ایک بے نظیر تحفہ ہے۔

(ماہنامہ ''پھول'' (نوائے وقت) لاہور۔ اپریل 2006)

رفتید و لے نہ از دلِ ما

۹۲
۲۰۰۶ء

حضرت صابر براری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ - کراچی

ممتاز نعت نگار، بلند پایہ تاریخ گو، متکلم، مصنف
ہمہ جہت علمی و ادبی شخصیت، شاگرد حضرت علامہ ضیاء القادری۔

تاریخ رحلت: ۵ مئی ۲۰۰۶ء
۶ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

○

"زیبِ جہانِ نعت حضرت" (۲۰۰۶ء) "اعزازِ فنِ تاریخ" ۱۴۲۷ھ

قطعۂ تاریخ (سالِ رحلت)

○

دماغ و دل سے مداحِ محمدؐ — طبیعت میں تھا اُس کی عنصرِ نعت
بہ دربارِ محمدؐ زندگی بھر — کیے اُس نے نچھاور گوہرِ نعت
سخن ور، وہ متکلم وہ مفکر — عظیم المرتبت دیدہ ورِ نعت
وہ خوش گو عندلیبِ باغِ طیبہ — بہ ہر موسم رہا نغمہ گرِ نعت
ازل کے میکدے سے وقتِ تقسیم — اُسے ساقی نے بخشا ساغرِ نعت
عطا کے وقت قسّامِ ازل سے — اُسے بخشا گیا وافر زرِ نعت
خدا نے کردیا وقف اُس کی خاطر — ثنا گوئی کا تخت و افسرِ نعت
محبانِ مدینہ طیبہ میں باٹی — تسلسل سے سے جاں پرورِ نعت
ریاضت سے محبت سے ادب سے — سجایا گلشنِ خوش منظرِ نعت
جمالِ چہرۂ تاریخ گوئی — نظر افروز و دلکش پیکرِ نعت
وہ بے شک شمسِ مشرق فنِ تاریخ — وہ لاریب آفتابِ خاورِ نعت
قبولِ بارگاہِ مصطفیٰ ہے — اُس عبدِ مصطفیٰ کا محضرِ نعت
ہوا فردوس کی جانب روانہ — دلیلِ راہِ مدحت رہبرِ نعت
ہوا چشمِ جہاں سے آہ پنہاں — ضیاء القادری کا مظہرِ نعت
ہے نقصانِ عظیم حزبِ ثنا کا — وفات اُس کی زبانِ مشعرِ نعت

بہ تکرار "ادب" تاریخِ رحلت
۷ + ۷
کہی "وہ شاعرِ فخر آورِ نعت"
۱۴ + ۱۴۱۳ = ۱۴۲۷ھ

○

منوگرِ نعت عبدہٗ (۱۴۲۷ھ)
محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

نعت خوانی؟؟

تحریر: سید آلِ رسول حسنین مارہروی

آج کل نعت خوانی کی محفلوں میں جس انداز سے نعتیں پڑھی جارہی ہیں انہیں نہ ذکر جہری کہا جاسکتا ہے نہ ذکرِ خفی۔ پاکستانی نعت خواں حضرات نے تو نعت کے آداب ہی اٹھادیئے ہیں۔ اب ان کی نعت خوانی شور و غوغا بن کرہ گئی ہے۔ تین چار لوگوں کو ایک الگ مائیک پر بٹھادیا جاتا ہے اور وہ اسمِ ذات یا کلمہ کی تکرار شروع کردیتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ سینے سے اس طرح کی آوازیں بھی نکالتے ہیں جو ٹھیکے والے سازوں کا تاثر پیش کرتی ہے۔ لگتا ہے جیسے ڈھول یا دف بج رہی ہو۔ پور بندر میں اپنے ایک کرم فرما کے مکان پر ہم نے ایک ایسا کیسیٹ بھی سنا جس میں باقاعدہ چھن چھن کی آواز سنائی دے رہی تھی جیسے جھانجھ بج رہی ہو۔ ان آوازوں کو بیک گراؤنڈ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور ان آوازوں کی ہم آہنگی میں اصل نعت خواں عربی یا اردو نعت پڑھتے ہیں۔ اس طرح بزعمِ خود، بیک وقت ذکر اور نعت کا تصور پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کوشش میں یہ نعت خواں حضرات اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ ذکر نعت خوانی کے مقابلے میں ثانوی درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ ذکر کلمہ کی صورت میں ہو یا اسمِ ذات کی صورت میں بہر حال اللہ کا کلام ہے جب کہ نعت کتنے ہی بڑے شاعر کی کیوں نہ ہو بندے کا کلام ہے۔ بندے کے کلام کو اللہ کے کلام پر ترجیح دینا کہاں تک جائز ہے؟ رہی سہی کسر پوری کردیتا ہے بازگشت والا ساؤنڈ سسٹم جسے دراصل نعت خواں اپنے بے سرے پن کو چھپانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ہمارا یہ فائیو اسٹار نعت خواں جہاں کہیں جاتا ہے اپنے ساتھ اپنا خود کا ایکو ساؤنڈ سسٹم بھی لے جاتا ہے۔ جس طرح قوال حضرات قوالی گاتے گاتے سازندوں کی طرف رخ کرکے انہیں طبلے کے ٹھیکے یا دوسرے سازوں کے متعلق اشاروں اشاروں میں ہدایت دیتے ہیں اسی طرح یہ ٹی وی اسٹار نعت خواں ساؤنڈ سسٹم پر بیٹھے ہوئے شخص کو اشارے کرتا رہتا ہے اور ان اشاروں کے حساب سے ساؤنڈ سسٹم کو ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔ وہ جو تین یا چار لوگ الگ مائیک پر بیٹھے کلمہ یا اسمِ ذات کی تکرار کررہے ہیں اور اپنے حلق یا سینے سے دف یا ڈھول کی آواز نکال رہے ہیں بڑا ہی مضحکہ خیز منظر پیش کرتے ہیں۔ پھر جب ہمارا ٹی وی اسٹار نعت خواں نعت پڑھنا شروع کرتا ہے تو ساری بردباری سارا ادب بالائے طاق رکھ کر ہر وہ حرکت کرتا ہے جو بھانڈپن سے مشابہ ہوتی ہے۔

جیسے جیسے محفل جوان ہوتی ہے ویسے ویسے نعت خواں کا رقص بھی شباب پر آتا ہے۔
پورے جسم کو ایسی ایسی اداؤں کے ساتھ تھرکایا جاتا ہے کہ اچھا خاصا مرد آدمی ہیجڑا نظر
آنے لگتا ہے۔ بیچ بیچ میں اس قسم کے مہمل جملے بھی سامعین کی طرف اچھالے جاتے ہیں
: ذرا جھوم کے بولو مرحبا، لب چوم کے بولو مرحبا، دل تھام کے بولو مرحبا، ہاتھ اٹھا کے بولو
مرحبا، ہاتھ لہرا کے بولو مرحبا، ذرا زور سے بولو مرحبا، وغیرہ وغیرہ۔ یہ ساری حرکتیں تو اہل
ہنود کی بھجن کیرتن سبھاؤں میں ہوا کرتی تھیں، ہم مسلمانوں نے کب سے اپنالی؟

ایک دن ایک خاتون نے کیوٹی وی پر فائیو اسٹار نعت خواں سے جس وقت یہ کہا کہ
آپ جب اپنے مخصوص انداز میں اپنی نعت النبی صلی اللہ علیہ پڑھتے ہیں تو میری چھوٹی بچی
ڈانس کرنے لگتی ہے تو یہ سن کر ٹی وی اسٹار نعت خواں رو پڑے تھے۔ خدا ہی جانے یہ آنسو
ندامت کے تھے یا اپنی تعریف سن کر خوشی کے۔ اگر ندامت کے ہوتے تو نعت خواں
حضرت اپنے رب کے حضور صدق دل سے توبہ کرتے کہ آئندہ اس انداز سے نعت نہیں
پڑھیں گے۔ مگر رقص وسرور کی یہ محفلیں آج بھی جاری ہیں۔ اور اب تو یہ میراث استاد
سے شاگردوں کو منتقل ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ انسان برائی کو بہت جلد قبول کرتا ہے۔

ہمارے ملک کے کئی مدرسوں میں بڑی محنت سے پاکستانی نعت خواں حضرات کے نقال
تیار کیے جارہے ہیں۔ اسے ہی بھیڑ چال کہا جاتا ہے۔ ہمارے ہندوستانی نعت خواں
حضرات بھلا کیوں پیچھے رہیں۔ انہوں نے بھی بازگشت والے مائیک اور ساؤنڈ ایفیکٹ
دینے والے ”ذاکرین“ کا استعمال شروع کر دیا ہے۔

امام عشق ومحبت اعلیحضرت سیدی احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ آج اگر حیات
ظاہری میں ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے تو پاکستانی نعت خواں حضرات کے ہاتھوں
اپنی نعتوں کی درگت پر بڑے ہی غضب ناک ہوتے۔ کلام الامام کی کتر بیونت پاکستانی
نعت خواں حضرات بڑی فراخ دلی اور دیدہ دلیری سے کر رہے ہیں کہ کوئی شعر کہیں
چپکا رہے ہیں کوئی شعر کہیں۔ باپ کا مال سمجھ کر امام احمد رضا قدس سرہ کے اشعار میں اپنی
مرضی سے رد و بدل کیا جارہا ہے۔ پتہ نہیں کن کن مہمل گوشاعروں کی تک بندیاں
اعلیحضرت کی نعتوں میں شامل کی جارہی ہیں اور پھر اس طرح تیار شدہ کھچڑی کلام کو دف
کے صوتی تاثر کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔ ٹی وی اسٹار نعت خواں اس حساب سے
یقیناً کامیاب ہیں کہ ان کی پڑھی ہوئی بلکہ گائی ہوئی نعتوں کی سی ڈی ریکارڈ توڑ تعداد میں
بک رہی ہے۔ دولت اور شہرت کی خوب کمائی ہو رہی ہے۔ مگر اس گناہ کا کیا جو اس

گستاخانہ انداز سے نعت پڑھنے والے اور نعت سننے والے جھولی بھر بھر کما رہے ہیں۔

ہم نے جن فائیو اسٹار نعت خواں کا ذکر کیا انہیں علمائے کرام اور مفتیان عظام کی تنقید
اور فتاویٰ کی بھی کوئی پرواہ نہیں۔ ایک پروگرام میں کیوٹی وی اسٹار نعت خواں نے یہاں
تک کہہ دیا کہ کچھ لوگ تھوڑا بہت پڑھ لکھ جاتے ہیں تو دوسروں پر تنقید کرنا شروع کر دیتے
ہیں۔ ان کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اپنے خلاف تنقید کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ وہ تو
وہی کریں گے جو ان کا دل چاہے گا۔ اپنی ضد پر اڑے رہنے کا یہ فرعونی انداز خوش بختی
نہیں بلکہ بدبختی ہے۔

کیوٹی وی کے مفتیوں نے بہت پہلے ہی اس طرح کی موسیقی بنیت نعت خوانی کے
خلاف عدم جواز کا فتویٰ دے دیا تھا۔ مگر وہی مثل ہے کہ گھر کی مرغی دال برابر۔ سنا یہ گیا
ہے کہ جن مفتی صاحب نے ٹی وی اسٹار نعت خواں کے انداز کو ناپسندیدہ قرار دیا انہیں یہ
سزا دی گئی کہ انہیں کیوٹی وی کے حلقے سے باہر کر دیا گیا۔ سچ واقعی کڑوا لگتا ہے۔ پاکستانی
مفتی صاحب کے فتوے کے چار سال بعد ہندوستان کے مفتیوں نے بھی اپنی رائے ظاہر
فرمائی ہے اور سب کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ پاکستانی نعت خواں جس انداز میں نعت پڑھتے
ہیں وہ شرعاً ناپسندیدہ ہے اور اس سے گریز کیا جانا چاہیے۔ خانوادۂ اعلیحضرت کی آبرو،
جانشین حضور مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری دامت برکاتہم
العالیہ نے کیوٹی وی اسٹائل نعت خوانی پر جو مفصل فتویٰ صادر فرمایا ہے اس کے بعد اب
اس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ نعت خوانی کے بیک گراؤنڈ میں اللہ کے
ذکر کو ساؤنڈ ایفیکٹ کے طور پر استعمال کرنا شریعت مطہرہ کی رو سے ناجائز ہے۔ اور
جب اس طرح سے نعت پڑھنا جائز نہیں تو اسے سننے کے بارے میں بھی یہی حکم ہوگا۔
علامہ ازہری میاں صاحب کا فتویٰ غالباً آڈیو کیسیٹ کی بنیاد پر ہے۔ اگر حضرت مفتی
صاحب مذکورہ ٹی وی اسٹار نعت خواں کی نعت خوانی کا ویڈیو کیسیٹ دیکھ لیں تو مجھے یقین
ہے کہ اس سے بھی شدید تر الفاظ میں اس نعت خواں کو پھٹکاریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ہمیں صحیح طریقے سے ذکر خدا اور ذکر
رسول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے جو دین کو
مذاق بنائے ہوئے ہیں اور ایسے مداریوں سے بھی محفوظ رکھے جو محفل نعت کے نام پر
سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے اپنے ریچھ کو جا بجا نچاتے پھر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
ہمارے ان مخلص اور باادب نعت خواں حضرات کو سلامت رکھے جو نہایت سنجیدگی اور

بھرپور ادب کے دائرے میں رہ کر نعت خوانی کر کے عشقِ رسول کی شمع ہم سینوں کے دلوں میں روشن کیے جا رہے ہیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ ونور عرشہ سیدنا ومولینا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ اجمعین وبارک وسلم۔

فقط

سید شاہ آلِ رسول حسنین میاں برکاتی نظمی مارہروی
سجادہ نشین ومتولی، درگاہ عالیہ برکاتیہ نوریہ امیریہ، مارہرہ شریف، مقیم ممبئی۔
۱۵ر صفر المظفر ۱۴۲۷ھ / ۱۶ر مارچ ۲۰۰۶ء

۴۸۶ (برائے ماہنامہ نعت)

قطعۂ تاریخ وفات
نعت گو شاعر حضرت صابر براری مرحوم

—— تنویر پھول

دادِ ایثارِ صابر براری
۱۴۲۷ھ

نعت گوئے مصطفےٰ اور حامدِ ربّ العلیٰ
جنّت الفردوس کی جانب روانہ ہو گئے!
پھول! جو تاریخِ رحلت جاننا چاہے تو ہم
محترم صابر براری بلبلِ بستاں کہے!
۲۰۰۶ء

اخبارِ نعت

سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل

۱۔ سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل کا ۵۰واں (پانچویں سال کا دوسرا) ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ ۲ فروری ۲۰۰۶ء کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال (ناصر باغ لاہور) میں ہوا۔ صدارت حافظ حفظ الرحمان (سینئر پروڈیوسر، ریڈیو پاکستان لاہور) کی تھی۔ احمد رضا چیمہ (پروڈیوسر، ریڈیو پاکستان، لاہور) مہمانِ خصوصی تھے۔ قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) نے تلاوتِ قرآنِ کریم کی۔ نظامت حسبِ روایت مدیرِ نعت کی تھی۔ مصرعِ طرح تھا:

"مقامِ سرورِ کُل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

ڈاکٹر تبسم رضوانی کی یہ نعت مہمانِ خصوصی احمد رضا چیمہ نے اپنی دلکش آواز میں ترنم سے پڑھی۔ مشاعرے میں "سے آگے ہے" ردیف اور "لامکاں، گماں، جاں" قوافی میں محمد بشیر رزمی، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور) قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) اکرم سحر فارانی (کاموں کے) رفیع الدین ذکی قریشی، صادق جمیل، یونس حسرت امرتسری، پروفیسر اشکر عبدالقیوم، محمد لطیف، ڈاکٹر عطاء الحق انجم فاروقی، حافظ محمد صادق، محمد اسلام شاہ، منصور فائز، محمد طفیل اعظمی، عبدالحمید قیصر، ضیا نیر، پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا) اور راجا رشید محمود نے پڑھیں۔ اس ردیف قافیے میں تنویر پھول (کراچی) ڈاکٹر جمیل عظیم آبادی (کراچی) وزیر حسن (کراچی) اور پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد) کی نعتیں ڈاک سے وصول ہوئی تھیں۔

محمد ابراہیم عاجز قادری کی نعت "ہے" ردیف اور "آگے، جیسے، وارے" روی میں تھی۔ رفیع الدین ذکی قریشی کی ایک نعت "ہے، آئے، پیچھے" روی میں اور تنویر پھول کی ایک نعت "ہے، شے، طے" قوافی میں سامنے آئی۔ تنویر پھول کی ایک نعت "گرہ بند" بھی تھی۔

گرہ کی یہ صورتیں سامنے آئیں:

تبسم رضوانی: عروج آپ کا فکر و گماں سے آگے ہے

مقامِ سرورِ کُل ﷺ لامکاں سے آگے ہے

وزیر حسن (کراچی): رہے نبی ﷺ کا سفر کہکشاں سے آگے ہے
"مقامِ سرورِ کُل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

محمد لطیف: ہے سارا عالمِ اسلام متفق اِس پر
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

عبدالحمید قیصر: شعور و فکر سے، وہم و گماں سے آگے ہے
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

محمد اسلام شاہ: ہے یہ خیال سے آگے، گماں سے آگے ہے
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

محمد طفیل اعظمی: زمانے پر یہ حقیقت کھلی شبِ معراج
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

انجم فاروقی: میں کہہ گیا تھا غلط، دو جہاں سے آگے ہے
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

سحر فارانی (کاموکنے): خبر چھپی ہے یہ اخبارِ آسمانی پر
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

صادق جمیل: کروں بیان میں کیسے، بیاں سے آگے ہے
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

ریاض احمد قادری (فیصل آباد): محال ہے کہ کوئی اس کا کر سکے ادراک
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

فیض رسول فیضان (گوجرانوالا): علوِ حضور ﷺ کا شرح و بیاں سے آگے ہے
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

ابراہیم عاجز قادری: کوئی بتائے تو کیسے بتائے ان کا مقام
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

منصور فائز: مقام ان کا بتائے، کہاں مجالِ بشر
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

یونس حسرت امرتسری: کہا تھا سدرہ پہ یہ جبرئیل نے جملہ
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

غلام زبیر نازش (گوجرانوالا): "مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
مدینہ شان و شکوہِ جناں سے آگے ہے

جمیل عظیم آبادی (کراچی): "مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
سراپا آپ کا حدِ گماں سے آگے ہے

محمد بشیر رزمی: ہمیں خبر ہے، ہمارے بیاں کے آگے ہے
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
تجلیاتِ الف لام میم کہتی ہیں
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

ضیا نیر: "دنا" ہو یا "فتدلّٰی" ہو یا ہو "اَوْ اَدْنٰی"
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
رہا نہ فاصلہ محبوب اور محب میں کوئی
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

رفیع الدین ذکی قریشی: مقامِ سرورِ کل ﷺ کا بھلا کسے ادراک
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
کہوں گا اس سے میں، پوچھے گا گر کوئی مجھ سے

"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

حافظ محمد صادق: جمال آپ کا سب مہ وشاں سے آگے ہے
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
سمجھنا جس کا ہماری تواں سے آگے ہے
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
محال لانا تصوّر میں اس کا ہے حافظ
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

محمد محب اللہ نوری (بصیرپور): حدودِ فکر و شعور و گماں سے آگے ہے
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
یہ بھید کھولا ہے معراج کی حقیقت نے
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
مسیحؑ چوتھے فلک پر، خلیلؑ ہفتم پر
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
یہ نکتہ سورۂ "والنجم" نے ہے سمجھایا
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

تنویر پھول (کراچی): نبی ﷺ کے صدقے میں تخلیق رب نے کی ہر شے
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
خدا کے بعد یہی نام سب کے پہلے ہے
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
سروش رک گیا سدرہ پہ اور یہ بولا
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

نبی ﷺ کے نور سے تخلیق کا ہوا آغاز
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
عروج سدرہ سے آگے رسائی ہے ان کی
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
خدا کے عبد ہیں مخلوق کے وہ آقا ہیں
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
"رفعنا" کہ کے یہ قرآن نے کیا ثابت
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
عروجِ شاہ ﷺ کی حد کو سمجھنا ناممکن
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"
شمیمِ باغِ نبی ﷺ طیبہ سے جناں تک پھول
"مقامِ سرورِ کل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

راجا رشید محمود: زماں سے آگے ہے اور لازماں سے آگے ہے
"مقامِ سرورِ کُل ﷺ لامکاں سے آگے ہے"

۲۔ کونسل کا ۵۱واں (پانچویں سال کا تیسرا) ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ شورش کشمیری کے مصرعِ طرح "وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے" پر ۲ مارچ ۲۰۰۶ء (جمعرات) کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال میں ہوا۔ پیرزادہ حمید صابری نے صدارت کی۔ سجاد حسن مہمانِ خصوصی اور مولانا عطا محمد گولڑوی (خطیب جامع مسجد اقصیٰ بیرون شیرانوالا گیٹ) مہمانِ اعزاز تھے۔ محمد ابراہیم عاجز قادری نے تلاوتِ قرآنِ مجید کی، سجاد حسن (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ) نے نعت خوانی کی اور مدیرِ نعت نے نظامت کی سعادت حاصل کی۔

جن شعراءِ کرام نے "ٹھہرے" ردیف اور "آسماں، ترجماں، کہاں" قوافی میں نعت

کہی' ان میں حمید صابری (صاحب صدارت) محمد بشیر رزمی' رفیع الدین ذکی قریشی' بشیر رحمانی'
حافظ محمد صادق' یونس حسرت امرتسری' اقبال سحر انبالوی' محمد ابراہیم عاجز قادری' اکرم سحر فارانی' ضیا
نیر' محمد طفیل اعظمی' محمد اسلام شاہ' منصور فائز' پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا) قاری غلام
زبیر نازش (گوجرانوالا) تنویر پھول (کراچی) صدیق فتحپوری (کراچی) جمیل عظیم آبادی
(کراچی) پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)' عزیز الدین خاکی القادری (کراچی) کامل
صدیقی اور راجا رشید محمود شامل تھے۔

محمد بشیر رزمی' تنویر پھول' محمد ابراہیم عاجز قادری اور ضیا نیر نے غیر مردف نعتیں کہیں
اور تنویر پھول کی ایک نعت ''گرہ بند'' بھی تھی۔

مصرع طرح پر ان گرہوں سے یہ گلدستہ مرتب ہوا:

شورش کاشمیری: غرض کہ اُس درِ مشکل کُشا تک آ پہنچے
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''

تنویر پھول (کراچی): وہیں پہ ان کے غلاموں کا کارواں ٹھہرے
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''
درِ نبی ﷺ پہ' الٰہی! رسائی ہو جائے
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''
دعا ہماری ہے' اس در کی رب گدائی دے
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''
اسی مقام پہ جبریلؑ کی ہے دربانی
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''
یہی وہ در ہے' جہاں سر جھکا ہے کعبے کا
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''

درِ نبی ﷺ سے زمانے کو ملتی ہے خیرات
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''
ادب کی جا ہے' یہ نازک ہے عرشِ اعظم سے
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''
سدا جھکی ہے وہاں کائنات کی گردن
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''
وہ در ہے حجرۂ صدیقہؓ کا مدینے میں
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''
قریب شاہ ﷺ کے بوبکرؓ بھی' عمرؓ بھی ہیں
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''
خدا کا شکر ہے اس در پہ ہم بھی آئے پھول
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''

حافظ محمد صادق: خدا کی خلق کا وہ کیوں نہ آستاں ٹھہرے
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''
جھکا کے سر وہاں آتے ہیں دہر کے سلطان
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''
وسیلہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں اس کا پیغمبرؑ
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''
خمیدہ سر ہیں زمان و مکاں وہاں حافظؔ
''وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے''

غلام زبیر نازش (گوجرانوالا): بہارِ حسنِ زمیں کا ہے اعتبار اس سے

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسمان ٹھہرے"

ضیائے شمس و قمر بھی نثار ہے اس پر

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

خوشا کہ اس درِ اقدس کے ہم سوالی ہیں

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

راجا رشید محمودؔ (ناظمِ مشاعرہ) درِ حبیب خدائے کریم و قادر ہے

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

جہاں پہ جھکنا فلک کی بلندی پانا ہے

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

وہیں پہنچ کے رکا میری فکر کا طائر

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

سحرؔ فارانی (کامونکے): زمیں کے سارے مکیں بھی، مکاں بھی اس پہ فدا

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

مری جبینِ تمنا کی سجدہ گاہ رہے

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

جمیلؔ عظیم آبادی (کراچی): "وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

وہاں پہ آ کے فرشتوں کا کارواں ٹھہرے

سبھی نے دیکھا ہے یہ معجزہ شب اسرا

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

ابراہیم عاجزؔ قادری: بتاؤں کیا درِ سرکار ﷺ کی تمہیں عظمت

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

زمیں سے عرشِ بریں تک نہیں ہے در اس سا

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

ضیا نیرؔ: اس ایک در پہ ہی خم ہے جبینِ شمس و قمر

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

جہاں کا مرکز و محور ہے آپ ﷺ ہی کا در

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

اقبال سحرؔ انبالوی: کھلا ہوا ہے محمد ﷺ کے آستانے پر

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

فیض رسول فیضاںؔ (گوجرانوالا): زمین کرتی ہے اس کا طواف ہر لحظہ

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد): بنا ہے مرکز و محور وہ سب جہانوں کا

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

محمد طفیل اعظمیؔ: ہمیشہ کے لیے پھر آدمی وہاں ٹھہرے

"وہ ایک در کہ جہاں دورِ آسماں ٹھہرے"

۳۔ کونسل کے زیرِ اہتمام پانچویں سال کا چوتھا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ ۶ اپریل کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال میں ہوا۔ صدارت اقبال سحرؔ انبالوی (مدیر "رشحات" لاہور) نے کی۔ مہمانِ خصوصی مولانا عطا محمد گولڑوی تھے۔ سیّد سجادؔ رضوی کا مصرع "جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ جہاں اس پہ نثار" طرح کے لیے دیا گیا تھا۔ یہ نعت سجاد حسن نے پڑھی۔ محمد ابراہیم عاجزؔ قادری نے تلاوت کلام مجید کی۔ ناظمِ مشاعرہ حسبِ روایت راجا رشید محمودؔ تھے۔

اقبال سحرؔ انبالوی (صاحبِ صدارت)، محمد ابراہیم عاجزؔ قادری، رفیع الدین ذکیؔ قریشی، محمد بشیر رزمیؔ، حافظ محمد صادقؔ، غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا) عبدالحمید قیصرؔ، ریاضؔ احمد قادری

(فیصل آباد) تنویر پھول (کراچی) صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور) صدیق فتحپوری (کراچی) ضیا نیر، محمد یونس حسرت امرتسری، حافظ محمد صادق اور راجا رشید محمود نے غیر مردّف نعتیں کہیں۔

تنویر پھول، پروفیسر ریاض احمد قادری اور ناظمِ مشاعرہ نے "اس پہ نثار" ردیف اور "جہاں، بیاں، جناں" قوافی کے ساتھ بھی نعتیں کہی تھیں۔

راجا رشید محمود (چیئرمین "سیدِ ہجویر نعت کونسل") نے "احمدِ مرسل ﷺ پہ جہاں اس پہ نثار" ردیف اور "نثار، انحصار، مدار" قوافی کے ساتھ بھی ایک نعت پڑھی۔

محمد بشیر رزمی اور محمد طفیل اعظمی نے مصرع طرح پر نہیں، البتہ "ان پہ نثار" ردیف کے ساتھ نعتیں کہی تھیں۔ قاری غلام زبیر نازش مصرع یہ سمجھے "جو نثارِ احمدِ مرسل ﷺ جہاں اس پر نثار" اور اس بحر میں نعت کہہ کر لائے تھے۔

تنویر پھول نے ایک گرہ بند نعت بھی بھیجی۔ بیرونِ لاہور کے جو شعرا خود نہ آسکے اور ڈاک سے نعتیں بھیجیں، وہ ناظمِ مشاعرہ نے پڑھیں۔

مصرعِ طرح کو مختلف شعرا نے اِس طرح برتا:

سیّد سجاد رضوی: حاصلِ تجربۂ دہر یہی ہے سجاد
جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار

یونس حسرت امرتسری: کون اس زندہ حقیقت سے کرے گا انکار
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

ریاض احمد قادری: ان کی ناموس پہ مٹنے سے بقا ملتی ہے
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

دے کے وہ جان، بنا سارے زمانوں کی ہے جان
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

جو غلامِ شہِ مُرسَل ﷺ ہے، جہاں اس کا غلام
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

عبدالحمید قیصر: جو غلام احمدِ مرسل ﷺ کا، جہاں اس کا غلام
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

محمد محب اللہ نوری: صفحۂ دہر پہ ہے ثبت بہ عنوانِ جلی
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

آلِ یاسرؓ کا یہ کردار بتاتا ہے ہمیں
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

ضیا نیر: اس کو تسلیم شدہ ایک حقیقت جانو
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

اس پہ تاریخ کے اوراق ہیں شاہد لاریب
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

عاجز قادری: جو کرے بندگی اللہ کی، وہ پائے قرار
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

حافظ محمد صادق: دشمنِ احمدِ مرسل ﷺ کا زمانہ دشمن
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

بزمِ امکاں کی بڑی سب سے حقیقت یہ ہے
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

ذکی قریشی: ہے نبی ﷺ سے جسے پیار، اس سے خدا کو بھی ہے پیار
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

میں نے دیکھا ہے یہی ساری خدائی میں ذکی

"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

صدیق فتحپوری:

اپنے بندوں سے ہے اللہ کا یہ قول و قرار
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

تنویر پھول:

ہیں وہ محبوبِ خدا، سارے جہاں کے سردار
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

حدتِ عشقِ نبی ﷺ، برقِ تپاں اس پہ نثار
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

جو وفادارِ نبی ﷺ، اس پہ فدا لوح و قلم
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

کہہ کے "لولاک" بتاتی ہے حدیثِ قدسی
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

جانتے راز تھے بے شک یہ محبانِ نبی ﷺ
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

ان کے صدقے میں ہے تخلیق جہانِ کل کی
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

دم بدم آج بھی آتی ہے صدائے جبریلؑ
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

فیصلہ روزِ ازل سے ہے یہی خالق کا
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

خوب اس رمز سے آگاہ اویسؓ اور بلالؓ
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

باعثِ خلقتِ کونین وہی ہیں بے شک
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

انس و جاں، حور و ملک، پھول، سبھی کو معلوم
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

راجا رشید محمود:

ساری مخلوق، زمین اور زماں اس پہ نثار
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

جس کو پیار احمدِ مُرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

لوحِ محفوظ پہ مرقوم ہوا یہ مصرع
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

یہ تو ثابت ہوا قربانیٔ علم الدینؒ سے
"جو نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار"

۴۔ محکمۂ اوقاف پنجاب نے "سیدِ ہجویر نعت کونسل" تشکیل دی اور مدیرِ نعت کو اس کا چیئرمین نامزد کیا۔ کونسل نے جنوری ۲۰۰۲ سے ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعروں کا آغاز کیا جو پہلے داتا دربارؒ میں اور اب کافی عرصے سے چوپال (ناصر باغ) میں ہو رہے ہیں۔ کونسل نے ۱۷ مارچ ۲۰۰۶ء (۱۶ صفر) کو نمازِ عشاء کے بعد جامع مسجد داتا دربارؒ میں "مشاعرۂ منقبت" کا اہتمام کیا۔ صدارت خواجہ غلام قطب الدین فریدی (سجادہ نشین گڑھی شریف) کی تھی۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی (سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان) اور صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (سجادہ نشین بصیر پور شریف) تھے۔ قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) نے تلاوتِ قرآن مجید کی۔ احمد رضا چیمہ (پروڈیوسر ریڈیو پاکستان لاہور) جو بہت اچھے نعت خواں بھی ہیں، نامور نعت خواں محمد ارشد قادری اور ساؤتھ افریقہ کے بھائی آزاد جیبی نے نعتیں پڑھیں۔ ڈاکٹر محمد عاشق مدنی (اوکاڑا) نے

مدینۂ طیبہ کی روایت کے مطابق قصیدہ بُردہ شریف کے چند اشعار سے محفل کا آغاز کیا۔ اور عبدالقیوم طارقؔ سلطانپوری (حسن ابدال)' پروفیسر افضال احمد انورؔ (جی سی یونیورسٹی' فیصل آباد) غضنفر جاوِدِ چشتی (گجرات) رفیع الدین ذکیؔ قریشی' محمد بشیر رزمیؔ' صادق جمیلؔ' غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا) محمد اسلم سعیدی' محمد ابراہیم عاجزؔ قادری اور راجا رشید محمودؔ (ناظم مشاعرہ) کے علاوہ مہمانِ خصوصی صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوریؔ اور صاحبِ صدارت خواجہ غلام قطبؔ الدین فریدی نے سیّد ہجویر داتا گنج بخش علی بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کی منقبتیں پڑھیں۔

آخر میں ڈاکٹر محمد عاشق مدنی نے دعا کرائی۔

۵۔ مدیر "نعت" راجا رشید محمودؔ نے "مناقبِ سیّدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ" مرتّب کیے اور کرنل (ر) ڈاکٹر راجا محمد یوسف قادری (بانی "شانِ میرانؒ ویلفیئر ٹرسٹ) نے ۲۰۸ صفحات کی یہ کتاب چھاپ دی۔ کتاب میں علامہ اقبالؔؒ سے راجا رشید محمودؔ تک ۹۲ شعرا کی ڈیڑھ سو کے قریب منقبتیں ہیں۔ ہدیہ "عقیدت اولیاءِ کرام (رحمہم اللہ)" ہے۔ یہ کتاب ۱۷ مارچ کے "مشاعرۂ منقبت" کے اختتام پر ڈاکٹر محمد عاشق مدنی نے حُضّار شعراءِ محترم میں تقسیم کی۔

۶۔ آیندہ مشاعروں کے لیے درج ذیل مصرع ہائے طرح منتخب کیے گئے ہیں:

مئی: جو غیب کی کئی باتوں کا انکشاف کرے (خالد بزمیؔ)

جون: آستانِ مصطفیٰ ﷺ بے انتہا اچھا لگا (حبیب اللہ حاویؔ)

جولائی: سعادتِ دو جہاں کا موجب ہے مصطفیٰ ﷺ کا غلام ہونا (مرتضیٰ احمد میکشؔ)

اگست: ہاتھ آیا دامن رحمت شہِ لولاک ﷺ کا (عبدالحامد بدایونی)

ستمبر: اتر کے آ گئے شمس و قمر مدینے میں (اقبال عظیم)

اکتوبر: حضور ﷺ دل کی نگاہوں سے ماورا تو نہ تھے (مظفر گجراتی)

نومبر: وہ دیکھیے' وہ گنبدِ خضرا نظر آیا (اسدؔ ملتانی)

دسمبر: بندہ نواز! صدقۂ لطفِ نظر ملے (انورؔ فیروز پوری)

متفرقات

۱۔ مدینہ طیبہ کے ایک معزّز باسی محترم اعجاز خورشید احمد ۱۷ جنوری ۲۰۰۶ کو احقر کے غریب خانے پر تشریف لائے اور دو دن بعد واپس شہرِ سرکار (ﷺ) کو چلے گئے۔

۲۔ ۲۴ جنوری کو ریڈیو پاکستان کی پندرہ روز محفلِ میلاد کی ریکارڈنگ ہوئی جس میں قاری اعجاز احمد نے تلاوتِ قرآن مجید کی۔ سرور حسین نقشبندی' شوکت حسین نقشبندی' حافظ سیّد ثقلین حیدر (ابنِ الطاف الرحمٰن پاشا) قاری محمد صدیق چشتی اور سلامت علی بھٹی نے نعتیں پڑھیں اور مدیرِ نعت نے "حضور ﷺ کا نظامِ تعلیم و تربیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ پروڈیوسر حافظ حفظ الرحمٰن تھے اور میزبان ضمیر فاطمی۔ یہ محفل ۲۶ جنوری کو نشر ہوئی۔

۳۔ ۲۶ جنوری کو زائرِ تازہ حاجی شفقت جاوید قادری اور نعیم طاہر رضوی (ناظمِ اعلیٰ کنز الایمان سوسائٹی) ماہنامہ "نعت" کے دفتر آئے۔

۴۔ ۲۷ جنوری کو ریڈیو پاکستان کے پنجابی پروگرام کے لیے مدیرِ نعت کی تقریر بعنوان "اسلام دا نظامِ اخلاق" ریکارڈ کی گئی۔ پروڈیوسر اکمل شہزاد گھمن تھے۔

۵۔ ۳۱ جنوری (یکم محرم الحرام ۱۴۲۷ھ) کو جی سی یونیورسٹی' لاہور میں ایف اے' ایف ایس سی' بی اے' بی ایس سی اور ایم اے' ایم ایس سی کے طالب علموں کے درمیان نعت خوانی کا مقابلہ ہوا۔ اس کا اہتمام عریبک سوسائٹی کے پروفیسر امتیاز احمد نے کیا تھا۔ مہمانِ خصوصی مدیرِ نعت تھے جنھوں نے نعت گوئی' اور نعت خوانی کے آداب اور مروّجہ خرابیوں کے موضوع پر گفتگو کی۔

۶۔ ۲ فروری کو ریڈیو پاکستان کے دینی پروگرام "صراطِ مستقیم" کے لیے مدیرِ نعت کی تقریر "توکُّل علی اللہ: اثاثۂ مومن" ریکارڈ کی گئی۔ پروڈیوسر حافظ حفظ الرحمان تھے۔

۷۔ ۶ فروری کو ریڈیو پاکستان کے پروڈیوسر اکمل شہزاد گھمن نے پنجابی پروگرام کے لیے مدیرِ نعت کی تقریر "سچ دی اہمیت" ریکارڈ کی۔ یہ تقریر ۱۰ فروری (جمعہ) کو نشر ہوئی۔

۸۔ ۹ محرم الحرام (۸ فروری) کو پتوکی میں ایک جلسہ عام ہوا جس میں صوفی رحمت علی

خطیب جامع مسجد کرمانوالا نے تلاوت کی۔ ڈاکٹر غلام محمد ترنمؒ نے آقا حضور ﷺ کی نعت اور شہدائے کربلا کی منقبت پڑھی اور مدیرِ نعت نے فلسفۂ شہادت اور تقلیدِ امام حسینؓ کے موضوع پر تقریر کی۔ ڈاکٹر عبدالجبار شاکر نے نظامت کی۔ گزشتہ برس کے ۹ محرم کے جلسے کی طرح ریاض احمد اور رانا راشد رضا میزبان تھے۔ صدارت غلام محی الدین (ریٹائرڈ صوبیدار) نے کی۔

۹۔ ۱۱ محرم (۱۰ جنوری) کو نمازِ مغرب کے بعد ماہنامہ ''نعت'' کے دفتر میں ایوانِ درود و سلام کی بارھویں کی ماہانہ محفلِ درود و نعت ہوئی جس میں ڈاکٹر محمد عاشق مدنی (اوکاڑا) نے قصیدہ بُردہ شریف کے اشعار پڑھے۔ محمد نسیم نقشبندی نے نعت پڑھی۔ رفیع الدین ذکی قریشی اور راجا رشید محمودؔ نے اپنا نعتیہ اور منقبتیہ کلام سنایا۔ اور ڈاکٹر محمد عاشق مدنی اور مدیرِ نعت نے گفتگو کی۔ حسبِ روایت پہلے خاموشی سے درودِ پاک پڑھا گیا۔

۱۰۔ ۱۲ فروری کو بزمِ اوجِ سخن کا ماہانہ طرحی مشاعرہ لاریکس کالونی، مغلپورہ روڈ میں ہوا۔ مصرعِ طرح تھا۔ ''خوں میں نہا کے آج ہوئے ہیں وہ سرخرو۔'' عبدالحمید قیصرؔ اور مدیرِ نعت نے نعتیں، عبدالعلی شوکتؔ، اقبال سحرؔ انبالوی اور گلزارؔ حسین نے غزلیں پڑھیں۔ بعد میں محمد شریف ناظرؔ کی قبر پر فاتحہ خوانی کی گئی۔

۱۱۔ ۲۷ محرم مدیرِ نعت کی والدہ محترمہ کا یومِ وصال تھا۔ چنانچہ ۲۶ فروری کو ماہنامہ ''نعت'' کے دفتر میں مرحومہ کے ایصالِ ثواب کی محفل ہوئی۔

۱۲۔ ۴ مارچ ۲۰۰۲ کو مدیرِ نعت کی بیگم فوت ہوئی تھیں۔ اس لیے اس دن ان کے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا گیا۔

۱۳۔ ۷ مارچ کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال میں ''ادراک'' کے زیرِ اہتمام مدیرِ نعت کی صدارت میں ایک مشاعرۂ حمد و نعت و سلام ہوا جس میں سیّد علی رضا کاظمیؔ، محمد یونس حسرتؔ امرتسری اور حسنؔ صادق مہمانانِ خصوصی تھے۔ میثم تمّارؔ نے نظامت کی۔ صادق جمیلؔ، عزیز کاملؔ، واجد امیرؔ، جاوید قاسمؔ، رضا عباس رضاؔ، طاہرؔ ناصر علیؔ، عابدؔ حسین نقوی، افضال انجمؔ، ابرارؔ احمدؔ، گلزارؔ حسین، زبیدہ

حیدر زیبیؔ، مراتب علی شادؔ، تاجؔ انصاری، سلطان محمودؔ، شاہد لعلؔ اور دوسرے شعرا نے کلام پڑھا۔

۱۴۔ ۱۱ مارچ کو ریڈیو پاکستان کے دینی پروگرام کے لیے مدیرِ نعت کی تقریر بعنوان ''اسلامی معاشرے کے خدوخال: حاجت مندوں کی ضرورت ان کا حق سمجھ کر پوری کرنا'' ریکارڈ کی گئی۔ یہ تقریر ۱۴ مارچ کو نشر ہوئی۔ حافظ حفظ الرحمٰن پروڈیوسر تھے۔

۱۵۔ ۱۲ مارچ (اتوار) کو ایوانِ درود و سلام کی بارھویں کی محفلِ درود و نعت صوفی آرٹس، شارجہ سنٹر، شادمان مارکیٹ میں ہوئی۔ پہلے حسبِ روایت خاموشی سے درودِ پاک پڑھا گیا۔ بعد میں ڈاکٹر محمد عاشق مدنی (اوکاڑا) نے قصیدہ بُردہ شریف پڑھا۔ رفیع الدین ذکیؔ قریشی اور مدیرِ نعت نے اپنی نعتیں سنائیں۔ محمد سلیم نقشبندی نے نعت خوانی کی۔ آخر میں مدیرِ نعت نے تقریر کی۔ موضوع تھا۔ ''درودِ پاک کی فرضیت اور استحباب اور ناموسِ رسالت کی اہمیّت۔''

۱۶۔ ۱۴ مارچ کو داتا دربار میں پی ٹی وی کے لیے مدیرِ نعت کی گفتگو بعنوان ''کشف المحجوب کے اسرار و غوامض'' ریکارڈ کی گئی۔ پروڈیوسر کرامت مغل تھے۔

۱۷۔ ۱۸ مارچ (ہفتہ) کو ۱۵ سال سے کم عمر بچوں اور بچیوں اور ۱۵ سے ۲۵ سال تک کی عمر کے حضرات و خواتین کے درمیان صوبائی مقابلہ نعت خوانی ہوا۔ پنجاب بھر کے ضلعی مقامات سے منتخب نعت خوان اس مقابلے میں شریک ہوتے ہیں اور یہاں سے منتخب ہونے والے اسلام آباد میں ہونے والے قومی مقابلۂ نعت خوانی میں حصہ لیتے ہیں۔ الطاف الرحمٰن پاشا، تصدق علی خاں اور مدیرِ نعت صوبائی مقابلۂ نعت خوانی کے منصفین تھے۔ یہ مقابلہ ٹیلی ویژن، ریڈیو پاکستان اور محکمہ اوقاف کے اشتراک سے ریڈیو کے ملکۂ ترنّم نور جہاں آڈیٹوریم میں ہوتا ہے۔ ۱۶ اپریل کو یہ مقابلہ پی ٹی وی پر دکھایا گیا۔

۱۸۔ ماہنامہ ''پھول'' (نوائے وقت لاہور) سے مستقل تعاون کرنے والوں کو ۱۸ مارچ (ہفتہ) کو گیارہ بجے حمید نظامی ہال میں ایوارڈ دیے گئے۔ مدیرِ نعت چونکہ اس وقت صوبائی مقابلہ نعت خوانی میں مصروف تھے، اس لیے ''نوائے وقت'' نہ جا سکے۔ ان کا ایوارڈ انھیں بعد میں دیا گیا۔

۱۹۔ ۱۹ مارچ کو تحریکِ تعمیلِ اسلام کے دفتر واقع بابا فریدؒ روڈ (ریٹی گن روڈ) میں مدیرِ نعت نے سورہ الاعراف کے ۱۲ ویں رکوع کا درس دیا۔ درسِ قرآن کے آخر میں ڈاکٹر سید الیاس علی عباسی نے اختتامی گفتگو کی۔

۲۰۔ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی تقریبات کے دوسرے دن ۲۰ مارچ کو نمازِ ظہر کے بعد کے اجلاس میں مدیرِ نعت نے داتا صاحب کی منقبت پڑھی۔

۲۱۔ بزمِ اوجِ سخن کا ماہانہ طرحی مشاعرہ ۲۔اپریل کو گیارہ بجے دن ہوا۔ جس میں عبدالحمید قیصرؔ اور مدیرِ نعت نے طرحی نعتیں اور اقبال سحرؔ انبالوی، گلزارؔ حسین اور عبدالحمید نے طرحی غزلیں پڑھیں۔

۲۲۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی سالانہ محفلِ میلاد بورڈ کے آڈیٹوریم میں ۳۔اپریل (پیر) کو چیئرمین جہانگیر عزیز کی صدارت میں ہوئی۔ حافظ محمد اقبال نے نظامت کی۔ محمد ارشد قادری، سید محمد رضا زیدی اور دوسرے نعت خواں حضرات نے نعتیں پڑھیں۔ ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی نے تقریر کی۔ عبدالمجید چٹھہ اور راجا رشید محمودؔ نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔

۲۳۔ ۵۔اپریل کو ریڈیو پاکستان کے لیے مدیرِ نعت کی تقریر "اسلامی معاشرے کے خدوخال: دوسروں کی رائے کا احترام کرنا" ریکارڈ کی گئی۔ حافظ حفظ الرحمٰن پروڈیوسر تھے۔

۲۴۔ اے ٹی وی نے ایک نعتیہ مشاعرے کا اہتمام کیا جس کی ریکارڈنگ ۷۔اپریل کو ٹی وی کے دفتر ماڈل ٹاؤن میں ہوئی۔ خالدؔ احمد نے نظامت کی۔ شہزادؔ احمد، راجا رشید محمودؔ، ریاضؔ حسین چودھری (سیالکوٹ) منیر سیفیؔ، نجیبؔ احمد، اخترؔ شمار، صادق جمیلؔ، رضا عباس رضاؔ، سلیم طاہرؔ، جمشیدؔ اعظم چشتیؔ، اشرف جاویدؔ، واجدؔ امیر، احمد فریدؔ اور دو خواتین نے اپنی نعتیں پڑھیں۔ یہ مشاعرہ ۱۲ ربیع الاوّل کو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

۲۵۔ ۸۔اپریل کو گلشنِ ادب کا مشاعرہ حمد و نعت، سنت نگر میں ہوا۔ صدارت مدیرِ نعت کی تھی۔ محمد لطیفؔ مہمانِ خصوصی تھے۔ مشاعرہ ساڑھے سات بجے شام شروع ہوا۔ جس میں رفیع

الدین ذکیؔ قریشی، انوارؔ زاہدی، یونس حسرتؔ امرتسری، پروفیسر رمضان شاکرؔ، سالارؔ مسعودی، پروفیسر ارشد اقبال ارشدؔ، سلیم آہنگؔ، شریف انجمؔ (قصور) انجمؔ رانا (بھائی پھیرو) ہمایوں پرویز شاہدؔ، امجدؔ اقبال، مسعود خان ارحمؔ، طارقؔ ہاشمی، پروفیسر عاشق رحیلؔ، سعید قریشیؔ، صدیق صدقؔ، مسعودؔ چودھری، محمد ابرارؔ اور دیگر شعرا نے اُردو اور پنجابی میں حمدیں اور نعتیں پڑھیں۔ واجدؔ امیر نے نظامت کی۔

۲۶۔ ۹۔اپریل (اتوار) کو بہبودِ انسانیت کمیٹی کا سالانہ اجلاس انگوری باغ سکیم میں ہوا۔ کمیٹی کے سیکرٹری محمد اشرف نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ مولانا عطا محمد گولڑوی اور مدیرِ نعت نے گفتگو کی۔

۲۷۔ ۱۰۔اپریل کو نمازِ مغرب کے بعد ربیع الاوّل شریف کی بارھویں شروع ہوتے ہی ایوانِ درود و سلام کی ماہانہ محفلِ درود و نعت شہباز بیگ کے ہاں فرینڈز کالونی، ملتان روڈ میں ہوئی۔ درود خوانی کے بعد سید ہمایوں رشید اور عثمان چوہان نے نعتیں پڑھیں۔ مدیرِ نعت نے گفتگو کی اور اپنی نعت سنائی۔

۲۸۔ ۱۲ ربیع الاوّل شریف (۱۱۔اپریل ۲۰۰۶ء) کو صبح آٹھ بجے سے نو بجے تک حسبِ روایتِ سابقہ فیاض حسین چشتی کے ہاں وفاقی کالونی میں محفلِ درود و نعت ہوئی، جس میں مرزا مقبول بیگ کے ایک فرزند نے قصیدہ بُردہ شریف اور دو صاحبزادوں نے نعت پڑھی۔ سید محمد رضا زیدی اور صفدر علی ساقی نے نعت خوانی کی۔ مدیرِ نعت سے پہلے ان کی اردو اور پنجابی نعتیں سنی گئیں۔ آخر میں انہوں نے گفتگو بھی کی۔ مولانا عطا محمد گولڑوی نے دعا کرائی۔

۲۹۔ ۱۵ اپریل کو نمازِ مغرب کے بعد قمر ریاض حسین بسرا ایڈووکیٹ کے ہاں راوی روڈ پر محفلِ میلاد ہوئی، جس میں ڈاکٹر جمال دین مدنی نے بطورِ خاص شرکت کی۔ کرم الٰہی نقشبندی اور عبدالرحمان نظامی نے نعتیں پڑھیں۔ مدیرِ نعت نے دعا کرائی۔

۳۰۔ ۱۶ اپریل کو صبح ۹ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک تحریک انجمن تعمیلِ اسلام کے دفتر واقع عباسی ہاؤس، بابا فرید روڈ پر سالانہ جلسۂ سیرت النبی ﷺ ہوا۔ جس میں حکیم عبدالرشید ارشدؔ، قاری مقبول الرحمٰن، خالد محمود، ڈاکٹر الیاس علی عباسی اور مدیرِ نعت نے تقریریں کیں۔

۳۱۔ ۲۷ اپریل کو اڑھائی بجے ریڈیو پاکستان کے پنجابی ادبی پروگرام ''رچناب'' کا نعتیہ مشاعرہ ہوا' جس میں سلیم کاشر' راجا رشید محمود' اقبال زخمی' جنید اکرم' سلطان کھاروی' بیرا جی' انور اداس' شریف انجم اور ڈاکٹر یونس احقر (میزبان) نے نعتیہ کلام سنایا' پروڈیوسر اظہر علی تھے۔

۳۲۔ ریڈیو پاکستان کی پندرہ روزہ محفلِ میلاد کی ریکارڈنگ ۲ مئی کو ہوئی۔ زینت القراء قاری غلام رسول نے تلاوت کی اور شاہد رسول' اعجاز قادری اور قاری محمد اعجاز نے نعت خوانی کی سعادت حاصل کی۔ مدیرِ نعت نے ''حضور ﷺ بحیثیت مزکّی'' کے موضوع پر تقریر کی۔ حافظ حفظ الرحمٰن پروڈیوسر اور ضمیر فاطمی میزبان تھے۔ یہ محفل ۴ مئی کو نشر ہوئی۔

۳۳۔ ۴ مئی کو ماہنامہ ''پھول'' (نوائے وقت) کے زیرِ اہتمام الحمرا ہال ۲ میں میٹرک تک کے طلبہ وطالبات میں تقریری مقابلہ ہوا۔ موضوع تھا:

''نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ طیبہ ﷺ کی حرمت پر
خدا شاہد ہے' کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا''

مولانا عطا محمد گولڑوی' محمد ارشد قادری اور مدیرِ نعت منصفین اور ارشاد احمد عارف مہمانِ خصوصی تھے۔ پروفیسر خالد پرویز ناظمِ تقریب تھے۔ آخر میں چیف جج (مدیرِ نعت) اور مہمانِ خصوصی نے تقریریں کیں۔ تقریب کی خبر ۵ مئی کے نوائے وقت اور نیشن میں چھپی۔ پھول (جون ۲۰۰۶) میں یہ تفصیلی خبر شائع ہوئی۔

۳۴۔ ایوانِ درود وسلام کی بارھویں ماہانہ محفلِ درود ونعت ۱۱ مئی ۲۰۰۶ء کو نمازِ مغرب کے فوراً بعد سید ہمایوں رشید کے ہاں فرینڈز کالونی' بہمن آباد میں ہوئی۔ رفیع الدین ذکی قریشی اور مدیرِ نعت نے اپنی نعتیں سنائیں۔ سجاد حسن (سی اے) اور محمد سلیم نقشبندی نے نعت خوانی کی۔ مدیرِ نعت نے دعا کرائی۔

۳۵۔ ۱۴ مئی (اتوار) کو گیارہ بجے تسنیم الدین احمد کے ہاں مصطفیٰ آباد میں محفلِ میلاد ہوئی' جسے عامر چیمہ شہیدؒ کی سعادت سے منسوب کیا گیا تھا۔ پہلے خاموشی سے درودِ پاک پڑھا گیا۔ پھر محمد ارشد قادری' محمد سلیم نقشبندی اور صلاح الدین حنیف نے نعت خوانی اور مدیرِ نعت نے ''حرمتِ

حضور ﷺ'' کے موضوع پر گفتگو کی۔ ڈاکٹر محمد عاشق مدنی (اوکاڑا) نے قصیدہ بردہ شریف کے اشعار پڑھے اور دعا کرائی۔

۳۶۔ ۱۶ مئی مدیرِ نعت کے والدِ گرامی راجا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا یومِ وصال تھا۔ اس حوالے سے نمازِ عشاء کے بعد ایصالِ ثواب کی ایک محفل برپا کی گئی۔

۳۷۔ ۲۲ مئی کو مدیرِ نعت بچوں سمیت زیارتِ حرمین شریفین کے لیے چلے گئے۔ ۲۶ مئی کو جمعہ حرمِ کعبہ میں ادا کرنے کے بعد رات کو وہ مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ ۱۸ جون کو کراچی کے راستے ان کی واپسی ہوئی۔

۳۸۔ مدینۃ النبی ﷺ میں مدیرِ نعت نے عبدالمجید خان' ثناء اللہ چودھری' اصغر سلطانی' سید فضل الرحمٰن' محمد نواز مدنی' محمد سلیم چودھری' اظہر حسین طارق' محمد نواز کہربائی' شکیل نظامی' محمد انور' محمد اعظم' اشفاق احمد بھٹی' محمد اشرف' محمد ارشد' ڈاکٹر محمد ارشاد کے ہاں دعوتیں کھائیں۔

(۳۹) شہرِ سرکار ﷺ میں مدیرِ نعت کی جو نعتیں پڑھی گئیں' ان کے مطلعے یہ ہیں:

خطر نہیں اب مجھے فنا کا' پہنچ گیا ہوں درِ نبی ﷺ پر
میں راہرو ہوں رہِ بقا کا' پہنچ گیا ہوں درِ نبی ﷺ پر

مدینہ طیبہ طابہ امینِ جانِ رحمت ہے
اِسی خاطر مِرے خامے پہ اِس خطے کی مدحت ہے

یہ بات محمودِ خوش بیاں سے' سنو جو ہے دُور ہر گماں سے
طلب کرو ربِّ این و آں سے' تو پاؤ سرکارِ ہر جہاں ﷺ سے

روشن ہیں آپ ﷺ' آپ سے روشن ہیں سب چراغ
ارشادِ رب ہے' ایسے ہیں شاہِ عرب ﷺ چراغ

جذب میں ڈوب کے جو لوگ صدا دیتے ہیں
ان کو کیا کیا نہ شہِ ارض و سما ﷺ دیتے ہیں

دنیائے آب و خاک میں جو آئے مصطفیٰ ﷺ

یہ رب کا فیصلہ تھا' بہ منشائے مصطفیٰ ﷺ
نہ جاہ و حشمت و شوکت' نہ سیم و زر سے ملتا ہے
سکونِ قلب و روح و جاں درِ سرور ﷺ سے ملتا ہے

ظاہر ہوئی غفور کی وحدت حضور ﷺ سے
ہے فتح بابِ رازِ حقیقت حضور ﷺ سے

جس نے دل میں پیار کا احساس پیدا کر لیا
اس نے گویا رحمتِ آقا ﷺ سے سودا کر لیا

نبی ﷺ کی عطا کا کھلا راز دیکھو
یہ ہے رحمتِ حق کا انداز' دیکھو

☆☆☆☆☆

1988 کے خاص نمبر

جنوری	حمد باری تعالیٰ
فروری	نعت کیا ہے؟
مارچ	مدینۃ الرسول (ﷺ) اول
اپریل	اُردو کے صاحب کتاب نعت گو (اول)
مئی	مدینۃ الرسول (ﷺ) دوم
جون	اُردو کے صاحب کتاب نعت گو (دوم)
جولائی	نعت قدسی
اگست	غیر مسلموں کی نعت (اول)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (اول)
اکتوبر	میلاد النبی (ﷺ) اول
نومبر	میلاد النبی (ﷺ) دوم
دسمبر	میلاد النبی (ﷺ) سوم

1989 کے خاص نمبر

جنوری	لاکھوں سلام (اول)
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (دوم)
مارچ	معراج النبی ﷺ (اول)
اپریل	معراج النبی ﷺ (دوم)
مئی	لاکھوں سلام (دوم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (دوم)
جولائی	کلام ضیاء القادری (اول)
اگست	کلام ضیاء القادری (دوم)
ستمبر	اُردو کے صاحب کتاب نعت گو (سوم)
اکتوبر	درود و سلام (اول)
نومبر	درود و سلام (دوم)
دسمبر	درود و سلام (سوم)

1990 کے خاص نمبر

جنوری	حسن رضا بریلوی کی نعت
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (سوم)
مارچ	درود و سلام (چہارم)
اپریل	درود و سلام (پنجم)
مئی	درود و سلام (ششم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (سوم)
جولائی	اُردو کے صاحب کتاب نعت گو (چہارم)
اگست	وارثیوں کی نعت
ستمبر	آزاد بیکانیری کی نعت (اول)
اکتوبر	میلاد النبی ﷺ (چہارم)
نومبر	درود و سلام (ہفتم)
دسمبر	درود و سلام (ہشتم)

1991 کے خاص نمبر

جنوری	شہیدانِ ناموسِ رسالت (اول)
فروری	شہیدانِ ناموسِ رسالت (دوم)
مارچ	شہیدانِ ناموسِ رسالت (سوم)
اپریل	شہیدانِ ناموسِ رسالت (چہارم)
مئی	شہیدانِ ناموسِ رسالت (پنجم)
جون	غریب سہارنپوری کی نعت
جولائی	نعتیہ مسدس
اگست	فیضانِ رضا
ستمبر	عربی ادب میں ذکر میلاد
اکتوبر	سراپائے سرکار ﷺ
نومبر	اقبالؒ کی نعت
دسمبر	حضور ﷺ کا بچپن

1992 کے خاص نمبر

مہینہ	عنوان
جنوری	نعتیہ رُباعیات
فروری	آزاد بیکانیری کی نعت (دوم)
مارچ	نعت کے سائے میں
اپریل	پیر کے دن کی اہمیت (اول)
مئی	پیر کے دن کی اہمیت (دوم)
جون	پیر کے دن کی اہمیت (سوم)
جولائی	غیر مسلموں کی نعت (چہارم)
اگست	آزاد نعتیہ نظم
ستمبر	سیرت منظوم
اکتوبر	سراپائے سرکار (دوم)
نومبر/دسمبر	سفر سعادت، منزل محبت (اشاعت خصوصی)

1993 کے خاص نمبر

مہینہ	عنوان
جنوری	۹۲ (قطعات)
فروری	عربی نعت اور علامہ نبہانی
مارچ	ستار وارثی کی نعت گوئی
اپریل	حضور ﷺ اور بچے
مئی	حضور ﷺ کے سیاہ فام رفقا
جون	زائر مدینہ بہزاد لکھنوی کی نعت
جولائی/اگست	تسخیر عالمین اور رحمۃ للعالمین (اشاعت خصوصی)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (چہارم)
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	یا رسول اللہ ﷺ
دسمبر	حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین

1994 کے خاص نمبر

مہینہ	عنوان
جنوری	محمد حسین فقیر کی نعت
فروری	نعت ہی نعت (دوم)
مارچ	تضمینیں
اپریل	حضور ﷺ کی معاشی زندگی
مئی	اختر الحامدی کی نعت
جون	مدینۃ الرسول ﷺ (سوم)
جولائی	شیوا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت
اگست	دیار نور
ستمبر	بے چین رجپوری کی نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت (سوم)
نومبر	نور علی نور
دسمبر	معراج النبی ﷺ (سوم)

1995 کے خاص نمبر

مہینہ	عنوان
جنوری	حضور ﷺ کی عادات کریمہ
فروری	استغاثے
مارچ	نعت ہی نعت (چہارم)
اپریل	نعت کیا ہے؟ (دوم)
مئی	نعت کیا ہے؟ (سوم)
جون	نعت کیا ہے؟ (چہارم)
جولائی/اگست	خواتین کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی)
ستمبر	نعت ہی نعت
اکتوبر	کافی کی نعت
نومبر	غیر مسلموں کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی)
دسمبر	انتخاب نعت

1996 کے خاص نمبر

مہینہ	عنوان
جنوری	لطف بریلوی کی نعت
فروری	نعت ہی نعت (ششم)
مارچ/اپریل	اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (اشاعت خصوصی)
مئی	ہجرت مصطفیٰ ﷺ
جون	سرکار ﷺ دی سیرت
جولائی	حضورؐ کیلئے لفظ "آپ" کا استعمال
اگست	ظہور قدسی
ستمبر/اکتوبر	اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (اشاعت خصوصی)
نومبر	مجھے اُن ﷺ سے پیار ہے
دسمبر	ضلع اٹک کے نعت گو

1997 کے خاص نمبر

مہینہ	عنوان
جنوری	شہر کرم (مصطفیٰ ﷺ نگر)
فروری	نعت ہی نعت (ہفتم)
مارچ	ہوا یہ کہ ......
اپریل	جوہر میرٹھی کی نعت
مئی	حضور ﷺ داویریاں نال سلوک
جون	دربار رسولؐ سے اعزاز یافتہ خواتین
جولائی	احمد رضا بریلویؒ کی نعت
اگست	مدیح سرکار ﷺ
ستمبر	گجرات کے پنجابی نعت گو شعرا
اکتوبر	تہنیت النساء تہنیت کی نعت
نومبر	اُردو نعت اور عساکر پاکستان
دسمبر	ڈاکٹر فقیر کی نعتیہ شاعری

1998 کے خاص نمبر

مہینہ	عنوان
جنوری	نزول وحی (تحقیق)
فروری	ضلع گجرات کے اُردو نعت گو شعرا
مارچ	قطعات نعت
اپریل	نعت ہی نعت (ہشتم)
مئی	ہجرت حبشہ (تحقیق)
جون	عبدالقدیر حسرت کی حمد و نعت
جولائی	ماہنامہ "نعت" کے اداریے
اگست	نعت اور ضلع سرگودھا کے شعراء
ستمبر/اکتوبر	ماہنامہ "نعت" کے دس سال (اشاعت خصوصی)
نومبر	حی علی الصلوٰۃ
دسمبر	نعت ہی نعت

1999 کے خاص نمبر

مہینہ	عنوان
جنوری	کراچی کے شعرا نعت
فروری	حقیر فاروقی کی نعت
مارچ	نعتیہ تبرکات
اپریل	سرکار ﷺ دی جنگی زندگی
مئی	مکی زندگی کے مسلمان
جون	حمید صدیقی کی نعت گوئی
جولائی/اگست	تحفظ ناموس رسالت (اشاعت خصوصی)
ستمبر	مخمسات نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	امیر مینائی کی نعت
دسمبر	عابد بریلوی کی نعت

2000 کے خاص نمبر

جنوری	اعزاز یافتہ صحابہؓ
فروری	موج نور
مارچ	سرزمین محبت
اپریل	ہمارے حضور ﷺ کی زندگی
مئی، جون	شعب ابی طالب (اشاعت خصوصی)
جولائی	نور نبی ﷺ دیاں کرناں
اگست	نعت ہی نعت (۱۱واں حصہ)
ستمبر/اکتوبر	تحقیق/سرقہ (اشاعت خصوصی)
نومبر	حرف نعت
دسمبر	سندھ کے نعت گو

2001 کے خاص نمبر

جنوری	مفتی غلام سرور لاہوری کی نعت
فروری	فردیاتِ نعت
مارچ	تضامین نعت
اپریل	بیعت عقبہ
مئی	نعت
جون	ظفر علی خاں کی نعت
جولائی	ساڈے آقا سائیں ﷺ
اگست	سلام ارادت
ستمبر	نعت ہی نعت (۱۲ واں حصہ) (اشاعت خصوصی)
اکتوبر	سلام ضیا (حصہ اول)
نومبر	کتاب نعت
دسمبر	راولپنڈی شہر کے نعت گو

2002 کے خاص نمبر

جنوری	اشعار نعت
فروری/مارچ	سلام ضیا
اپریل/مئی	نعت ہی نعت (۱۳واں حصہ)
جون	اوراق نعت
جولائی	نعت ہی نعت (۱۴واں حصہ)
اگست	عربی نعت
ستمبر	مدحت سرور ﷺ
اکتوبر/نومبر	عرفانِ نعت (اشاعت خصوصی)
دسمبر	دیارِ نعت

2003 کے خاص نمبر

جنوری/فروری	حمدِ خالق (اشاعتِ خصوصی)
مارچ	اسلام آباد کے نعت گو
اپریل/مئی	تسبیحِ نعت (اشاعتِ خصوصی)
جون	صباحِ نعت
جولائی	طرحی نعتیں (اول)
اگست/ستمبر	طرحی نعتیں (دوم) (اشاعتِ خصوصی)
اکتوبر/نومبر	احرامِ نعت
دسمبر	طرحی نعتیں (سوم)

2004 کے خاص نمبر

جنوری	ردائفِ نعت
فروری	شعاعِ نعت
مارچ	دیوانِ نعت
اپریل	منتشراتِ نعت
مئی/جون	طرحی نعتیں (چہارم)
	تجلیاتِ نعت
جولائی	طرحی نعتیں (پنجم)
اگست	وارداتِ نعت
ستمبر/اکتوبر	طرحی نعتیں (ششم) (اشاعت خصوصی)
نومبر	بیانِ نعت
دسمبر	مینائے نعت

2005 کے خاص نمبر

جنوری	حمد میں نعت
فروری	مولانا خیرالدین اور ان کی نعت گوئی
مارچ	''راوی'' میں حمد و نعت
اپریل	التفاتِ نعت
مئی	طرحی نعتیں (ہفتم)
جون	(اشاعتِ خصوصی)
جولائی	عنایتِ نعت
اگست	مرقعِ نعت
ستمبر	طرحی نعتیں (ہشتم)
اکتوبر/نومبر	طرحی نعتیں (حصہ نہم)
دسمبر	نیازِ نعت

2006 کے خاص نمبر

جنوری	بستانِ نعت
فروری	نعت ہی نعت (پندرھواں حصہ)
مارچ/اپریل	طرحی نعتیں (حصہ دہم)
(اشاعتِ خصوصی)	طرحی نعتیں (حصہ دہم)
مئی	سرودِ نعت
جون جولائی	طرحی نعتیں (حصہ یازدہم)
(اشاعتِ خصوصی)	
اگست	نعت ہی نعت (سولھواں حصہ)
ستمبر اکتوبر	شہیدانِ ناموسِ رسالت حصہ ششم (غازی عامر عبدالرحمن شہید)
نومبر	تابشِ نعت

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی

سَیِّدِنَا وَمَوْلٰىنَا

مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وَّعَلٰی اٰبَائِهٖ وَاٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ

اے اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اور ان کے آباءِ عظام، آلِ اطہار اور صحابہ کرام

(رضی اللہ عنہم) پر درود، سلام اور برکت بھیج